بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشرف الصیغہ

فی تسہیل شرح اُردو

علم الصیغہ

تالیف

مولانا محمد حسن صاحب باندوی مدرس دار العلوم دیوبند

ناشر

میر محمد، کتب خانہ

آرام باغ، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشرف الصیغہ

فی تسہیل شرح اردو

علم الصیغہ

تالیف

مولانا محمد حسن صاحب باندوی مدرس دار العلوم دیوبند

ناشر

میر محمد، کتب خانہ

آرام باغ، کراچی

فہرست مضامین
اشرف الصیغہ شرح اردو علم الصیغہ

(۱) باب اول در بیان صیغ مشتمل بر دو فصل صہ ۱۲
(۲) فصل دوم در بیان اسمائے مشتقہ صہ ۲۹
(۳) نظم اوزان ثلاثی مجرد مع امثلہ صہ ۴۰
(۴) باب دوم در بیان ابواب مشتمل بر چہار فصل صہ ۴۲
(۵) ثلاثی مزید مطلق بے ہمزۂ وصل را پنج باب است صہ ۶۱
(۶) فصل سوم در رباعی مجرد و مزید فیہ صہ ۶۵
(۷) " " " " " صہ "
(۸) ذیل میں کچھ سوال وجواب تحریر کئے جاتے ہیں صہ ۶۸
(۹) فصل چہارم در ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی صہ ۶۹
(۱۰) ملحق بہ افعلال را دو باب است صہ ۸۱
(۱۱) ملحق بہ افعلال را یک باب است صہ ۸۳
(۱۲) مشق سوالات مفیدہ صہ ۸۴
(۱۳) باب سوم در صرف مہموز و معتل و مضاعف مشتمل بر سہ فصل صہ ۹۱
(۱۴) مشق سوالات صہ ۹۷
(۱۵) قسم دوم در گردانہائے مہموز صہ ۹۸
(۱۶) مشق سوالات صہ ۱۰۴
(۱۷) فصل دوم در معتل مشتمل بر پنج قسم صہ ۱۰۵
(۱۸) مشق سوالات صہ ۱۲۷
(۱۹) قسم دوم در صرف مثال صہ ۱۲۸
(۲۰) قسم سوم در صرف اجوف صہ ۱۳۴
(۲۱) قسم چہارم در صرف ناقص ولفیف صہ ۱۵۴
(۲۲) فائدہ صہ ۱۹۱
(۲۳) قسم پنجم در مرکبات مہموز و معتل صہ ۱۹۳
(۲۴) فصل سوم در مضاعف مشتمل بر دو قسم صہ ۲۰۶
(۲۵) قسم دوم مرکبات مضاعف با مہموز و معتل صہ ۲۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر وبک نستعین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔ آمین اما بعد ۔

الحمد للہ الذی بیدہ تصریف الاحوال وتخفیف الاثقال والصلوٰۃ والسلام علی سید الھادین الی محاسن الافعال اما بعد می گوید بندہ نیاز مند بارگاہ صمد المعتصم بذیل سید الانبیاء محمد عنایت احمد غفر لہ الاحد کہ این رسالہ ایست در علم صرف کہ بپاس خاطر شفیق محسن مجمع محاسن حافظ وزیر علی صاحب بجزیرہ انڈمین لمعرض تحریر درآمد در دودے در آں جزیرہ از نیرنگ تقدیر بودہ وکتابے از ہیچ علم نزد خود نداشت ایں رسالہ را بوضع نگاشت کہ بجائے میزان ومنشعب وپنج گنج وزبدہ وصرف میر بکار آید وبر فوائد دیگر ہم مشتمل باشد نفع اللہ بہ الطالبین ورزقہم وایای اتباع سنۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ۔

(ترجمہ) اس اللہ کے لئے تمام تعریفیں ہیں کہ جس اللہ کے قبضہ میں حالتوں کا لوٹانا اور بدلنا ہے اور بوجھوں کا ہلکا کر دینا ہے ۔ اور اچھے کاموں کی رہنمائی کرنے والے پر درود وسلام ہو ۔

بہر حال حمد وصلوٰۃ کے بعد کہتا ہے بے نیاز پروردگار کی بارگاہ کا نیاز مند غلام جو تمام پیغمبروں کے سردار کے مبارک دامن کو مضبوط تھامے ہوئے ہے وہ عاجز بندہ کہ جسکا نام عنایت احمد ہے خدائے واحد اس کی مغفرت فرمائے کہ یہ ایک رسالہ علم صرف کے متعلق ہے کہ جو محسن اور شفیق کے دل کو خوش کرنے کیلئے جزیرۂ انڈمین لکھا گیا ۔ اس ناچیز کا پہونچنا اس جزیرۂ میں تقدیر کی گردش کی وجہ سے تھا اور اس جزیرہ میں کوئی کتاب کسی علم کی اپنے پاس نہ رکھتا تھا ۔ اس رسالہ کو ایسے طریقہ پر لکھا ہے کہ میزان اور منشعب اور پنج گنج اور صرف میر کی جگہ کام آسکے ۔ اور کچھ دوسرے فوائد کو بھی شامل ہو ۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے ذریعہ سے طلباء کو فائدہ پہونچائے اور اللہ تعالیٰ ان طلبہ کو اور مجھکو نبیوں

بقیہ صفحہ ۴ پر

ایں رسالہ مشتمل است بریک مقدمہ و چہار باب و خاتمہ مقدمہ در تقسیم کلمہ و اقسام آں کلمہ کہ لفظ موضوع مفرد را گویند بر سہ قسم است فعل و اسم و حرف، فعل آنکہ دلالت کند بر معنی مستقل بایکے از ازمنہ ثلاثہ ماضی و حال و استقبال چوں ضرب یضرب و اسم آں کہ دلالت کند بر معنی مستقل نہ بایکے از ازمنہ ثلاثہ چوں رجلٌ و ضاربٌ و حرف آں کہ دلالت کند بر معنی غیر مستقل کہ بے ضم کلمہ دیگر فہمیدہ نہ شود چوں من و الی۔

صفحہ ۳ کا بقیہ :- کے سردار کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تشریح حمد و ثنا اسطرح کی ہے کہ جس سے طالب علم کو شروع ہی میں یہ بات معلوم ہو جائے کہ یہ کتاب علم صرف میں ہے انگریزی حکومت سے بغاوت کی تھی کہ جسکی وجہ سے حکومت نے کالے پانی بھیجدیا تھا وہیں یہ کتاب حافظ وزیر علی صاحب کیلئے لکھی۔ اور اسطرح حفظ یہ کتاب تصنیف فرمائی کہ کوئی کتاب کسی بھی علم کی سامنے موجود نہ تھی طلباء سے اسقدر محبت تھی کہ دعائیں طلباء کو پہلے بیان کیا اور اپنے آپ کو بعد میں :-

---

ترجمہ :- یہ رسالہ ایک مقدمہ اور چار باب اور خاتمہ کو شامل ہے۔ مقدمہ۔ کلمہ کی تقسیم اور اس کلمہ کی قسموں میں ہے۔ کلمہ کہ جو لفظ موضوع مفرد کو کہتے ہیں۔ اس کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ **فعل** اور اسم اور حرف۔
فعل وہ کلمہ ہے کہ جو مستقل معنی کو تبلائے تینوں زمانوں میں سے ایک زمانہ کے ساتھ جیسے ضَرَبَ اور یَضْرِبُ۔ اسم وہ کلمہ ہے کہ جو معنی مستقل کو تبلائے تینوں زمانوں میں سے ایک زمانہ کے بغیر جیسے رجلٌ اور ضاربٌ۔ حرف وہ کلمہ ہے کہ جو معنی غیر مستقل تبلائے کہ جو بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے ہوئے سمجھ میں نہ آئیں۔ جیسے مِن اور اِلیٰ :-

تشریح مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا مطلب یہ ہے کہ جو بھی فعل ہوا سکے جو بھی معنی ہوں وہ فعل اپنے معنی کو خود بخود تبلائے گا اور اس فعل کے معنی کے سمجھنے میں کسی دوسرے لفظ کے معنی کے ملانے کی ضرورت

فعل باعتبار معنی زمانہ بر سہ قسم است ماضی و مضارع و امر ماضی آنکہ دلالت کند بر وقوع معنی در زمانۂ گذشتہ چوں فعل کرد آن یک مرد در زمانۂ گذشتہ و مضارع آنکہ دلالت کند بر وقوع معنے در زمانۂ حال یا آئندہ چوں یفعل می کند یا خواہد کرد آں یک مرد بزمانۂ حال یا آئندہ و امر آں کہ دلالت کند بر طلب کارے از فاعل مخاطب بزمان آئندہ چوں افعل بکن تو یک مرد بزمانۂ آئندہ ماضی و مضارع اگر نسبت فعل دراں بفاعل یعنی کنندہ کار باشد۔ معروف باشد۔ چوں ضرب زد آں یک مرد۔ ویضرب می زند یا خواہد زد آں یک مرد و اگر بمفعول باشد یعنی آنکہ کار بروواقع شدہ باشد مجہول بود چوں ضرب زدہ می شود یا زدہ خواہد شد آں یک مرد۔

بقیہ صفحہ ۴ کا:۔ پیش نہیں آئے گی اور یہی حال اسم کا بھی ہے کہ اسم بھی اپنے معنی کو بتلانے میں کسی دوسرے لفظ کے معنی کے ملانے کا محتاج نہیں ہے بس فرق فعل اور اسم میں یہ ہے کہ فعل کے معنی کے ساتھ زمانہ بھی ہوگا جیسے ضرب مارا تو اس مارا سے زمانۂ گذشتہ خود بخود ساتھ آگیا یا جیسے یضرب مارتا ہے۔ یا مار یگا تو اس معنی سے زمانۂ حال یا استقبال خود بخود ساتھ میں آگیا۔ یا جیسے اضرب مار تو تو اس سے خود بخود یہ بات سمجھ میں آگئی کہ زمانۂ آئندہ میں مار کی طلب ہے۔

لیکن یہ بات حرف میں نہیں ہے کہ حرف اپنے معنی کو بتلاتا تو ضرور ہے لیکن حرف اپنے معنی کو بتلانے میں دوسرے کلمہ کے معنی کے ملانے کا محتاج ہے جیسے من کہ یہ ابتدار کے لئے بنایا گیا ہے اب تک یہ معلوم نہ ہو کہ کس جگہ سے ابتدا ہے تو من کے معنی سمجھ میں نہیں آسکتے۔ جیسے سرت من سے یہ معلوم ہوا کہ چلنے کی ابتدا ہوئی جب یہ کہا گیا سرت من البصرہ تو اب معلوم ہوا کہ چلنے کی ابتدار بصرہ سے ہوئی۔

یا جیسے الی انتہاء کو بتلاتا ہے جب تک اسکے ساتھ وہ چیز نہ ملائی جائے کہ جس کی انتہار ہے تو الی کے معنی کیلئے سمجھ میں نہیں آئیں گے۔ جب کہوگے الی الکوفہ تو اب سمجھ میں یہ بات آئیگی کہ انتہا کوفہ پر ہوگی اور چلنا کوفہ پر ختم ہوگیا۔ اب یہ ہوگیا کہ میں بصرہ سے چلا اور کوفہ تک گیا۔ اصطلاح معنی مستقل وہ معنی ہیں کہ جو معنی بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے ہوئے سمجھ میں آجائیں۔

معنی غیر مستقل وہ معنی ہیں کہ جو معنی بغیر کسی دوسرے کلمہ کے معنی کے ملائے ہوئے سمجھ میں نہ آسکیں۔

(ترجمہ) فعل معنی اور زمانہ کے اعتبار سے تین قسم پر ہے ماضی اور مضارع اور امر ماضی اس فعل کو کہتے ہیں کہ جو فعل کے معنی گذرے ہوئے کو زمانہ ماضی میں تبلائے جیسے فَعَلَ کیا اور اس ایکمرد نے گذرے ہوئے زمانہ میں۔ مضارع اسی فعل کو کہتے ہیں کہ جو فعل۔ فعل کے واقع ہونے کو زمانہ موجودہ یا آئندہ میں مبتلائے۔ جیسے یفعل کرتا ہے یا کریگا ایک مرد زمانہ موجودہ یا آئندہ میں۔ امر وہ فعل ہے کہ جو فاعل مخاطب سے زمانہ آئندہ کسی کام کی طلب کرے۔ جیسے افعل کر تو ایک مرد زمانہ آئندہ میں۔ اگر اس ماضی اور مضارع میں نسبت فعل کی فاعل کے ساتھ یعنی اس شخص کی طرف ہو کہ جس نے کام کیا ہے یا کرتا ہے یا کریگا تو ایسے فعل کو معروف کہتے ہیں۔ جیسے۔ ضرب مارا اس مرد نے جیسے یضرب مارتا ہے یا ماریگا وہ ایک مرد اور اگر نسبت فعل کی مفعول کی طرف ہو یعنی اس شخص کی طرف ہو کہ جس پر فعل واقع ہوا ہے تو ایسے فعل کو مجہول کہتے ہیں۔ جیسے کہ ضرب مارا گیا وہ ایک مرد جیسے یضرب مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا وہ ایک مرد ۔

تشریح:- اسکا مطلب یہ ہوا کہ فعل کی تقسیم زمانہ کے اعتبار سے ہوگی اگر وہ ایسا فعل ہیکہ انسان اسکو کر چکا ہے تو اس فعل کو ماضی کہیں گے۔ اور اگر ایسا فعل ہیکہ اس فعل کو اب کر رہا ہے تو حال کہیں گے۔ اور اگر ایسا فعل ہیکہ جو زمانہ آئندہ میں کر گیا تو ایسے فعل کو استقبال کہیں گے۔ امر کے متعلق یہ ہے کہ جو شخص سامنے موجود ہو اس شخص کو آئندہ میں جو کام کرنے کا حکم دیا جائے گا اس حکم کو امر کہیں گے۔ اب ایک بات کا اور بھی خیال رہے کہ فاعل کا فعل اگر فاعل ہی کی طرف نسبت کر دیا جائے تو ایسے فعل کو معروف کہتے ہیں۔ چاہے فعل ماضی ہو یا مضارع۔ جیسے ضرب زیدٌ مارا زید نے یا یضرب زید مارتا ہے زید اس فعل میں زید ضرب کا فاعل ہے۔ اگر فاعل کا فعل فاعل کی طرف نسبت نہ کیا گیا ہو بلکہ مفعول کی طرف نسبت کیا گیا ہو۔

امر مذکور نمی باشد مگر معروف و ماضی و مضارع اگر دلالت بر ثبوت کارے کند اثبات باشد چون نصر ینصر - اور اگر بر نفی دلالت کند نفی باشد چون ماضرب ولایضرب

(بقیہ صفحہ ۶ کا) تو ایسے فعل کو فعل مجہول کہتے ہیں اور یہ نسبت فعل کی مفعول کی طرف جب ہوگی جبکہ فعل کا فاعل معلوم نہ ہو جیسے ضرب زیدٌ اس مثال میں ضرب فعل اور زید مفعول بہ ہے اور ضرب کی نسبت زید مفعول بہ کی طرف ہورہی ہے اس لئے ضُرِبَ اس مثال میں فعل مجہول ہے خلاصہ یہ ہے کہ فعل معروف وہ فعل ہے کہ جس فعل میں فعل کی نسبت فاعل کی طرف کی جارہی ہو اور فعل مجہول وہ فعل ہے کہ جس فعل میں فعل کی نسبت مفعول بہ کی طرف کی جارہی ہو اور جس طرح فعل کے اندر معروف اور مجہول ہوتا ہے اسطرح مصدر بھی معروف اور مجہول ہوتا ہے چونکہ فعل کی طرح مصدر کے بھی فاعل اور مفعول ہوتے ہیں

(ترجمہ) جس امر کی تعریف ذکر کردی گئی ہے وہ امر فعل معروف ہی سے بنایا جائے گا ماضی اور مضارع معروف ہوں یا مجہول اگر کسی کام کے ثابت ہونے کو تبلائیں۔ تو مثبت کہلائیں گے ...... جیسے نصر معروف و مجہول۔ اور اگر یہ ماضی اور مضارع کسی کام کے نہ ہونے کو تبلائیں تو ایسے فعل کو منفی کہتے ہیں۔ جیسے ینصر میں کہ یہ فعل مثبت ہے اور لاینصر میں کہ یہ فعل منفی ہے۔

تشریح:- حضرت الاستاذ ...... مولانا اعزاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ شیخ الادب والفقہ فرمایا کرتے تھے کہ مثبت اور منفی ہونے اور دارمدار فعل کے معنی پر نہیں ہے بلکہ فعل کے شروع میں حرف نفی ہونے یا نہ ہونے پر ہے۔ معنی کے اعتبار سے توماعدمت باوجود حرف نفی کے بھی مثبت ہے۔
مگر حرف نفی کی وجہ سے ماعدمت کو فعل منفی کہیں گے۔ فعل مثبت نہ کہیں گے ؛-

و فعل باعتبار تعداد حرف اصلی بر دو قسم است ثلاثی و رباعی - ثلاثی آنکہ سہ حروف اصلی درا وباشد چوں نصر و ینصر و رباعی آنکہ چار حرف اصلی دراں باشد بَعْثَرَ یبعثر -

(ترجمہ) حروف اصلی تعداد کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں۔ اول ثلاثی اور دوم رباعی - بہرحال فعل ثلاثی وہ فعل ہے کہ جس میں تین حروف اصلی ہوں - جیسے نصر اور ینصر اور فعل رباعی وہ فعل ہے کہ اس میں چار حرف اصلی ہوں

جیسے نصر اور ینصر اور فعل رباعی وہ فعل ہے کہ اس میں چار حرف اصلی ہوں

جیسے بعثر یبعثر -

تشریح :- اصولی طور پر فعل کی دو ہی قسمیں ہیں۔ ثلاثی اور رباعی - باقی رہے ثلاثی مزید یا رباعی مزید وغیرہ تو وہ ان کے تابع ہیں۔ اصل میں فعل کی یہی دو قسمیں ہیں ایک ثلاثی اور دوسرے رباعی - ثلاثی کی مثال ماضی میں نَصَرَ ہے اور مضارع میں ینصر ہے۔ اسمیں ن، ص، ر۔ حروف اصلی ہیں۔ اور ینصر میں یا علامت مضارع ہے۔ باقی ن، ص، ر حروف اصلی ہیں۔ اسی طرح ماضی اور مضارع کے باقی تمام صیغوں میں ن، ص حرف اصلی ہیں۔ باقی حروف زائد ہیں اور صیغوں کی علامتیں ہیں - نوٹ :- آگے تم پڑھو گے یا جیسے کہ تم منشعب میں پڑھے ہو کہ ثلاثی مجرد کے پانچ باب مشہور ہیں۔ نصر، ضرب، سمع، فتح -

اور کرم اور تین باب شاذ ہیں۔ حسب، کاد وغیرہ - ان سب میں حروف اصلی صرف تین ہیں۔ صیغہ چاہے ماضی کا ہو یا مضارع کا اور چاہے اسم فاعل اسم مفعول ہو یا دیگر صرف صغیر کے صیغے ؛

دوسری قسم فعل رباعی ہے۔ جیسے بعثر اس میں با، ع، ث، ر چار حرف اصلی ہیں اسی طرح مضارع کے صیغے یبعثر میں بھی ب، ع، ث، ر اصلی ہیں۔ اور یا مضارع کی علامت ہے۔ گردان کے باقی صیغوں میں ان حروف کے علاوہ دوسرے حروف علامت ہیں اور زائد ہیں -

(وہریکے ازیں ہر دو یا مجرد باشد کہ جز حروف ثلاثہ یا اربعہ اصلی زیادتی در ماضی نداشتہ باشد و یا مزید فیہ کہ دراں در ماضی زیادت بر حروف اصلی باشد، مثال ثلاثی مجرد نصر ینصر، مثال ثلاثی مزید فیہ اجتنب، اکرم۔ مثال رباعی مجرد بعثر۔ مثال رباعی مزید فیہ تسربل ابرنشق)

(ترجمہ) اور ثلاثی اور رباعی میں سے ہر ایک مجرد ہوگا یعنی اسکی ماضی میں تین حروف اصلی یا چار حرف اصلی سے زائد نہ ہوں۔ اور یا مزید فیہ ہوگا کہ جس کی ماضی میں حروف اصلی سے کچھ حروف زائد بھی ہوں۔ ثلاثی مجرد کی مثال نصر ینصر، ثلاثی مزید فیہ کی مثال اِجْتَنَبَ اور اَکْرَمَ ہیں اور رباعی مجرد کی مثال بَعْثَرَ ہے اور رباعی مزید فیہ کی مثال تَسَرْبَلَ اور اِبْرَنْشَقَ ہے۔

تشریح اب یہاں پر مصنفؒ نے فعل ثلاثی اور فعل رباعی کی بھی پھر قسمیں بیان کی ہیں۔ اور فرمایا کہ فعل ثلاثی کی دو قسمیں ہیں۔

اوّل ثلاثی مجرد دوم ثلاثی مزید فیہ۔ ثلاثی مجرد اس فعل کو کہتے ہیں کہ جس فعل کی ماضی میں تین حروف سے زائد نہ ہوں۔ جیسے نصر ضرب سمع وغیرہ اور دوسری قسم ثلاثی مزید فیہ۔ وہ فعل ہے جسکی ماضی میں تین حرف سے زائد بھی ہوں جیسے اکرم میں الف زائد ہے اور اجتنب میں الف اور نون زائد ہیں۔

تنبیہ:۔ صیغہ کے مجرد اور مزید کے پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر اس فعل کے ماضی کے واحد مذکر غائب میں صرف حروف اصلیہ ہی ہوں تو مجرد ہے۔ جیسے نصر۔ سمع۔ ضرب۔ فتح، اکرم۔ حسب۔ یہ سب ثلاثی مجرد کے صیغے ہیں۔ اسی طرح رباعی مجرد کی مثال بَعْثَرَ ہے کہ ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔
اور صرف چار حروف ہیں۔ کوئی زائد نہیں ہے۔ اس لئے یہ رباعی مجرد ہے اگر آپ سے کوئی دریافت کرے کہ ینصران، یضربان، یسمعان، یکرمان، یحسبان ثلاثی مجرد ہیں یا ثلاثی مزید تو آپ ان صیغوں کے واحد مذکر غائب کو دیکھ لیجئے۔ یعنی نصر، ضرب، سمع، اکرم حسب کو تو آپ کو معلوم ہو جائے گا یہ صیغے ثلاثی مجرد ہیں۔ ان

و فعل باعتبار اقسام حروف بر چہار قسم ست، صحیح و مہموز و معتل و مضاعف، صحیح آنست کہ در حروف اصلی وے ہمزہ و حرف علت و دو حرف یک جنس نباشد حرف علت واو و الف و یا را گویند کہ مجموعۂ آں وائے باشد امثلہ کہ گذشتہ از صحیح بودہ و مہموز آں کہ در حرف اصلی وے ہمزہ باشد پس اگر بجائے فا باشد آں را مہموز فا گویند چوں اَمَرَ و اگر بجائے عین باشد مہموز عین چوں سَأَلَ و اگر بجائے لام باشد مہموز لام چوں قَرَأَ۔

(بقیہ بقیہ صفحہ ۹ کا) کی ماضی کے واحد مذکر کے صیغہ میں تین حرف سے کوئی حرف زائد نہیں ہے۔ باقی نَصَرَان کا الف اور نون۔ اسی طرح باقی صیغوں کے الف و نون تو الف علامت فاعل تثنیہ ہے۔ اور نون اعرابی ہے۔ حروف اصلی نہیں ہے اسی طرح بعثران بھی چونکہ اسکا ماضی واحد مذکر بعثر ہے۔ اور اسمیں چاروں حرف اصلی ہیں۔ اسلئے یہ رباعی مجرد ہے۔

تنبیہ :۔ لیکن اگر آپ مزید فیہ کی پہچان معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ تو مزید فیہ کے واحد مذکر کے صیغہ کو دیکھ لیجئے ! اس میں حروف اصلی سے کچھ حروف زائد بھی ہونگے اکرم فعل ماضی واحد مذکر ہے اور ہمزہ زائد ہے۔

(ترجمہ) حروف کی قسموں کے اعتبار سے فعل چار قسموں پر ہے۔ صحیح، مہموز اور معتل مضاعف۔

صحیح وہ فعل ہے کہ اسکے حروف اصلی کی جگہ ہمزہ، حرف علت اور دو حرف صحیح ایک جنس کے نہ ہوں اور حرف علت واو الف اور یاء کو کہتے ہیں۔ ان کا مجموعہ وائے ہے۔ سابق میں جو مثالیں گذری ہیں وہ سب کی سب صحیح کی ہیں۔ مہموز وہ فعل ہے کہ اسکے حروف اصلی میں کوئی ہمزہ بھی ہو۔ پس اگر فا کی جگہ ہمزہ ہو تو اسکو مہموز فا کہتے ہیں۔ جیسے اَمَرَ۔ اگر ہمزہ عین کلمہ کی جگہ ہو تو اسکو مہموز عین کہتے ہیں۔ جیسے سَأَلَ۔ اور اگر لام کلمہ کی جگہ ہو تو اسکو مہموز لام کہتے ہیں۔ جیسے قَرَأَ۔

معتل آں کہ در حرف اصلی وے حرف علت بود اگر یک باشد آں را سہ قسم است معتل فاء کہ آں را مثال گویند چوں وَعَدَ وَیَسَرَ معتل عین کہ آں را اجوف گویند چوں قَالَ وبَاعَ ومعتل لام کہ آں را ناقص گویند چوں دَعَا ورَمیٰ واگر دو حرف علت باشد آں را لفیف گویند وآں بر دو قسم ست، مقرون کہ ہر دو علت متصل باشد چوں طویٰ ومفروق اگر منفصل باشد چوں وَقیٰ ۔

(تشریح صفحہ نا کا) تشریح :۔ مصنف نے پہلے فعل کی تقسیم حروف کی تعداد کے اعتبار سے کی تھی۔ یہاں فعل کی قسمیں ان حروف کے لحاظ سے بیان کر رہے ہیں۔ جن حروف سے فعل مرکب ہوتا اور بنایا جاتا ہے۔ اسلئے اگر فعل ایسے حروف سے مرکب ہے جن میں سے کوئی حرف ہمزہ۔ حرف علت نہ ہو اور نہ دو حرف ایک طرح کے ہوں تو ایسے فعل کو صحیح کہتے ہیں جیسے نَصَرَ یہ ایسا فعل ہے کہ اس کے حرف اصلی میں ہمزہ۔ حرف علت اور دو ایک طرح کے حروف نہیں ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ مہموز کی تین قسمیں ہیں۔ اول مہموز فا۔ جیسے اَمَرَ۔ دوم مہموز عین۔ جیسے سَأَلَ تیسرے مہموز لام۔ جیسے قَرَأَ :۔ —

(ترجمہ) معتل وہ فعل ہے کہ اس کے حروف میں سے کوئی حرف حرف علت ہو۔ اگر حرف علت ایک ہے تو اسکی تین قسمیں ہیں۔ معتل فاء اسکو مثال کہتے ہیں۔ جیسے وَعَدَ اور یَسَرَ۔ معتل عین کہ اسکو اجوف کہتے ہیں جیسے قَالَ بَاعَ اور معتل لام کہ اس کو ناقص کہتے ہیں۔ جیسے دعا ورمیٰ اور اگر دو حرف علت ہوں تو اسکو لفیف کہتے ہیں۔ اور وہ دو قسم پر ہے۔ مقرون جبیں دونوں حرف علت متصل ایک ساتھ ہوں۔ جیسے۔ طَویٰ اور مفروق اگر دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوں جیسے وَقیٰ

تشریح :۔ فعل میں حرف علت خواہ ایک ہو یا دو ہوں۔ دونوں کو معتل کہتے ہیں۔ فرق دونوں میں یہ ہے کہ فعل میں اگر حرف علت دو ہوں تو اسکو معتل کے ساتھ لفیف بھی کہتے ہیں۔ معتل بدو حرف بھی اس کا نام ہے۔ اب اگر حرف علت فا کلمہ کی

مضاعف آنست کہ در حروف اصلی وے دو حرف یک جنس باشد چوں فرّ دزلزل پس کل اقسام دہ باشد۔ یک صحیح۔ سہ مہموز و پنج معتل و یک مضاعف صرفیاں بسبب کثرت مباحث صرفیہ ہفت را اعتبار کردہ اند کہ دریں بیت مذکور اند۔ بیت!
صحیح است و مثال ست و مضاعف ۰۰ لفیف و ناقص و مہموز و اجوف ۰۰ اسم بر سہ قسم است، مصدر و مشتق و جامد، مصدر آنکہ دلالت کند بر کارے و در آخر معنی فارسیش دن یا تن باشد چوں الضرب زدن والقتل کشتن و مشتق آنکہ برآوردہ شدہ باشد از فعل چوں ضارب و منصر و جامد آنکہ نہ مصدر باشد و نہ مشتق چوں رجل و جعفر۔

(تشریح بقیہ صفحہ ۱۱ کا) جگہ ہے تو اسکو معتل فا کہتے ہیں۔ اس کا دوسرا نام مثال بھی ہے۔ معتل فا اسوجہ سے کہتے ہیں کیونکہ حرف علت فا کلمہ کی جگہ ہے۔ اور مثال کہنے کی وجہ یہ ہے کہ معتل فا بعض جگہوں کے علاوہ معتل فا، کی گردان صحیح کی طرح ہوتی ہے۔ اسلئے اس کو مثال بھی کہتے ہیں۔ اور اگر حرف علت عین کلمہ کی جگہ ہے تو اسکو معتل عین کہتے ہیں اسکا دوسرا نام اجوف ہے۔ اور اجوف نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ کیونکہ اجوف میں حرف علت فا کلمہ اور لام کلمہ کے وسط میں ہوتی ہے اسلئے درمیان اور جوف میں ہونے کی وجہ سے اسکو اجوف کہنے لگے۔ اور اگر حرف علت لام کلمہ کی جگہ ہو تو اس کو معتل لام کہتے ہیں اس کا دوسرا نام ناقص بھی ہے۔ معتل لام تو اسوجہ کہتے ہیں کہ کیونکہ حرف علت لام کلمہ کی جگہ ہے، اور ناقص کہنے کی وجہ یہ ہے کہ حرف علت کے آخر میں آجانے کی وجہ سے صیغہ میں نقص آجاتا ہے اسلئے اسکو ناقص کہتے ہیں۔ حاصل کلام معتل کی پانچ قسمیں ہیں۔ معتل فا، معتل عین، معتل لام اور لفیف مفروق اور لفیف مقرون۔

(ترجمہ) مضاعف وہ فعل ہے کہ اسکے حروف اصلی میں دو حرف ایک ہی جنس کے ہوں۔ جیسے فرّ۔ فرّ کی اصل فَرَرَ تھی پہلے را کو ساکن کرکے دوسری را کو اسمیں ادغام کر دیا فرّ ہو گیا۔ یہ مضاعف ثلاثی کی مثال ہے، اور جیسے زَلزَل یہ مضاعف رباعی کی مثال ہے۔ اسمیں فاء کلمہ اور لام اول ایک جنس کے ہیں۔ عین کلمہ اور لام ثانی ایک جنس سے ہیں

مصدر و مشتق مثل فعل خود ثلاثی و رباعی مجرد و مزید فیہ می باشد و ہم باقسام دہگانہ صحیح وغیرہ منقسم می شود و جامد باعتبار تعداد حروف یا ثلاثی می باشد مجرد چوں رَجُلٌ و مزید فیہ چوں حِمَارٌ یا رباعی مجرد چوں جَعْفَرٌ و مزید فیہ چوں قرطاس یا خماسی مجرد چوں سَفَرْجَلٌ و مزید فیہ چوں قَبَعْثَریٰ و باعتبار انواع حروف باقسام دہگانہ منقسم میشود، چوں فعل تصریفات بسیاری دارد و اسم کم و حرف مطلقاً ندارد لہٰذا نظر من فی بیشتر متعلق بفعل ہست ا۔

(بقیہ صفحہ ۱۳ کا) لہٰذا فعل کی کل دس قسمیں ہوگئیں۔ ایک صحیح اور تین مہموز اور پانچ معتل کے اور ایک مضاعف کل دس۔ مگر علماء صرف نے مباحث کی کثرت کی وجہ سے ان دس میں سے صرف سات کا ہی اعتبار کیا ہے۔ جن کو فارسی کے ایک شعر میں جمع کر دیا گیا ہے اسکا ترجمہ یہ ہے۔ صحیح، مثال، مضاعفؔ، لفیفؔ، ناقصؔ، مہموز، اجوف مگر مضاعف کی دو قسمیں ہیں۔ اول مضاعف ثلاثی، مضاعف ثلاثی اسکو کہتے ہیں جس کا عین کلمہ اور لام کلمہ ایک جنس کا ہو۔ جیسے فَرَّ اس میں را مکرر ہے پہلا عین اور دوسرا را لام کلمہ کی جگہ ہے، اور مضاعف رباعی۔ اسکو کہتے ہیں، جسکا فا اور لام اول ایک جنس کا ہو اور عین کلمہ اور لام ثانی ایک جنس کا ہو۔ جیسے زلزل اور راء فا کلمہ اور دوسرا را لام اول کی جگہ ہے۔ اور لام اول عین کلمہ اور لام لام ثانی کی جگہ ہے، اسم کی تین قسمیں ہیں۔ اول مصدر دوم مشتق۔ سوم جامد۔ بہرحال مصدر وہ اسم ہے جو کسی کام کے ہونے یا کرنے پر دلالت کرے۔ اور اسکی پہچان فارسی میں ہے کہ دن یا تن اسکے معنی کے آخر میں آئیگا۔ جیسے الضرب زدن۔ اور القتل کشتن اور اردو میں اسکی پہچان یہ ہے کہ مصدر کے معنی کے آخر میں حرف نا آئے گا۔ جیسے مارنا، کھانا، مدد کرنا۔ اور اسم مشتق وہ اسم ہے کہ جو کسی فعل سے بنایا گیا ہو۔ ضارب یضرب سے بنایا گیا ہے۔ اور مَنْصَرٌ ینصر سے بنایا گیا ہے اور جامد وہ اسم ہے جو نہ مصدر ہو نہ مشتق۔ جیسے رَجُلٌ جُعْفُرٌ، رجل اول ثلاثی ہے دوسرا اسم رباعی ہے۔ ان سے کوئی چیز نہیں نکلی۔

(ترجمہ) مصدر اور مشتق اپنے فعل کی ثلاثی بھی ہوتا ہے اور رباعی بھی مجرد بھی ہوتا ہے۔

بقیہ ۱۴ پر

اور مزید فیہ بھی اور نیز مذکورہ بالا دسوں قسموں میں منقسم بھی ہوتے ہیں۔ اور اسم جامد حروف کی تعداد کے لحاظ سے یا ثلاثی مجرد ہوگا جیسے "رَجُلٌ" اور ثلاثی مزید فیہ بھی ہوتا ہے جیسے حِمَارٌ اسی طرح رباعی مجرد ہوگا جیسے جعفر یا رباعی مزید فیہ بھی ہوگا جیسے قرطاس۔ یا خماسی مجرد ہوگا جیسے سفرجل" اور یا خماسی مزید فیہ ہوگا۔ جیسے قَبَعْثَرٌ اور مذکورہ دسوں قسموں کی طرف منقسم بھی ہوتا ہے۔

اور چونکہ فعل میں گردانیں زیادہ ہوتی ہیں۔ اور اسم گردانیں کم رکھتا ہے۔ اور حرف مطلقاً گردان نہیں رکھتا۔ اسی وجہ سے علماء صرف کی پوری توجہ فعل ہی کے ساتھ متعلق رہتی ہے

تشریح

یہاں مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ جس طرح فعل ثلاثی مجرد ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد و رباعی مزید فیہ ہوتا ہے۔ مصدر اور مشتق میں بھی یہ اقسام پائی جاتی ہیں۔

یعنی۔۔۔ یہ بھی ثلاثی مجرد ثلاثی مزید رباعی مجرد رباعی مزید فیہ ہوتے ہیں البتہ اسم جامد میں ان کے ساتھ ساتھ خماسی مجرد اور خماسی مزید فیہ بھی پائے جاتے ہیں۔ مصدر اور مشتق میں خماسی مجرد و مزید فیہ نہیں پائے جاتے۔

اس لئے کہ کسی مصدر اور مشتق میں حروف اصلی چار سے زائد نہیں ہوتے اس خماسی مجرد اور خماسی مزید فیہ ہونا صرف اسم جامد کے ساتھ خاص ہے سب کی مثالیں یہ ہیں۔

فعل ثلاثی مجرد صحیح۔ جیسے ضَرَبَ و نَصَرَ، ثلاثی مزید فیہ صحیح اکرم و اجتنب، رباعی مجرد صحیح۔ جیسے بَعْثَرَ فعل رباعی مزید فیہ صحیح۔ جیسے تَسَرْبَلَ فعل ثلاثی مجرد معتل فا کی مثال۔ جیسے وَعَدَ فعل ثلاثی مزید فیہ معتل فا کی مثال جیسے اِسْتَوْقَدَ۔

فعل ثلاثی مجرد معتل عین۔ جیسے قَالَ فعل ثلاثی مزید فیہ معتل عین۔ جیسے اِخْتَارَ فعل ثلاثی مجرد معتل لام جیسے رَمیٰ۔

فعل ثلاثی مزید فیہ معتل لام۔ جیسے اِسْتَعْلیٰ۔

—×—

فعل ثلاثی مجرد لفیف مقرون جیسے طوی لفیف مقرون اس فعل کو کہتے ہیں جس میں دو حرف علت ہوں۔ اور دونوں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہوں۔ یعنی عین اور لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہوں۔ اور ثلاثی مجرد لفیف مفروق کی مثال جیسے وَقٰی اور وصی۔ لفیف مفروق اس فعل کو کہتے ہیں۔ جس میں دو حرف علت ہوں اور دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوں۔ یعنی فاء اور لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو۔ جیسے وقیٰ میں واو اور ی حرف علت ہیں۔ فعل ثلاثی مزید لفیف مقرون اِنْتَوٰی۔ فعل ثلاثی مزید فیہ لفیف مفروق۔ جیسے اَوْلٰی اس میں عین کلمہ واو اور لام ثانی یعنی ی حرف علت ہیں۔ فعل ثلاثی مجرد مہموز فا کی مثال اَمَرَ مہموز عین۔ جیسے سَاَلَ فعل ثلاثی مجرد مہموز لام کی مثال قَرَاَ فعل ثلاثی مزید مہموز فا کی مثال اِئْتَمَرَ فعل ثلاثی مزید مہموز عین اِسْتَسْئَلَ ثلاثی مزید مہموز لام کی مثال اِسْتَقْرَءَ ثلاثی مجرد مضاعف کی مثال فَرَّ ثلاثی مزید فیہ اِسْتَقَرَّ۔

ثلاثی مجرد کے مصدر دسوں قسم کی مثال ملاحظہ ہوں۔ وہ یہ ہیں۔ مصدر صحیح جیسے اَلنَّصْرُ، مصدر معتل فاء کی مثال اَلْوَعْدُ، مصدر معتل عین کی مثال اَلْقَوْلُ مصدر معتل لام کی مثال اَلرَّمْیُ، مصدر مہموز فاء کی مثال جیسے اَلْاَمْرُ مصدر مہموز عین جیسے اَلسُّؤَالُ، مصدر مہموز لام کی مثال اَلْقِرَاءُ مصدر مضاعف کی مثال۔ جیسے اَلْمَدُّ۔ مصدر لفیف مقرون کی مثال جیسے اَلطَّیُّ مصدر لفیف مفروق کی مثال جیسے اَلْوِقَایَۃُ اسم مشتق کی صحیح مہموز معتل اور لفیف کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

مشتق ثلاثی مجرد۔ جیسے ضَارِبٌ معتل فاء۔ جیسے وَاعِدٌ معتل عین قَائِلٌ معتل لام کی مثال رَامٍ لفیف مفروق کی مثال جیسے وَاقٍ لفیف مقرون کی مثال طَاوٍ مہموز فاء کی مثال آمِرٌ مہموز عین کی مثال سَائِلٌ مہموز لام کی مثال قَارِیٌٔ نیز مشتق ثلاثی مزید معتل فاء موعد، معتل عین مستخرٌ معتل لام کی مثال مجتبٌ لفیف مفروق مُوْلٍ لفیف مقرون مُحْیٍ مشتق مہموز لام کی مثال مؤتمر۔

مشتق صحیح کی مثال: جیسے مستخرج اور مضاعف مشتق کی مثال جیسے مُمِدٌّ

~~~~~ ✕ ~~~~~
~~~~~

باب اوّل

در بیان صیغ مشتمل بر دو فصل

فصل اول در گردانہائے افعال فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد بر سہ وزن آید فَعَلَ چوں ضَرَبَ و فَعِلَ چوں سَمِعَ و فَعُلَ چوں کَرُمَ و مضارع معروف فَعَلَ گاہے یَفْعُلُ آید چوں نَصَرَ یَنْصُرُ و گاہے یَفْعِلُ چوں ضَرَبَ یَضْرِبُ و گاہے یَفْعَلُ چوں فَتَحَ یَفْتَحُ و مضارع فَعِلَ یَفْعَلُ چوں سَمِعَ یَسْمَعُ و گاہے یَفْعِلُ چوں حَسِبَ یَحْسِبُ و مضارع فَعُلَ یَفْعُلُ آید۔ و بس چوں کَرُمَ یَکْرُمُ، و ماضی مجہول از ہر سہ وزن بر وزن فُعِلَ آید و مضارع مجہول مطلقًا بر وزن یُفْعَلُ پس ثلاثی مجرد را شش باب حاصل شدہ اولًا بیان صیغ افعال و مشتقات کردہ می شود و بعد ازاں تفصیل ابواب نمودہ خواہد شد۔

(ترجمہ) باب اول فعل کے صیغوں کے بیان میں اور یہ دو فصلوں پر مشتمل ہے۔

پہلی فصل:۔ افعال کی گردان کے بیان میں۔ ثلاثی مجرد فعل ماضی معروف تین وزن پر آتا ہے۔ اول فَعَلَ عین کلمہ کو فتح. جیسے ضَرَب دوم فَعِلَ. جیسے سَمِعَ سوم فَعُلَ. جیسے کَرُمَ فَعَلَ کا مضارع معروف کبھی یَفْعُلُ آتا ہے. جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ اور کبھی یَفْعِلُ آتا ہے جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ اور کبھی یَفْعَلُ آتا ہے. جیسے فَتَحَ یَفْتَحُ اور فَعِلَ کا مضارع معروف کبھی یَفْعَلُ آتا ہے. جیسے سَمِعَ یَسْمَعُ اور کبھی یَفْعِلُ آتا ہے جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ اور فَعُلَ کا مضارع صرف یَفْعُلُ ہی آتا ہے. جیسے کَرُمَ یَکْرُمُ

تشریح:۔ اس فصل میں مصنف نے افعال کی گردان کے لئے ماضی اور مضارع کے اصولی طور پر اوزان تحریر کئے ہیں۔ جن کا حاصل یہ ہے کہ فعل ثلاثی مجرد کی ماضی میں عین کلمہ میں تین اعراب آتے ہیں فتحہ جیسے فَعَلَ، کسرہ. جیسے فَعِلَ اور فَعُلَ جیسے کَرُمَ

ماضی را سیزدہ صیغہ آید۔ اثبات فعل ماضی معروف فَعَلَ فَعَلَا فَعَلُوْا، فَعَلَتْ فَعَلَتَا فَعَلْنَ فَعَلْتَ فَعَلْتُمَا فَعَلْتُمْ، فَعَلْتِ فَعَلْتُمَا فَعَلْتُنَّ، فَعَلْتُ فَعَلْنَا، بحرکات ثلثہ عین سہ صیغہ اولی برائے مذکر غائب است اول واحد۔ دوم تثنیہ سوم جمع بعد ازاں سہ صیغہ مؤنث غائب ست بہموں وضع، و بعد ازاں سہ صیغہ مذکر حاضر است لیکن تثنیہ آں برائے مؤنث حاضر نیز آید بعد ازاں دو صیغہ مؤنث حاضر است اول واحد دوم جمع بعد ازاں دو صیغہ متکلم است اول برائے واحد مذکر و مؤنث ہردو۔ و دوم برائے تثنیہ مذکر و مؤنث و جمع مذکر و مؤنث۔

بحث اثبات فعل ماضی مجہول :- فُعِلَ فُعِلَا فُعِلُوْا ۔ فُعِلَتْ فُعِلَتَا فُعِلْنَ، فُعِلْتَ فُعِلْتُمَا فُعِلْتُمْ، فُعِلْتِ فُعِلْتُمَا فُعِلْتُنَّ۔ فُعِلْتُ فُعِلْنَا، ما و لا بر ماضی برائے نفی می آید مگر شرط دخول لا بر ماضی این ست کہ بے تکرار نمی آید چوں فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی۔ بحث فعل ماضی معروف نفی :- مَا فَعَلَ مَا فَعَلَا تا آخر۔ ایضاً لَا فَعَلَ لَا فَعَلَا تا آخر۔ بحث نفی فعل ماضی مجہول۔ مَا فُعِلَ مَا فُعِلَا تا آخر لَا فُعِلَ لَا فُعِلَا تا آخر۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ کا) اسی طرح ثلاثی مجرد کے مضارع میں عین کلمہ میں تین اعراب آتے ہیں۔ فتح جیسے فَتَحَ یَفْتَحُ۔ کسرہ جیسے سَمِعَ یَسْمَعُ از ضمہ جیسے کَرُمَ یَکْرُمُ اس لیے جب ماضی میں عین کلمہ کو فتحہ ہو تو مضارع کے عین کلمہ میں کبھی ضمہ ہوگا جیسے نصر ینصر کبھی فتحہ ہوگا جیسے فتح یفتح اور جب ماضی کے عین کلمہ کو کسرہ ہو تو مضارع کے عین کلمہ کو کبھی فتحہ آتا ہے جیسے سمع یسمع کبھی کسرہ آتا ہے جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ لیکن اگر ماضی کے عین کلمہ کو ضمہ ہو تو اسکے مضارع میں ہمیشہ عین کلمہ کو ضمہ ہی ہوگا۔ دوسرا اعراب نہیں آئیگا جیسے کَرُمَ یَکْرُمُ۔ قولہٗ وماضی مجہول الخ اور ماضی مجہول کا صیغہ ان تینوں اوزان سے صرف فُعِلَ ہی کے وزن پر آتا ہے اسی طرح مضارع مجہول کا صیغہ مطلقاً ان تینوں اوزان سے یُفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے۔

پس ثلاثی مجرد الخ لہٰذا ثلاثی مجرد کے چھ باب حاصل ہوئے۔ مصنفؒ پہلے ان ابواب کے صیغ اور مشتقات بیان کریں گے انکے بعد ہر باب کو تفصیل وار بیان کریں گے۔ اجمالاً ہم نے مذکورہ بالا تشریح میں بیان کر دیا ہے ۔ ۲

(ترجمہ) فعل ماضی کے کل تیرہ ۱۳ صیغہ آتے ہیں۔ گردان اثبات فعل ماضی معروف فعل فعلا فعلوا آخر تک (اس گردان میں عین کلمہ کو تینوں حرکتیں پڑھ لیجئے عین کلمہ کو ضمہ، عین کلمہ کو فتحہ۔ اور عین کلمہ کو کسرہ۔) اول کے تین صیغے مذکر غائب کے لئے ہیں۔

واحد مذکر غائب۔ تثنیہ مذکر غائب۔ اور جمع مذکر غائب۔ اس کے بعد تین صیغہ مؤنث غائب کے لئے بھی ہیں۔ اسی ترتیب سے (یعنی واحد، تثنیہ و جمع) اس کے بعد تین صیغ مذکر حاضر کے ہیں۔ واحد مذکر حاضر، تثنیہ مذکر حاضر۔ اور جمع مذکر حاضر۔ مگر تثنیہ مذکر حاضر مشترک ہے۔ یہی صیغہ بعینہ تثنیہ مؤنث حاضر کے لئے بھی آتا ہے۔ (غالباً اسی وجہ سے مصنف نے گردان میں کل ۱۳ صیغ شمار کئے ہیں۔ ورنہ دوسری کتابوں میں پورے چودہ ۱۴ صیغ بیان کئے گئے ہیں۔

اس کے بعد دو صیغ متکلم کے لئے ہیں (ان دونوں صیغوں میں مذکر اور مؤنث دونوں شریک ہیں۔)

اول صیغہ واحد متکلم کے لئے اسمیں واحد مذکر متکلم اور مؤنث متکلم دونوں شریک ہیں۔ اسی طرح جمع متکلم میں مذکر و مؤنث شریک ہیں۔ نیز جمع متکلم کا صیغہ تثنیہ مذکر و مؤنث میں بھی مشترک ہے۔ گو جمع متکلم کا ایک ہی صیغہ چار صیغوں میں مشترک ہوتا ہے۔

جمع متکلم مذکر، جمع متکلم مؤنث، تثنیہ مذکر متکلم، تثنیہ مؤنث متکلم۔ گردان اثبات فعل ماضی مجہول فُعِلَ فُعِلَا فُعِلُوا الخ۔ حرف ما اور حرف لا فعل ماضی میں نفی کے معنی دینے کے لئے آتے ہیں مگر آنے کی حرف لا فعل ماضی میں اسوقت داخل ہوگا۔ جب ماضی میں تکرار پایا جائے۔ بغیر تکرار کے نہیں آتا۔

(یعنی حرف لا ماضی میں جب آئے گا تو دوسرا لا اور ماضی کا صیغہ آنا ضروری ہے۔ جیسے فلا صَدَّقَ وَلا صلّٰی اب طالب علم کو چاہیے کہ ماضی معروف، ماضی مجہول اور مثبت و منفی کی گردان پورے کرے۔ تاکہ گردان رداں ہو جائے۔ اور صیغ ذہن نشین ہو جائیں۔)

مضارع را یازدہ صیغہ است - اثبات فعل مضارع معروف یَفْعَلُ یَفْعَلَانِ یَفْعَلُوْنَ - تَفْعَلُ، تَفْعَلَانِ یَفْعَلْنَ - تَفْعَلُوْنَ - تَفْعَلِیْنَ تَفْعَلْنَ اَفْعَلُ نَفْعَلُ، بحرکات ثلثہ عین شش عین اولیٰ برائے مذکر غائب است اول واحد دوم تثنیہ سوم جمع - بعد ازاں شش صیغہ مؤنث غائب آیہ بہمون وضع - مگر دراں تفعل برائے واحد مذکر حاضر نیز آید - پس آں بجائے دو صیغہ است - وتفعلان برائے تثنیہ مذکر حاضر و مؤنث حاضر نیز آید - پس آں بجائے تین صیغہ است وتفعلون صیغہ جمع مذکر حاضر است، وتفعلین واحد مونث حاضر و تفعلن جمع مؤنث حاضر، وافعل واحد مذکر و مؤنث متکلم ونفعل تثنیہ وجمع مذکر و مؤنث متکلم مع الغیر۔

اثبات فعل مضارع مجہول - یُفْعَلُ یُفْعَلَانِ یُفْعَلُوْنَ - تُفْعَلُ تُفْعَلَانِ یُفْعَلْنَ تُفْعَلُوْنَ تُفْعَلِیْنَ تُفْعَلْنَ اُفْعَلُ نُفْعَلُ - نفی مضارع معروف لَا یَفْعَلُ تا آخر مَا یَفْعَلُ تا آخر نفی فعل مضارع مجہول لَا یُفْعَلُ تا آخر مَا یُفْعَلُ تا آخر چون لَنْ بر مضارع داخل شود در یفعل - تفعل وافعل ونفعل نصب کند واز یفعلان وتفعلان یَفْعَلُوْنَ تَفْعَلُوْنَ تَفْعَلِیْنَ نون اعرابی را ساقط کند و در یَفْعَلْنَ وَتَفْعَلْنَ ہیچ عمل نکند ومضارع مثبت را بمعنی نفی تاکید مستقبل گرداند - بحث نفی تاکید در فعل مستقبل معروف لَنْ یَفْعَلَ لَنْ یَفْعَلَا لَنْ یَفْعَلُوْا - لَنْ تَفْعَلَ لن تفعلا لَنْ یَفْعَلْنَ لَنْ تَفْعَلُوْا لَنْ تَفْعَلِیْ لن تَفْعَلْنَ لَنْ اَفْعَلَ لَنْ نَفْعَلَ۔

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول - لَنْ یُفْعَلَ لَنْ یُفْعَلَا لَنْ یُفْعَلُوْا لَنْ تُفْعَلَ لَنْ تُفْعَلَا لَنْ یُفْعَلْنَ لَنْ تُفْعَلُوْا لن تُفْعَلِی لن تُفْعَلْنَ لَنْ اُفْعَلَ لن نُفْعَلَ ؛-

---

(ترجمہ) فعل مضارع کے گیارہ صیغے ہیں - گردان اثبات فعل مضارع معروف یفعل یفعلان یفعلون الخ اس گردان میں عین کلمہ کو تینوں حرکتیں پڑھنا چاہیئے تفصیل صیغوں کی یہ ہے پہلے تین صیغے مذکر غائب کے لئے ہیں اول واحد مذکر - دوم تثنیہ مذکر سوم جمع مذکر غائب - اس کے بعد تین صیغے اسی ترتیب سے مؤنث غائب کے لئے بھی آتے ہیں ؛-

مگر ان میں سے تَفَعَّلُ کا صیغہ واحد مذکر کے لئے بھی آتا ہے۔ لہٰذا تفعل کا صیغہ دو صیغوں میں مشترک ہوگیا۔ اسی طرح صیغہ تَفَعَّلَانِ تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر میں بھی آتا ہے۔ اس میں یہ صیغہ یعنی تفعلان تین صیغوں کی جگہ ہے۔ یعنی تین صیغوں میں مشترک ہے۔ اور صیغہ تفعلون جمع مذکر حاضر کے لئے آتا ہے۔ اور تفعلین واحد مؤنث حاضر کے لئے اور تفعلن جمع مؤنث حاضر کے لئے اور صیغہ تفعل واحد مذکر و واحد مؤنث متکلم کے لئے آتا ہے اور نفعل کا صیغہ چار میں مشترک ہے تثنیہ مذکر تثنیہ مؤنث اور جمع مذکر اور جمع مؤنث کے لئے آتا ہے۔

اسی وجہ سے اس کو متکلم مع الغیر بھی کہتے ہیں۔ اثبات فعل مضارع مجہول یُفْعَلُ یُفْعَلَانِ الخ۔ پوری گردان طالب علم کو گردانا چاہئے بحث نفی فعل مضارع معروف لَا یَفْعَلُ آخر تک ما یفعل الخ۔

نفی فعل مضارع مجہول لَا یُفْعَلُ و ما یُفْعَلُ ان سب کی گردان طلباء کو خود کرنا چاہئے۔

قاعدہ ۱:۔ جب فعل مضارع میں حرف لَنْ داخل ہوتا ہے تو پانچ صیغوں میں نصب کرتا ہے۔ واحد مذکر غائب واحد مؤنث غائب واحد مذکر حاضر واحد متکلم جمع متکلم۔

اور چاروں تثنیہ اور جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر سے نون اعرابی کو گرادیتا ہے۔ اور دو صیغوں میں کوئی عمل نہیں کرتا۔ یعنی جمع مؤنث غائب و حاضر۔ اور لن فعل مضارع مثبت کو مستقبل منفی کے معنی میں تبدیل کردیتا ہے۔ بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف لن یَفْعَلَ الخ۔ ہرگز نہیں کرے گا وہ ایک مرد۔ بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول لَنْ یُفْعَلَ الخ ہرگز نہیں کیا جائے گا۔ وہ ایک مرد۔ دونوں گردانوں کو طالب علم سے کہلایا جائے۔

تاکہ گردانیں ان کو اچھی طرح یاد ہوجائیں۔

*

اَنْ وکَیْ واِذَنْ ہم مثل لَنْ عمل کند اَنْ یَفْعَلَ کَیْ یَفْعَلَ اِذَنْ یَفْعَلَ را معروف ومجہول باید گردانید اَنْ یَفْعَلَ اَنْ یَفْعَلَا اَنْ یَفْعَلُوْا ۔ اَنْ تَفْعَلَ اَنْ تَفْعَلَا اَنْ یَفْعَلْنَ اَنْ تَفْعَلَ اَنْ تَفْعَلُوْا اَنْ تَفْعَلِی اَنْ تَفْعَلْنَ اَنْ اَفْعَلَ اَنْ نَفْعَلَ معروف اور مجہول کَیْ یَفْعَلَ کَیْ یَفْعَلَا کَیْ یَفْعَلُوْا کَیْ تَفْعَلَ کَیْ تَفْعَلَا کَیْ یَفْعَلْنَ کَیْ تَفْعَلُوْا کَیْ تَفْعَلِی کَیْ تَفْعَلْنَ کَیْ اَفْعَلَ کَیْ نَفْعَلَ ،

اِذَنْ یَفْعَلَ اِذَنْ یَفْعَلَا اِذَنْ یَفْعَلُوْا ۔ اِذَنْ تَفْعَلَ اِذَنْ تَفْعَلَا اِذَنْ یَفْعَلْنَ اِذَنْ تَفْعَلُوْا اِذَنْ تَفْعَلِی اِذَنْ تَفْعَلْنَ اِذَنْ اَفْعَلَ اِذَنْ نَفْعَلَ

ہر ایک کی معروف مجہول کی گردان کرو ۔

ولَمْ در یَفْعَلُ تَفْعَلُ واَفْعَلُ ونَفْعَلُ جزم کند واز یفعلان وتفعلان و یفعلون وتفعلون وتفعلین نونِ اعرابی را ساقط گرداند بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف لَمْ یَفْعَلْ لَمْ یَفْعَلَا لَمْ یَفْعَلُوْا ۔ لَمْ تَفْعَلْ لَمْ تَفْعَلَا لَمْ یَفْعَلْنَ لَمْ تَفْعَلُوْا لَمْ تَفْعَلِی لَمْ تَفْعَلْنَ لَمْ اَفْعَلْ لَمْ نَفْعَلْ ۔ بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع مجہول لَمْ یُفْعَلْ لَمْ یُفْعَلَا لَمْ یُفْعَلُوْا ۔ الخ لَمَّا ہم مثل لَمْ عمل کند لفظاً ومعنیً چوں لَمَّا یَفْعَلْ لَمَّا یَفْعَلَا الخ ۔

(ترجمہ) لَنْ جس طرح فعل مضارع میں عمل کرتا ہے ۔ اسی طرح اَنْ کَیْ اور اِذَن بھی عمل کرتے ہیں ۔ تینوں کی گردانیں لن یفعل کی طرح گردانا چاہیئے ۔ جیسے اَنْ یَفْعَلَ الخ کَیْ یَفْعَلَ الخ ۔ اذن یَفْعَلَ الخ یعنی ان وکی واذن بھی پانچ جگہوں پر نصب کرتے ہیں ، واحد مذکر غائب واحد مؤنث غائب واحد مذکر حاضر واحد متکلم جمع متکلم اور اور سات جگہ ہر نونِ اعرابی کو گرا دیتے ہیں چار ون تثنیہ دو جمع مذکر غائب وحاضر اور ایک واحد مؤنث حاضر اور دو جگہوں پر لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتے ۔ ان میں سے ہر ایک کی گردان لَنْ کی طرح معروف اور مجہول میں مشق کرنا چاہیئے ۔

قاعدہ :۔ لَمْ پانچ جگہ جزم کرتا ہے وہ پانچ جگہ یہ ہیں ۔ واحد مذکر غائب واحد مؤنث غائب واحد مذکر حاضر ، واحد متکلم جمع متکلم اور سات جگہوں سے نونِ اعرابی کو گرا دیتا ہے چار تثنیہ دو جمع مذکر غائب وحاضر اور ایک واحد مؤنث حاضر اور دو

جیسے کمّا یفعلُ لمّا یفعلا الخ مگر معنی لم یفعل نکرد ومعنی لما یفعل ہنوز نکرد وان ولام امر ولائ نہی ہم مثل لم عمل کند۔ اِنْ یفعل ان یفعلا اِنْ تفعلْ ان تفعلا ان یفعلن۔ اِن تفعل ان تفعلا ان تفعلوا ان تفعلی ان تفعلن ان افعل ان نفعل لام امر تمیع صیغ مجہول آید ودر معروف درغیر صیغ حاضر ولائے نہی در ہمہ صیغہا آید، حسب بیان محققین صیغہائے

امر مجہول بالام را و ہم صیغہائے نہی را متفرق گردن پسندیدہ نیست مثل بحث ہے ابحاث اینہارا ہم باید داشت البتہ تفریق گردان امر معروف ضرور است چہ امر حاضر ازاں بے لام آید۔

(بقیہ صفحہ ۲۱ کا) جگہ لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتا۔ جمع مؤنث غائب وحاضر اور فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی جب تبدیل کر دیتا ہے۔ جیسے لم یفعل نہیں کیا اس ایک مرد نے لم یُفعل نہیں کیا گیا وہ ایک مرد۔

قاعدہ :۔ لمّا بھی لم کی طرح عمل کرتا ہے۔ لفظوں میں بھی اور معنی میں بھی

(ترجمہ) لم کی طرح لما یفعل الخ کی گردان کرنا چاہیئے۔ ان دونوں کی گردان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ مگر معنی یفعل کے یہ ہیں۔ نہیں کیا اس کا ایک مرد نے اور لمّا یفعل کے معنی ہیں ابتک نہیں کیا اس ایک مرد نے زمانہ ماضی میں اول میں مطلقاً زمانہ ماضی کی نفی ہے۔ مگر لمّا میں تمام زمانہ ماضی کی نفی بیان کی جاتی ہے۔ کہ اس نے زمانہ ماضی میں کیا ہی نہیں

قاعدہ :۔ اسی طرح ان، لام امر اور لائے نہی بھی لم کی طرح عمل کرتے ہیں۔ لم ہی کی طرح ان کی گردان بھی کرنا چاہیئے۔ جیسے ان یفعل ان یفعلا ان یفعلوا الخ لام امر کی مثال لیفعل لیفعلا لیفعلوا الخ لائے نہی گردان لا یفعلْ لا یفعلا لا یفعلوا الخ۔ لام امر مجہول کے تمام صیغوں میں آتا ہے یعنی پورے چودہ صیغوں میں آتا ہے مذکر ہو یا مؤنث حاضر ہو یا غائب۔ اور معروف میں لام امر حاضر کے صیغوں میں نہیں آتا ہے باقی آٹھ صیغوں میں آتا ہے تین مذکر غائب تین مؤنث

و قسم ثالث فعل است پس صیغ امر علحدہ نوشتہ خواہد شد امر با لام ہو جا بعرض نگارش خواہد آمد للمناسبۃ صیغ لائے نہی ایں جا نوشتہ می شود ۔
بحث امر حاضر معروف افعل افعلا افعلوا افعلی افعلا افعلن ۔
بحث امر غائب معروف لیفعل لیفعلا لیفعلوا لتفعل لتفعلا لیفعلن لافعل لنفعل بحث امر غائب مجہول لیفعل لیفعلا لیفعلوا الخ بحث نہی معروف لا یفعل لا یفعلا لا یفعلوا ۔ لا تفعل لا تفعلا لا یفعلن لا تفعلوا لا تفعلا لا تفعلن لا افعل لا نفعل ۔

(بقیہ صفحہ ۲۲ کا) غائب اور ایک واحد متکلم اور ایک جمع متکلم ۔
لائے نہی پورے چودہ صیغوں میں آتا ہے معروف ہو یا مجہول مذکر ہو یا مؤنث حاضر ہو یا غائب سب صیغوں میں لائے نہی آتا ہے علماء صرف نے لام امر مجہول اور نہی کے صیغوں کو یعنی گردان کو الگ الگ بیان کرنا پسند نہیں فرمایا لم کی طرح ان کی بحث اور بیان کو بھی سمجھ لینا چاہیئے ۔ ہاں البتہ امر حاضر معروف کی گردان لام امر اور لائے نہی سے الگ الگ کرنا چاہیئے کیونکہ امر حاضر معروف کی بیغیر کے آتا ہے جیسے افعل افعلا افعلوا افعلی افعلا افعلن

(ترجمہ و مطلب) اور تیسری قسم فعل ہے ۔ پس امر کے صیغوں کو الگ لکھنا چاہیئے امر بالام کے صیغہ اسی جگہ لکھے جائیں گے ۔ یہاں ان کو مصنف نے بیان نہیں کیا البتہ مناسبت مقام کی وجہ سے مصنف نے نہی کے صیغے اس جگہ ذکر کئے ہیں لم کی مناسبت کی وجہ سے مصنف کا یہ مقصد ہے کہ علماء صرف نے امر حاضر کے صیغے خواہ معروف ہو یا مجہول الگ الگ بیان کئے ہیں اور امر غائب معروف و مجہول کو الگ بیان کیا ہے مصنف نے اسکو پسند نہیں کیا ۔ مصنف کی رائے میں صرف امر حاضر معروف کی گردان کو الگ بیان کیا جائے کیونکہ اسمیں لام امر نہیں آتا ، باقی امر غائب معروف اور امر مجہول خواہ غائب ہو یا حاضر سب کو ایک جگہ بیان کرنا چاہیئے ۔ مصنف نے شروع میں فعل کی تین قسمیں بیان کی تھیں ماضی ، مضارع ۔ امر

بحث نہی مجہول لَا یُفْعَلْ لَا یُفْعَلَا آخر تک نہ کیا جائے وہ ایک مرد، نہ کئے جائیں ۲۴
بیفتد چوں لَمْ یَدْعُ و لَمْ تَرْمِ و لَمْ تَخْشَ و لَمَّا یَدْعُ و هٰکذا لام تاکید مفتوحہ
و نون تاکید ثقیلہ و خفیفہ می آید لام در اول و نون در آخر داخل می شود و ثقیلہ مشدد
باشد و در ہمہ صیغ می آید و خفیفہ ساکن و در تثنیہ و جمع مؤنث نمی آید و در باقی ہا
صیغ تثنیہ و جمع مذکر و واحد مؤنث حاضر می افتد پس الف تثنیہ باقی می ماند
نون ثقیلہ بعد آں مکسوری گردد چوں لَیَفْعَلَانِّ و واو جمع مذکر و یائے مؤنث
حاضر می افتد و ضمہ ماقبل واو و کسرہ ماقبل یا در باقی می ماند چوں لَیَفْعَلُنَّ ،
لَتَفْعَلِنَّ و در جمع مؤنث غائب و حاضر میانِ نون جمع و نون ثقیلہ الف می آرند
تا اجتماع سہ نون لازم نیاید چوں لیفعلنانِّ و لتفعلنانِّ و دریں ہر دو ہم
نون ثقیلہ مکسوری باشد ۔

(بقیہ صفحہ ۲۳ کا) جن میں سے ماضی اور مضارع کو بیان کرنے کے بعد اب
امر حاضر معروف کو بیان کرتے ہیں ۔ گویا مصنف کے نزدیک امر مجہول اور امر غائب
مضارع ہی میں شمار ہوتے ہیں ۔ اور امر حاضر الگ مستقل فعل ہے ۔
بحث نہی معروف لا یفعل لا یفعلا لا یفعلوا الخ نہ کرے وہ ایک مرد نہ کریں
وہ دو مرد اور نہ کریں وہ سب مرد اسی طرح پوری گردان کرکے ترجمہ کر لیجئے ۔
بحث نہی مجہول لَا یُفْعَلْ لَا یُفْعَلَا آخر تک نہ کیا جائے وہ ایک مرد، نہ کئے جائیں
وہ دو مرد "۔

(ترجمہ و مطلب) اور فعل مضارع جس میں لَمْ یا دوسرے جوازم (جزم دینے
والے) کی وجہ سے جزم آئے ۔ ان سب میں اگر لام کلمہ حرف علت ہوگا تو گر جائیگا
جیسے لَمْ یَدْعُ اصل میں لَمْ یَدْعُوْ تھا ۔ لم کی وجہ سے لام کلمہ یعنی واو کو جزم آیا
اور واو لام کلمہ ہونے کی وجہ سے گر گیا ۔ لَمْ یَدْعُ رہ گیا اس صیغہ میں عین آخری
حرف نہیں ہے بلکہ عین کلمہ ہے لام کلمہ یعنی واو ساقط ہوگیا ہے ۔
دوسری مثال لم یخش ہے ، یَخْشٰی تھا ۔ لم داخل ہونے کی وجہ سے لم یخش ہوگیا

---

۲۴ صیغ می آید ماقبل نون ثقیلہ در یفعل و تفعل و افعل و نفعل مفتوح می شود و نون اعرابی در
۲۵ در فعل مضارع بجزم ہر دیگر جوازم اگر لام کلمہ حرف علت باشد

پھر لام کلمہ ہونے کی وجہ سے لَمْ یَخْشَ رہ گیا ساقط ہوگئی اور لَمَّا یَدَعْ کو بھی لَمْ یَدَعْ پر قیاس کر لیجئے۔

نون تاکید کی دو قسمیں

ہیں۔ اول ثقیلہ دوم خفیفہ لام تاکید ہمیشہ* کے شروع میں اور نون تاکید کلمہ کے آخر میں داخل ہوتا ہے۔ جیسے لَیَفْعَلَنَّ میں لام شروع میں مفتوح ہے نون ثقیلہ آخر میں ہے اسی طرح لَیَفْعَلَنْ میں لام تاکید شروع میں اور نون ساکن (خفیفہ) آخر میں ہے۔ نون ثقیلہ ہمیشہ مشدد ہوتا ہے۔ اور پورے چودہ صیغوں میں آتا ہے۔

اور نون خفیفہ ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔ اور نون خفیفہ چاروں تثنیہ اور جمع مؤنث غائب و جمع مؤنث حاضر میں نہیں آتا۔ اور باقی آٹھ صیغوں میں آتا ہے۔ پانچ جگہوں میں یعنی پانچ صیغوں میں نون ثقیلہ سے پہلے مفتوح ہوتا ہے۔

وہ پانچ جگہیں۔ یہ ہیں۔ واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب واحد مذکر حاضر واحد متکلم جمع متکلم۔

اور نون اعرابی چاروں تثنیہ اور جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر میں گرجاتا ہے۔

تنبیہ: تثنیہ کا الف باقی رہتا ہے۔ البتہ الف تثنیہ کے بعد نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے۔ جیسے لَیَفْعَلَانِّ۔ اور صیغہ جمع مذکر غائب و حاضر کا واو ساقط ہوتا جاتا ہے۔ اور واحد مؤنث حاضر سے ی گرجاتی ہے۔ اور واو سے پہلے ضمہ اور یاء سے پہلے کسرہ آتا ہے جیسے لَیَفْعَلُنَّ میں نون ثقیلہ سے پہلے واو تھا گر گیا۔ اسی طرح لَتَفْعَلِنَّ سے یاء ساقط ہوگئی۔ اور جمع مؤنث غائب و حاضر کے صیغہ میں نون جمع اور نون ثقیلہ کے درمیان الف لاتے ہیں۔ تاکہ تین نونوں کا اجتماع لازم نہ آئے جیسے لَیَفْعَلْنَانِّ۔ لَتَفْعَلْنَانِّ اور انھیں دونوں صیغوں میں نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے۔

* مفتوح ہوتا ہے اور لام تاکید کلمہ

وبالجملہ بعد الف نون ثقیلہ مکسور می باشد و در دیگر جاہا مفتوح، نون خفیفہ در غیر تثنیہ و جمع مؤنث حال مثل نون ثقیلہ دارد و مضارع بدر آمدن نون ثقیلہ و خفیفہ خاص بمستقبل می گردد۔

ترجمہ) حاصل کلام یہ ہے کہ الف کے بعد ہمیشہ نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے اور دوسری جگہوں میں مفتوح ہوتا ہے۔ اور نون خفیفہ کا حال نون ثقیلہ کی طرح ہے۔ البتہ تثنیہ اور جمع میں نون خفیفہ نہیں آتا۔ اور مضارع کے صیغوں میں نون ثقیلہ اور خفیفہ داخل ہونے کی صورت میں مستقبل کے معنی میں خاص ہو جاتا ہے۔

تشریح لام تاکید۔ اور نون ثقیلہ وخفیفہ کے داخل ہونے کے بعد تغیر معنی میں بھی ہو جاتا ہے اور لفظوں میں تھوڑا بہت تغیر ہو جاتا ہے۔ معنوی تغیر تو یہ ہے کہ مضارع ان دو نوں کے داخل ہونے کے بعد مستقبل کے معنی دیتا ہے، حال کے معنی نہیں دیتا۔
لفظوں میں تغیر کی ایک صورت یہ ہے کہ بعض صیغوں میں اعراب بدل جاتا ہے۔ مثلاً واحد مذکر غائب و حاضر، واحد مؤنث غائب۔ واحد متکلم اور جمع متکلم میں لام کلمہ میں بجائے ضمہ کے فتحہ ہو جاتا ہے۔ لفظی تغیر کی دوسری صورت یہ ہے کہ جمع مذکر غائب و حاضر دونوں جگہوں سے واو گر جاتا ہے۔ کیوں کہ واو ساکن ہے اور نون ثقیلہ میں دو نون ہوتے ہیں۔ اول ساکن دوسرا متحرک تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حرف علت واو کو گرا دیتے ہیں۔
لَيَفْعَلُنَّ رہ جاتا ہے، اور واحد مؤنث حاضر کے صیغہ سے ی گر جاتی ہے اسمیں یا، اور نون دو ساکن جمع ہو جاتے ہیں، اسلئے یا کو گرا دیتے ہیں، جمع مؤنث غائب و حاضر کے دونوں صیغوں میں نون جمع اور نون ثقیلہ کے درمیان الف فاصل کا لاتے ہیں تا کہ تین نون ایک جگہ جمع نہ ہونے پائیں ا۔

بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف، لَیَفْعَلَنَّ لَیَفْعَلَانِّ لَیَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَانِّ لَیَفْعَلْنَانِّ، لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلِنَّ لَتَفْعَلَانِّ لَتَفْعَلْنَانِّ لَاَفْعَلَنَّ لَنَفْعَلَنَّ۔

بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول۔ لَیُفْعَلَنَّ لَیُفْعَلَانِّ لَیُفْعَلُنَّ تا آخر۔ بحث لام تاکید بانون خفیفہ در فعل مستقبل معروف :۔ لَیَفْعَلَنْ لَیَفْعَلُنْ۔ لَتَفْعَلَنْ لَتَفْعَلُنْ لَتَفْعَلِنْ لَاَفْعَلَنْ لَنَفْعَلَنْ، بحث لام تاکید بانون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل مجہول۔ لَیُفْعَلَنْ تا آخر وامر و نہی ہم نون ثقیلہ و خفیفہ می آید ذکر امر بعد ازیں خواہد آمد۔ بحث نہی معروف بانون ثقیلہ۔ لَا یَفْعَلَنَّ لَا یَفْعَلَانِّ لَا یَفْعَلُنَّ لَا تَفْعَلَنَّ لَا تَفْعَلَانِّ لَا یَفْعَلْنَانِّ لَا تَفْعَلُنَّ لَا تَفْعَلِنَّ لَا تَفْعَلْنَانِّ لَا اَفْعَلَنَّ لَا نَفْعَلَنَّ۔ بحث نہی مجہول بانون ثقیلہ۔ لَا یُفْعَلَنَّ لَا یُفْعَلَانِّ لَا یُفْعَلُنَّ تا آخر نون ثقیلہ و خفیفہ در فعل مضارع بعد اَمّا شرطیہ ہم می آید بطریق خود چوں اِمَّا یَفْعَلَنَّ تا آخر و اِمَّا یَفْعَلَنْ تا آخر۔ مجہول اِمَّا یُفْعَلَنَّ تا آخر وامر حاضر معروف از فعل مضارع میگیرند بایں وضع کہ علامت مضارع را حذف می کنند پس اگر مابعد علامت مضارع متحرک است در آخر وقف می کنند چوں عِدْ از تَعِدُ و اگر ساکن است ہمزۂ وصل در اول می آرند مضموم اگر عین مضموم باشد اُنْصُرْ :۔

(ترجمہ) لَیَفْعَلَنَّ۔ ضرور بالضرور کرے گا وہ ایک مرد لَیُفْعَلَنَّ ضرور بالضرور کیا جائیگا وہ ایک مرد لَیَفْعَلَنْ ضرور بالضرور کرے گا وہ ایک مرد لَیُفْعَلَنْ ضرور بالضرور کیا جائےگا وہ ایک مرد اور امر اور نہی میں بھی نون ثقیلہ و خفیفہ داخل ہوتے ہیں۔ مگر امر کا ذکر اسکے بعد آئے گا۔ (ترجمہ) لَا یَفْعَلَنَّ ہرگز نہ کرے وہ ایک مرد لَا یُفْعَلَنَّ ہرگز نہ کیا جائے وہ ایک مرد۔ نون ثقیلہ اور خفیفہ فعل مضارع میں اَمّا شرطیہ کے بعد بھی آتا ہے۔ جیسے اِمَّا یَفْعَلَنَّ۔ بہرحال وہ ضرور بالضرور کرے گا اِمَّا یُفْعَلُ۔ بہرحال وہ ضرور بالضرور کیا جائے گا۔

قاعدہ :۔ امر حاضر معروف فعل مضارع معروف سے بنتا ہے۔ اور اس کا

ومکسور اگر عین مکسور باشد یا مفتوح چوں اِضرِب از تضرب و اِفتَحْ از تَفتَحُ
ودر آخر وقف میکند ونون اعرابی ساقط شود و نون جمع بحال خود ماند و حرف
علت ہم از آخر حذف شود چوں اُدْعُ از تَدْعُ و اِرْمِ از تَرمِی و اِخْشَ از
تَخْشیٰ ا-

(بقیہ صفحہ ۲۷ کا) طریقہ یہ ہے کہ پہلے علامت مضارع کو حذف کر دیں پس
اگر علامت مضارع کا مابعد یعنی فاء کلمہ متحرک ہے تو آخر کو ساکن کر دیں۔ جیسے تَعِدُ
عِدْ- اور اگر فاء کلمہ ساکن ہے تو عین کلمہ کو دیکھیں اگر عین کلمہ مضموم ہے تو ہمزہ وصل
مضموم اسکے شروع میں لاتے ہیں اور آخر کو ساکن کر دیتے ہیں۔ جیسے تَنصُرُ سے اُنصُرْ

ترجمہ ومطلب ا- اور اگر مضارع کا عین کلمہ مکسور ہو یا مفتوح ہو تو ہمزہ
وصل مکسور اس کے شروع میں لائیں گے۔ اور آخر کو ساکن کر دیں گے۔ جیسے اِضرِب
امر ہے اور تَضرِبُ سے اس طرح بنا ہے کہ تاء علامت مضارع کو حذف کرنے
کے بعد فاء کلمہ یعنی ض کو دیکھا ساکن ہے تو عین کلمہ یعنی ر کو دیکھا کہ وہ مکسور ہے
تو ہمزۂ وصل مکسور اس کے شروع میں لائے۔ اور آخر کو یعنی (ب) کو ساکن کر دیا
اِضرِب ہو گیا۔ اسی طرح تَفْتَحُ فعل مضارع حاضر ہے۔ تاء علامت مضارع کو
حذف کرنے کے بعد دیکھا کہ ف یعنی فاء کلمہ ساکن ہے۔ تو تا کو دیکھا کہ فتح ہے تو
ہمزۂ وصل مکسور اس کے شروع میں لے آئے اور آخر کو ساکن کر دیا اِفْتَحْ ہو گیا
اور امر کے صیغہ میں نون اعرابی گر جاتا ہے اور نون جمع اپنی حالت پر رہتا ہے۔
اور اگر مضارع کے آخر میں حرف علت ہو تو اس کو گرا دیں۔ جیسے تدعو مضارع
ہے اس کے آخر میں واو ہے تو اس کو گرا دیا۔ اسی طرح تَرْمِی سے اِرْمِ ترمی تھا
علامت مضارع تاء کو حذف کیا۔ اس کے بعد دیکھا کہ راء کلمہ ساکن ہے ہمزۂ وصل
مکسور شروع میں لائے۔ اور آخر میں ی ہے تو اسکو گرا دیا۔ اسی طرح اِخْشَ
اصل میں تخشی ہے۔ تو علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد خاء یعنی فاء کلمہ
ساکن ہے تو شین یعنی عین کلمہ کو دیکھا کہ وہ مفتوح تو ہمزہ وصل مکسور اس کے

بحث امر حاضر معروف - اِفْعَلْ اِفْعَلَا اِفْعَلُوْا اِفْعَلِیْ اِفْعَلَا اِفْعَلْنَ امر غائب و متکلم معروف لِيَفْعَلْ لِيَفْعَلَا لِيَفْعَلُوْا لِتَفْعَلْ لِتَفْعَلَا لِيَفْعَلْنَ لِاَفْعَلْ لِنَفْعَلْ امر مجہول لِيُفْعَلْ لِيُفْعَلَا لِيُفْعَلُوْا لِتُفْعَلْ لِتُفْعَلَا لِيُفْعَلْنَ لِتُفْعَلُوْا لِتُفْعَلِیْ لِتُفْعَلَا لِتُفْعَلْنَ لِاُفْعَلْ لِنُفْعَلْ

امر حاضر معروف با نون ثقیلہ اِفْعَلَنَّ اِفْعَلَانِّ اِفْعَلُنَّ اِفْعَلِنَّ اِفْعَلْنَانِّ - با نون خفیفہ اِفْعَلَنْ اِفْعَلُنْ اِفْعَلِنْ امر غائب و متکلم معروف با نون ثقیلہ لِيَفْعَلَنَّ لِيَفْعَلَانِّ لِيَفْعَلُنَّ لِتَفْعَلَنَّ لِتَفْعَلَانِّ لِيَفْعَلْنَانِّ لِاَفْعَلَنَّ لِنَفْعَلَنَّ با نون خفیفہ لِيَفْعَلَنْ لِيَفْعَلُنْ لِتَفْعَلَنْ لِاَفْعَلَنْ لِنَفْعَلَنْ امر غائب مجہول با نون ثقیلہ لِيُفْعَلَنَّ لِيُفْعَلَانِّ لِيُفْعَلُنَّ لِتُفْعَلَنَّ لِتُفْعَلَانِّ لِيُفْعَلْنَانِّ لِاُفْعَلَنَّ لِنُفْعَلَنَّ تا آخر مضارع مجہول جز اینکہ لامش مکسور است امر غائب مجہول با نون خفیفہ لِيُفْعَلَنْ الخ مثل فعل مضارع -

فصل دوم در بیان اسمائے مشتقہ

شش اسم از فعل مشتق می شوند - اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل، صفت مشبہ اسم آلہ - اسم ظرف، اسم فاعل کہ دلالت کند بر کنندۂ کار، از ثلاثی مجرد مطلقا بروزن فَاعِلٌ آید، بحث اسم فاعل، فَاعِلٌ فَاعِلَانِ فَاعِلَیْنِ فَاعِلُوْنَ فَاعِلِیْنَ فَاعِلَةٌ فَاعِلَتَانِ فَاعِلَاتٌ

(بقیہ صفحہ ۲۸ کا) شروع میں اور آخر سے ی حرف علت کو گرائی اِخْشَ رہ گیا نون اعرابی ساقط شود - اور فعل مضارع جن صیغوں میں نون اعرابی آتا ہے - امر میں آکر نون اعرابی ساقط ہو جائے گا - چاروں تثنیہ جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر سے نون اعرابی گر جائے گا - البتہ جمع مؤنث غائب و حاضر میں نون جمع کی علامت ہے

قاعدہ ۴ : - مضارع جس کا عین کلمہ مضموم ہو تو اس کے شروع میں ہمزہ مضموم لایا جاتا ہے. جیسے يَنْصُرُ سے اُنْصُرْ اور اگر مضارع کے عین کلمہ میں کسرہ ہو ہمزہ وصل

تثنیہ بحالت رفع بالف آید و بحالت نصب وجر بیا کہ ماقبلش مفتوح بود و نون تثنیہ مکسور باشد۔ و جمع بحالت رفع بواو آید و بحالت نصب وجر بیا کہ ماقبل مکسور شد و نون جمع مفتوح بود۔ اسم مفعول کہ دلالت کند بر ذاتیکہ فعل بر واقع شدہ باشد از ثلاثی مجرد بروزن مفعول آید بحث اسم مفعول مفعول مفعولان مفعولون مفعولۃ مفعولتان مفعولات، اسم تفضیل کہ دلالت کند برزیادت معنی فاعلیت نسبت بدیگر بروزن افعل آید۔ مگر از لون و عیب نمی آید چہ دریں ہر دو افعل برائے صفت مشبہ آید چوں اَحْمَر و اعمیٰ و از غیر ثلاثی مجرد نمی آید۔ بحث اسم تفضیل اَفْعَلُ اَفْعَلَانِ اَفْعَلِیْنِ افعلون افعلین آفاعِلُ و فعلی الخ۔

(بقیہ صفحہ ۲۹ کا) مکسور شروع میں لاتے ہیں جیسے یَضْرِبُ سے اِضْرِبْ اور اگر مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہو تو اس کے اول میں بھی ہمزہ وصل مکسور ہی لاتے ہیں جیسے تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ اور تفتحُ سے اِفْتَحْ

ترجمہ) صفحہ ۲۹ کا) اُفْعَلْ کر تو ایک مرد لِیُفْعَلْ چاہیئے کہ کرے وہ ایک مرد سے ضرور بالضرور کر تو ایک مرد ۳ چاہیئے کہ کرے وہ ایک مرد لِیُفْعَلَنَّ چاہیئے کہ ضرور بالضرور کرے وہ ایک مرد ۔ چاہیئے کہ ضرور بالضرور کیا جائے وہ ایک مرد ۔ مضارع مجہول اور امر مجہول میں اس کے سوا کوئی فرق نہیں ہے کہ مضارع مجہول کا لام امر مکسور ہوتا ہے۔ دوسرا کوئی فرق نہیں ہے۔

(ترجمہ) اسم فاعل کے تثنیہ کا صیغہ رفع کی حالت میں الف کے ساتھ آتا ہے یعنی کے آخر میں الف ہوتا ہے جیسے فاعلان اور نصب وجر کی حالت میں یا، ماقبل مفتوح ہوتا ہے اور تثنیہ کا نون ہمیشہ مکسور ہوتا ہے جیسے فاعلین اور اسم فاعل کے جمع کا صیغہ رفع کی حالت میں واو کے ساتھ آتا ہے جیسے فاعلون اور نصب وجر کی حالت میں یا ماقبل مکسور کے ساتھ آتا ہے جیسے فاعلینَ اور نون جمع ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ مصنف نے یہاں پر تثنیہ و جمع کا اعراب ضمناً بیان فرمایا ہے ورنہ اسکا یہ مقام نہیں تھا اسم فاعل جیسے فاعل واحد کرنے والا ایک مرد۔ تثنیہ فاعلان

فعلیانِ فُعلیَیْن فُعلَیَات فُعَل۔ اَفَاعِلُ جمع تکسیر مذکر است وفُعَلٌ جمع تکسیر مؤنث وافعَلُون فعلیات جمع سالم اند. جمع سالم آنرا گویند کہ بنائے واحد دراں سلامت ماند در مذکر بواو ونون آید ودر مؤنث بالف وتا آید وجمع تکسیر آنکہ بنائے واحد دراں سلامت نماند واسم تفضیل گاہے برائے زیادتِ معنی مفعولیت ہم می آید چوں اَشْھَرُ بمعنی مشہور تر :۔

(بقیہ صفحہ ۲۹ کا) کرنے والے دو مرد۔ تثنیہ کے آخر میں الف اور نون مکسور ہوتا ہے۔ یہ رفع کی حالت ہے۔ اور اسم فاعل تثنیہ کا اعراب بحالت نصب وجر فاعلین ہے۔ یعنی نصب وجر کی حالت میں یا ماقبل مفتوح اور نون مکسور کے ساتھ آتا ہے اور اسم فاعل جمع کا صیغہ۔ فاعلون وفاعلین ہے۔ رفع کی حالت میں واو ماقبل مضموم اور نون مفتوح ہوتا ہے۔ نصب اور جر کی حالت میں یاء ماقبل مکسور آتا ہے جیسے فاعلین۔

اسم تفضیل:۔ اسم تفضیل فاعلیت کے معنی میں زیادتی بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ یعنی فاعل کے مقابلے میں اسم تفضیل کے اندر زیادتی پائی جاتی ہے جیسے ضاربٌ مارنے والا اور اَضرب زیادہ مارنے والا۔ اور اسم تفضیل کا واحد اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے۔ ثلاثی مجرد سے اسم تفضیل آتا ہے۔ ثلاثی مزید وغیرہ سے نہیں آتا۔ اس طرح جس صیغہ میں رنگ اور عیب کے معنی پائے جائینگے اس مادہ اور صیغہ سے اسم تفضیل کا صیغہ نہیں آتا اس وجہ سے کہ لون اور عیب کے معنی میں صفت مشبہ کا وزن آتا ہے۔ جیسے احمر بہت زیادہ سرخ اعمٰی زیادہ اندھا۔ اسم تفضیل کا صیغہ ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب سے نہیں آتا۔ افعل زیادہ کرنے والا مرد افعلان زیادہ کرنے والے دو مرد الخ

(ترجمہ) فعلیان زیادہ کرنے والی دو عورتیں۔ فعلیات زیادہ کرنے والی سب عورتیں فُعَلٌ زیادہ کرنے والی سب عورتیں اَفَاعِلُ جمع تکسیر مذکر ہے اور فُعَلٌ جمع تکسیر مؤنث ہے۔ اور اَفعلون اور فعلیات جمع سالم ہیں۔ افعلون

صفت مشبہ آنکہ دلالت کند براتصاف ذاتی بمعنی مصدری بوضع ثبوت واسم فاعل دلالت کند براتصاف بطور حدوث و لہٰذا صفت مشبہ ہمیشہ لازم باشد اگرچہ ازفعل متعدی آید پس فرق درسامع وسمیع اینست کہ سامع دلالت می کند برذاتے کہ موصوف باشد بشنیدن چیزے بالفعل۔ و لہٰذا بعد آں مفعول آمدن می تواند سَامِعٌ کلامَہٗ وسمیع دلالت می کند برذاتے کہ موصوف بسمع باشد بطور ثبوت اعتبار بچیزے دراں ملحوظ نیست، بلکہ عدم اعتبار تعلق بچیزے ملحوظ پس سمیعٌ کلامک نمی تواں گفت اوزان صفت مشبہ بسیار است چوں صَعْبٌ صِفْرٌ، صُلْبٌ، حسنٌ، خَشِنٌ، نَدُسٌ، زَنِمٌ، مِلْزٌ، حُطَمٌ، جُنُبٌ، اُحْمُرٌ، کابرٌ، کبیرٌ، غفورٌ، جَیِّدٌ، جَبَانٌ، ہِجَانٌ، شُجَاعٌ، عطشانٌ، عُطشیٰ، حُبْلیٰ، حَمْرَاءُ، عَشَرَاءُ۔

(بقیہ صفحہ ۳۱ کا) جمع مذکر سالم اور فعلیات جمع مؤنث سالم ہے۔ جمع سالم اس جمع کو کہتے ہیں کہ واحد کا وزن اس جمع میں باقی ہے جمع مذکر سالم میں واو نون آتا ہے اور جمع مونث سالم میں الف اور تاء آتی ہے۔ اور جمع تکسیر وہ جمع ہے کہ جس میں واحد کا وزن جمع میں ٹوٹ جائے۔ اور اسم تفضیل کبھی کبھی مفعولیت کے معنی میں زیادتی پیدا کرنے کے لئے بھی آجاتا ہے۔ جیسے اَشْہَرُ زیادہ شہرت یافتہ۔

اسم تفضیل کی خاصیت یہ ہے کہ وہ رنگ اور عیب کے معنی میں نہیں آتا۔ یعنی جس صیغہ میں رنگ یا عیب کے معنی ہوں گے اس کا اسم تفضیل نہیں آتا۔ وجہ یہ ہے کہ اسم فاعل اور اسم تفضیل دونوں حدوث پر دلالت کرتے ہیں یعنی ان میں تجدد ہوتا رہتا ہے کبھی اپنے موصوف کے ساتھ قائم ہوجاتے ہیں اور کبھی دور ہو جاتے ہیں۔ ہمیشہ موصوف کے ساتھ قائم نہیں رہتے۔ جیسے رجل ضاربٌ میں مرد کبھی وصف ضرب کے ساتھ موصوف ہوگا۔ اور کبھی وصف ضرب کے ساتھ متصف نہ ہوگا اسی طرح زید اَضربُ من عمرو میں زید عمرو سے زیادہ مارنے والا ہے، اس مثال میں بھی ضرب زید کے ساتھ ہمیشہ قائم نہ رہے گی بلکہ جدا ہو جاتی ہے برخلاف رنگ اور عیب کے جس اسم کے ساتھ یہ وصف لگ جاتا ہے تو وہ کتنی ہی مدت سہی

مگر اس مدت میں برابر قائم رہتے ہیں۔ جدا نہیں ہوتے۔

(صفحہ ۳۳ کا بقیہ) (ترجمہ و مطلب) صفت مشبہ وہ ہے جو کسی ذات کے متصف ہونے پر دلالت کرے معنی مصدری کے ساتھ بطور ثبوت کے۔ یعنی ایسی ذات جس کے ساتھ وصف سمع ذاتی کے ساتھ قائم ہو۔ اس لئے اس کے لئے مفعول لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مثلاً سمیع کلامک نہیں کہا جاتا۔ اس کے برخلاف اسم فاعل ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس کے ساتھ وصف سمع بطور حدوث کے قائم ہو۔ جیسے سامع کلامک، اور اسی وجہ سے اسم فاعل میں مفعول لاتے ہیں۔

ولھذا الخ اسی وجہ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہمیشہ لازم آتا ہے اس کا مفعول نہیں لایا جاتا۔ جیسے سمیع کہتے ہیں۔ سمیع کلامک نہیں کہا جاتا۔ اگرچہ صفت مشبہ فعل متعدی سے ہی کیوں نہ آئے۔ پس سامع اور سمیع میں یہ فرق یہ ہے کہ سامع ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جو بالفعل . . . کلام سن رہا ہو۔ اور سمیع کے لئے کلام کو بالفعل سن رہا ہو جب کہہ سکتے ہیں۔ اور بالفعل کلام نہ سن رہا ہو جب بھی کہا جا سکتا ہے نیز سمیع باری تعالیٰ کی ذاتی صفت ہے۔ باری تعالیٰ کے سمیع ہونے میں دوسرے کے کلام کا کوئی دخل نہیں ہے، دوسرا بولے نہ بولے حق تعالیٰ بہر حال سمیع کی صفت کے ساتھ متصف ہیں . . . . اوزان صفت مشبہ الخ

صفت مشبہ کے اوزان بہت زیادہ ہیں۔ ان میں سے بعض کا ذکر اوپر کیا گیا ہے طلباء کو چاہئے کہ اوزان صفت مشبہ کو خوب یاد کرلیں مفید رہے گا۔ صعبٌ معنی دشوار صِفْرٌ خالی۔ صُلبٌ سخت۔ حَسَنٌ خوبصورت۔ خَشِنٌ سخت نَدُسٌ سمجھدار۔ شَعِثٌ پراگندہ بِذُّ موٹا۔ شُعْثٌ پراگندہ۔ جُنُبٌ ناپاک اَحْمَرُ سرخ مذکر کا بِرٌّ بڑا کبِیرٌ بہت بڑا غفورٌ مغفرت کرنیوالا۔ جَیِّدٌ، عمدہ، اچھا۔ جُبَانٌ بزدل ھِجَانٌ سفید اونٹ شجاعٌ پہلوان۔ بہادر۔ دلیر عَطْشَانُ پیاسا آدمی۔ عطشیٰ مؤنث کا صیغہ ہے، وہ عورت جو پیاسی ہو۔ حُبلیٰ وہ عورت جو حمل سے ہو۔ حَمْرَاءُ سرخ مؤنث۔ عشراءُ ایسی عورت جس کا حمل دس ماہ کا ہو چکا ہو۔

۵ دائمی ہو صفت مشبہ اس ذات پر دلالت کرتا ہے جیسے سمیع صفت مشبہ ہے ایسی ذات کو کہتے ہیں جسکے ساتھ وصف

بحث صفت مشبہ حَسَنٌ حَسَنَانِ حَسَنَیْنِ حَسَنُوْنَ حَسَنِیْنَ۔ حَسَنَۃٌ حَسَنَتَانِ حَسَنَتَیْنِ حَسَنَاتٌ۔ اسم آلہ کہ دلالت کند بر آلۂ صدور فعل بر سہ وزن آید مِفْعَلٌ مِفْعَلَۃٌ مِفْعَالٌ بحث اسم آلہ مِنْصَرٌ مِنْصَرَانِ مِنْصَرَیْنِ مَنَاصِرُ مِنْصَرَۃٌ مِنْصَرَتَانِ مِنْصَرَتَیْنِ مَنَاصِرُ، مِنْصَارٌ مِنْصَارَانِ مِنْصَارَیْنِ مَنَاصِیْرُ۔

(ترجمہ ومطلب) حَسَنَانِ دو خوبصورت مرد۔ حسینون بہت سے خوبصورت مرد حسنۃٌ۔ خوبصورت عورت۔ حسنتانِ دو خوبصورت عورتیں۔ حسناتٌ بہت سی خوبصورت عورتیں منصرٌ۔ مدد کرنے کا ایک آلہ۔ منصرانِ مدد کرنے کے دو آلے۔ مناصرُ مدد کرنے کے بہت سے آلے۔ منصرۃٌ۔ مدد کرنے کا ایک آلہ برائے مؤنث۔ الخ اسی طرح پوری گردان کے معنی طلباء سے سننا چاہیئے۔

فوٹ منصران۔ مدد کرنے کے دو آلے۔ تثنیہ مذکر ہے۔ بحالت رفع الف کے ساتھ آئے گا۔ اور منصرین یہ بھی تثنیہ ہے۔ مگر بحالت نصب وجر استعمال کیا جاتا ہے۔ مَنَاصِرُ جمع ہے مدد کرنے کے بہت سے آلے برائے مذکر منصرۃٌ۔ مدد کرنے کا ایک آلہ برائے واحد مؤنث۔ منصرتانِ مدد کرنے کے دو آلے برائے مؤنث۔ منصرتین۔ مدد کرنے کے دو آلے برائے تثنیہ مؤنث بحالت نصب وجر استعمال ہوتا ہے۔ مَنَاصِرُ مدد کرنے کے بہت سے آلے

اشرفی عکسی بہشتی زیور مکمل ومدلل محشیٰ

مولانا تھانویؒ کی یہ شہرۂ آفاق کتاب کسی تعارف کی محتاج نہیں مختصراً اتنا کافی ہے کہ یہ کتاب الف بے سے لیکر خطوط نویسی، عقائد، اعمال، اخلاق تہذیب وتربیت، نہایت ضروری مسائل پیغمبران اور اولیاء اللہ کے تذکرے صنعت وحرفت، حساب وکتاب، عملیات۔ ہر وقت کے کارآمد طبی نسخے طرح طرح کے کھانے پکانے وبنانے کی ترکیبیں درج ہیں۔

مکتبہ تھانوی دیوبند

وگاہے بر وزن فاعل آید - چوں خاتَمٌ آلہ ختم - یعنی مہر کردن - و عَالَمٌ آلۂ علم مگر دریں قسم معنی اسمی غالب آمدہ علی الاطلاق - بمعنی اشتقاقی مستعمل نیست ہر آلۂ ختم را خاتم نتواں گفت -

(ترجمہ و مطلب) اسم آلہ کے مشہور وزن وہی ہیں - جو ہم نے گردان میں تحریر کئے ہیں - مذکر و مؤنث ہر ایک کے الگ الگ گردان سے واضح ہیں - اسی طرح واحد و تثنیہ و جمع کے اوزان الگ الگ مقرر ہیں - اور یہی مشہور اوزان بھی ہیں - مگر اسم آلہ کا وزن کبھی کبھی فاعل (یعنی عین کا فتحہ) کے وزن پر بھی آجاتا ہے - جیسے خَاتَمٌ، مہر لگانے کا آلہ یا جیسے عَالَمٌ جاننے کا آلہ - مگر اس وزن پر آلہ کے بجائے اسم کے معنی غالب ہیں اور فاعل کا وزن اسم آلہ کے لئے مستعمل بھی نہیں ہے - اسی وجہ سے ہر ختم کے آلہ کو خاتم نہیں کہتے - اسی طرح ہر علم کے آلہ کو عالَمْ نہیں کہتے -

دونوں کا فرق اسم آلہ مفعل کے وزن پر اور اسم آلہ فاعل کے وزن پر جو آتے ہیں، ان دونوں کا فرق یہ ہے - مثال کے طور پر مِضْرَبٌ مارنے کے آلہ کو کہتے ہیں کسی نے لکڑی سے مارا تو لکڑی آلہ ضرب ہوئی - اور رسی سے مارا تو رسی آلہ ضرب ہوئی - تو مضرب چونکہ ضرب بمعنی مارنے سے مشتق ہے - اس لئے مارنے کے معنی دے گا اور ہر آلۂ ضرب کو مضرب کہیں گے - اسکے برخلاف فاعل کا وزن جو اسم آلہ ہے - کہ ہر علم کے آلے کو عالم یا ختم کے آلے کو خاتم کہدیں ایسا نہیں ہے - مثلاً آپ نے دھویں کو دیکھا اس کے ذریعہ سے آپ کو آگ کا علم حاصل ہوا - تو دھواں آلہ علم نہیں ہے اس دھواں کو عالم نہ کہیں گے - اسی طرح مثال کے طور پر آپ نے کسی جگہ ایک تخت کو دیکھ کر کاریگر اور مستری کا علم ہوا مگر تخت کو عالَم نہ کہا جائے گا - اسی طرح خاتم ختم سے مشتق ہے تو ہر وہ چیز جو کسی چیز کو ختم کرے اس کو خاتم کہنا چاہئے - جیسے کسی جگہ آگ لگ گئی اور اس نے اس جگہ کے تمام چیزوں کو جلا کر ختم کر دیا تو آگ کو خاتم نہ کہیں گے - اسکی وجہ یہ ہے کہ عَالَم علم سے مشتق تو ہے مگر ماسوی اللہ فہو عالم کے لئے خاص کر دیا گیا ہے، دوسری چیزوں پر عالم کا استعمال نہ کیا جائے گا - اسطرح خاتم ختم سے مشتق ہے - مگر اسکو اس آلہ کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے جس سے (بقیہ صفحہ ۳۶ پر)

اسم ظرف دلالت می کند بر جائے صدور فعل یا وقت صدور فعل از مفتوح العین و مضموم العین و ناقص بروزن مَفعَلٌ آید بفتح عین چوں مَفتَحٌ و منصَرٌ و مَرمیٌ و از مکسور العین و از مثال مطلقاً بروزن مفعِل آید بکسر عین چوں مضرِبٌ و موقِعٌ و آنکہ بعض صرفیاں گفتہ اند کہ از مضاعف ہم مطلقاً بفتح عین آید۔ صحیح نیست و استدلال کردہ اند بلفظ مفر کہ از یفِرُّ بکسر عین است و در قرآن مجید واقع فَاَیْنَ المفر۔ و صحیح اینست کہ از مضاعف مکسور العین بکسر عین آید چنانچہ محلٌ از حَلَّ یَحِلُّ و لفظ مَحِلٌّ ہم در قرآن مجید واقع حتی یبلغ الھدی محلہ۔ و لفظ مفر را جواب دادہ اند کہ ظرف نیست بلکہ مصدر مصدر میمی است۔ صیغۂ ظرف کہ بر معنی وقت دلالت کند آں را ظرف زماں گویند و آں کہ بر معنی جائے دلالت کند آں را ظرف مکاں گویند ۔

(بقیہ صفحہ ۳۵ کا) کسی چیز پر مہر لگاتے ہیں۔ خاتم اور عالم پر اسم کے معنی غالب آنے کا یہی مفہوم ہے کہ تمام جزئیات علم کو عالم اور تمام جزئیات ختم کو خاتم نہیں کہا جاتا۔ بلکہ دونوں ایک ایک فرد کے لئے خاص کر دیئے گئے ہیں۔)۔

(ترجمہ و مطلب) اسم ظرف جو کہ دلالت کرتا ہے فعل کے صادر ہونے کی جگہ پر یا فعل کے صادر ہونے کے زمانے پر اسم ظرف مفتوح العین (وہ فعل جس کا عین کلمہ مفتوح ہو) اور مضموم العین (جس فعل کا عین کلمہ مضموم ہو) اور ناقص وہ فعل ہے جس کے حروف اصلی میں لام کلمہ حرف علت ہو۔ مفعَل عین کلمہ کے فتحہ کے ساتھ آتا ہے جیسے مَفتَحٌ مفتوح العین کی مثال ہے۔ منصَرٌ مضارع مضموم العین کی مثال ہے مَرمیٌ مضارع ناقص کی مثال ہے۔ اور مضارع مکسور العین اور مثال کے مضارع سے خواہ وہ کسی باب کا ہو اسم ظرف ہمیشہ مکسور العین کے وزن پر آتا ہے۔ مضارع مکسور العین کی مثال مَضرِبٌ اور مضارع مثال کی مثال موقِعٌ ہے، مثال اس فعل کو کہتے ہیں جس کے ماضی میں فا کلمہ کی جگہ حرف علت ہو موقع مثال واوی کی مثال ہے وآنکہ بعض صرفیاں گفتہ اند الخ وہ جو بعض صرفیوں نے کہا ہے (بقیہ صفحہ ۳۷ پر)

بحث اسم ظرف مضرب مضربان مضربین مضارب الخ، گاہے ظرف بروزن مفعُلَۃٌ ہم آید۔ چوں مُکحُلَۃٌ و بعضے اوزان ظرف از غیر مکسور العین ہم مکسور آید چوں مَسجِدٌ مَنسِکٌ مَطلِعٌ مَشرِقٌ مَغرِبٌ مَجزِرٌ مگر دریں اوزان موافق قیاس بروزن مفعَلٌ ہم می آید۔

فائدہ:۔ برائے جائے کہ چیزے درآں جا بکثرت باشد وزن مَفعُلَۃٌ آید چوں مَقبُرَۃٌ مَاسَدۃٌ، نُعَالَۃٌ برائے چیزے کہ بوقت غسل بیفتد چوں غُسالۃ آبیکہ وقت غسل بیفتد کناسۃ چیزیکہ وقت جاروب کشیدن از جاروب بیفتد

(بقیہ صفحہ ۳۶ کا) کہ مضاعف چاہے جس باب سے بھی ہو (یعنی مضموم العین یا مفتوح العین یا مکسور العین) اسم ظرف عین کلمہ کے فتحہ کے ساتھ آتا ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے، اور دلیل دیا ہے کہ مَفَرٌّ اسم ظرف ہے فَرَّ یَفِرُّ مضارع مکسور العین سے آیا ہے اور قرآن مجید میں بھی اسی طرح استعمال ہوا ہے۔ جیسے اَینَ المَفَرُّ لیکن صحیح یہ ہے کہ مضارع مضاعف مکسور العین سے اسم ظرف مکسور العین قرآن مجید میں بھی آیا ہے جیسے حتی یبلغ الھدی محِلّہٗ اور مَفَرٌّ کا جواب یہ دیتے ہیں۔ مَفَرٌّ اسم ظرف نہیں ہے۔ بلکہ مصدر میمی ہے۔ صیغہ ظرف کہ برمعنی وقت دلالت کند الخ: اسم ظرف کا صیغہ جو وقت کے معنی پر دلالت کرتا ہے۔ اسکو ظرف زمان اور جو صیغہ جگہ اور مکان کے معنی پر دلالت کرے اسکو ظرف مکان کہتے ہیں۔

ترجمہ و مطلب

مَضرِبٌ مارنے کی ایک جگہ، یا مارنے کا ایک زمانہ۔ مَضرِبَانِ دو مارنے کے زمانے یا مارنے کی دو جگہ۔ مضارب۔ مارنے کے بہت سے زمانے یا مارنے کی بہت سی جگہ گاہے ظرف بروزن مفعلۃ ہم می آید الخ اور کبھی کبھی اسم ظرف میم کے ضمہ کے ساتھ بھی آتا ہے۔ جیسے مُکحُلَۃٌ سرمہ رکھنے کی جگہ (سرمہ دان)

و بعضے اوزان ظرف الخ: اور اسم ظرف کے بعض ایسے وزن بھی آتے ہیں۔ جو مضارع غیر مکسور العین سے بھی مکسور العین ہی آتے ہیں۔ جیسے مسجد، منسِک، (بقیہ ص ۳۸ پر)

فائدہ کا نزد کوفیاں مصدر ہم از مشتقات فعل است ایشاں اسمائے مشتقہ بصفت می گویند وتحقیق حق دریں باب در فصل افادات خواہد آمد۔
اوزان مصدر ثلاثی مجرد قاعدہ منضبط ندارد واز غیر آں وزنے مقرر است چنانچہ خواہد آمد جناب استاذی مولوی سید محمد صاحب اعلیٰ اللہ درجاتہ اکثر اوزان مصادر ثلاثی مجرد را بوضع نظم فرمودہ اند کہ بر ضبط حرکات واشد مستعمل است افادۃً می نویسیم و آں اینست ا۔

(بقیہ صفحہ ۳۷ کا) مطلع، مشرقؒ مغرب اور مجزرؒ ان تمام مثالوں میں مضارع کا عین کلمہ مضموم ہے قاعدہ تو یہ تھا کہ سب مفتوح العین ہی آتے مگر بطور استثناء مکسور العین بھی آتے ہیں، لیکن اگر کوئی انکو مفتوح العین لانا چاہے تو لاسکتا ہے۔
فائدہ برائے جائے کہ الخ۔ ایسی جگہ جہاں کوئی چیز کثیر تعداد میں پائی جاتی ہو اس جگہ کو مَفْعَلَۃٌ (عین کا فتح) لاتے ہیں۔ جیسے مَقْبَرَۃٌ اور مَاسَکَۃٌ) مقبرہ قبرستان کو کہتے ہیں کیونکہ وہاں قبریں کثرت سے ہوتی ہیں۔ مَاسَکَۃٌ وہ جگہ جہاں شہر زیادہ تعداد میں رہتے ہوں فُعَالَۃٌ الخ اور فُعَالَۃٌ کا وزن ایسی چیز کیلئے آتا ہے۔ جو کام کرتے وقت زمین پر گرتی ہے۔ جیسے غُسَالَۃٌ وہ پانی جو نہاتے وقت زمین پر گرتا ہے۔ کُنَاسَۃٌ وہ کوڑا جو جھاڑو سے گرتا ہے۔ مضارع مضاعف سے اسم ظرف بعض صرفیوں کے نزدیک بفتح العین آتا ہے۔ مضارع مضاعف خواہ مکسور العین ہو یا مفتوح العین دلیل یہ دیتے ہیں کہ این المفر الخ قرآن مجید میں آیا ہے۔ جواب یہ ہے کہ مفر قرآن مجید میں اسم ظرف نہیں ہے بلکہ مصدر میمی ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ مضارع مضاعف مکسور العین سے اسم ظرف مکسور العین آتا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں حتیٰ یبلغ الھدی محلہ وارد ہے۔ اور مِحِلٌّ اسم ظرف ہے اور مضارع مکسور العین ہے۔

(ترجمہ ومطلب) فائدہ الخ۔ کوفیوں کے نزدیک مصدر بھی فعل کے مشتقات میں سے ہے یعنی مصدر فعل سے مشتق ہوتا ہے۔ ان کے نزدیک اسماء مشتقہ سات ہیں (بقیہ صفحہ ۳۹ پر)

اس کی تحقیق اسی باب میں افادات کی فصل میں عنقریب آجائے گی۔ بصریوں کے نزدیک اسماء مشتقہ چھ ہیں۔

کوفی مصدر کو بھی مشتق مانتے ہیں۔ بصری نہیں مانتے۔ اس کے لئے کوفیوں کے نزدیک سات اور بصریوں کے نزدیک صرف چھ ہیں۔

اوزان ثلاثی مجرد الخ: ثلاثی مجرد کے مصادر کے اوزان کے لئے کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے البتہ ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب کے مصادر کے اوزان کے قاعدے مقرر ہیں جیسا کہ آگے آئے گا۔

میرے محترم استاذ مولانا مولوی سید محمد صاحب نے حق تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے مراتب بلند فرمائے۔ آمین۔

ثلاثی مجرد پر مشتمل ایک نظم لکھی ہے۔ جس میں ثلاثی مجرد کے بیشتر اوزان کو نظم کی صورت میں مرتب کر دیا ہے جن میں مخصوص اوزان اور ان کی مثالیں اعراب دیکر تحریر فرما دیا ہے۔ برائے افادہ لکھے جاتے ہیں۔

نظم

اوزان ثلاثی مجرد مع امثلہ

از ثلاثی مجرد چہل وچار
وزن مصدر آمدہ اے ذی وقار

فَعْلٌ فَعْلٰی فَعْلَۃٌ فَعْلَانٌ بفتح
قَتْلٌ دَعْوٰی رَحْمَۃٌ لَیَّانٌ بفتح

ہم بخواں در چار میں فتح دوم
عین ثالث داں بفتح وکسر ہم

فِعْلٌ فِعْلٰی فِعْلَۃٌ فِعْلَانٌ بکسر
فِسْقٌ ذِکْرٰی نِشْدَۃٌ حِرْمَانٌ بکسر

فُعْلٌ فُعْلٰی فُعْلَۃٌ فُعْلَانٌ بضم
شُغْلٌ بُشْرٰی کُدْرَۃٌ غُفْرَانٌ بضم

مَفْعَلَۃٌ مَفْعَلٌ فَعَلٌ فَعْلُوْلَۃٌ ست
مَنْقَبَۃٌ مَدْخَلٌ طَلَبٌ تَیْلُوْلَۃٌ ست

فَیْعُلُوْلَۃٌ ہم فَعَالَۃٌ ہم فعال
نحو کَیْنُوْنَۃٌ شَہَادَۃٌ ہم کمال

ہم فَعَالِیَۃٌ ازیں اوزان بداں
پس کراھیۃ موزون آں ۔۔

عین اول درہمہ مفتوح خواں
عین رابع گشت مستثنیٰ ازاں

مَفْعِلَۃٌ مَفْعِلٌ فَعِلٌ فَعْلُوَۃٌ ست
مَحْمِدَۃٌ مَرْجِعٌ خَنِقٌ جَبْرُوَۃٌ ست

ہم فعیلۃ ہم فعیل وفاعِلَہ
چوں قَطِیعَۃٌ ہم وَمِیضٌ وکَاذِبَۃ

ایں ہمہ با فتح اول کسر عین
عین رابع ساکن است اے نور عین

مَفْعُلَۃٌ مَفْعُوْلٌ ہم مفعولۃ ست
مَہْلُکَۃٌ مَکْذُوبٌ ہم مَکْذُوبَۃٌ ست

ہم فعولٌ ہم فعولۃ ہم فعول
چوں قبولٌ ہم سُہُوبَہ ہم دخُول

ایں ہمہ با فتح اول ضم عین
خامس وسادس بداں با ضمتین

ہم فِعَلٌ دیگر فِعَالَۃٌ ہم فعال
چوں صِغَرٌ دیگر درایۃ ہم قتال

ہم فُعَلٌ دیگر فُعَالَۃٌ ہم فُعَال
چوں ھدیٰ دیگر نُبالیہ ہم سُؤال

اندریں ہا فتح عین وکسر فا
در سہ وزن وضم فا در سہ جا

بعد ازاں فُعَلَاءُ و فَعُوْلَۃ بفتح
وزن آں ہا غُلَواءُ وجبورۃ بفتح

در دوم تشدید وضم مر عین را
وزنہا شد ختم از فضل خدا ۔

ثلاثی مجرد کے چوالیس مشہور وزن ہیں۔ ہم ذیل میں اوپر لکھی گئی نظم سے اوزان الگ الگ تحریر کرتے ہیں۔

پہلے شعر میں چار مصدر مذکور ہیں۔ ان میں فا کلمہ مفتوح ہے۔ اور چوتھے وزن یعنی فَعَلَان میں عین کا فتحہ اور سکون دونوں مصدر کے وزن ہیں۔ اور فَعْلَۃٌ میں تین صورتیں ہیں۔ فَعْلَۃ۔ عین کا سکون۔ فَعَلَۃٌ عین کلمہ کا فتحہ۔ فَعِلَۃٌ عین کلمے کا کسرہ۔ یہ سات وزن ہوئے۔ چوتھے اور پانچویں شعر میں سے ہر ایک میں چار چار وزن ذکر کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے، چوتھے شعر میں جتنے اشعار ہیں۔ ان سب کا فا کلمہ مکسور ہے۔ اور ان کا عین کلمہ ساکن ہے، چھٹے ساتویں اور آٹھویں شعر میں آٹھ وزن ذکر کئے گئے ہیں ان میں سب اوزان کا پہلا حرف مفتوح ہے۔ اور فعلولۃ کا وزن چھوڑ کر چھٹے شعر کا جو چوتھا وزن ہے اسکا عین کلمہ ساکن ہے باقی تمام وزنوں میں عین کلمہ مفتوح پڑھنا چاہیئے مگر اس سے چھوٹے مصدر کا عین کلمہ مستثنیٰ ہے عین اول اس شعر میں اصل شر اسطرح ہے عین از اول در ہمہ مفتوح خواں۔

دسویں گیارہویں شعر میں مصدر کے سات وزن مذکور ہیں۔ یہ سب فتح اول در کسرہ عین کے ساتھ ہیں۔ سوائے چوتھے وزن کے یعنی فعلوۃ کہ اسکا عین ساکن ہے۔ تیرھویں چودھویں شعر میں مصدر کے چھ وزن ذکر کئے گئے ہیں۔ ان کا پہلا حرف مفتوح ہے اور عین کلمہ مضموم ہے۔ البتہ پانچویں اور چھٹے شعر میں فعولۃ اور فعول کا فا کلمہ بھی مضموم ہے اور شعر نمبر ۱۲ اور ستر ۱۷ میں چھ وزن ذکر کئے گئے ہیں۔ ان میں تین وزن مکسور الفا اور مفتوح العین ہیں۔ اور آخر کے تین فا کلمہ مضموم عین کلمہ مفتوح ہے انیسویں شعر میں مصدر کے دو وزن ذکر کئے گئے ان میں دوسرے وزن کا عین کلمہ مضموم اور مشدد ہے۔ اور پہلے کا عین ساکن ہے فا کلمہ دونوں کا مفتوح ہے بیسویں شعر میں جو لفظ مر آیا ہے۔ وہ اسی کیلئے آیا ہے کہ ضمہ کی حرکت کا فا سے تعلق نہیں وہ تو صرف عین کی حالت بتانا چاہتا ہے مر کے معنی خاص کے ہیں یہ چوالیس اوزان پر اجمالی نظر ہے۔

※

فَعْلَۃٌ در ثلاثی مجرد برائے مرّۃ آید چوں ضَربۃ یکبار زدن و فِعلَۃٌ برائے نوع چوں صِبغۃ یک نوع رنگ کردن۔ و فُعلۃ برائے مقدار چوں اُکلۃٌ و لُقمۃٌ مقدارے از طعام ۔

(ترجمہ ومطلب)۔ فَعْلَۃٌ کا وزن ثلاثی مجرد میں مرتبہ بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے ضربۃ ایک بار مارنا اور فِعْلَۃٌ نوعیت بیان کرنے کے واسطے آتا ہے جیسے صِبغۃ رنگ کی ایک قسم فُعْلَۃٌ مقدار بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے اُکْلَۃٌ و لُقْمَۃٌ کھانے کی ایک مقدار یعنی ایک لقمہ۔

فائدہ برائے مبالغہ صیغہ فعّال آید چوں ضرّابٌ فُعّالٌ چوں طُوّالٌ فَعِلٌ چوں حَذِرٌ و فَعِیلٌ چوں عَلِیمٌ و فرق درمیں صیغہ مبالغہ و اسم تفضیل اینست کہ در صیغہ مبالغہ منظور زیادتی باشد نظر بدیگرے۔ چوں اَضرَب مِن زَیدٍ یا اضرب القوم خواہند گفت زنندہ تراست از زید یا زنندہ تراست از قوم واگر صرف لفظ اضرب اکبر آید معنی نسبت مقدر می باشد۔ مثلاً در اللہ اکبر مراد نیست کہ اکبر من کل شئ بزرگ تراست از ہر شئ و معنی ضرّابٌ زیادہ زنندہ است و بس نسبت بکسے ملحوظ نیست ۔ ؛

(ترجمہ ومطلب) فَعّالٌ کا صیغہ مبالغہ کے لئے آتا ہے۔ جیسے ضرّاب بہت زیادہ مارنے والا۔ دوسرا وزن مبالغہ کا فُعّالٌ ہے، جیسے طُوّالٌ بہت زیادہ طویل۔ تیسرا وزن فَعِلٌ جیسے حَذِرٌ بہت زیادہ ڈرنے والا اور پرہیز کرنے والا۔ چوتھا وزن فَعِیلٌ جیسے عَلِیمٌ بہت زیادہ جاننے والا۔ علم رکھنے والا۔

و فرق در صیغہ مبالغہ و اسم تفضیل الخ۔ مبالغہ کے صیغہ اور اسم تفضیل کے صیغہ میں فرق یہ ہے کہ مبالغہ کے صیغہ میں نفس فاعلیت کے معنی میں زیادتی مقصود ہوتی ہے۔ اس میں دوسرے کا تقابل پیش نہیں ہوتا۔ جیسے طوال بہت زیادہ لمبا، علیم بہت زیادہ جاننے والا۔ ضرّاب بہت زیادہ مارنے والا۔ فی نفسہ فاعل کے معنی میں زیادتی مقصود ہے۔ اسکے برخلاف اسم تفضیل میں دوسرے کے مقابلے میں (بقیہ صفحہ ۴۳ پر ملاحظہ ہو)

؎ در معنی فاعلیت فی حد ذاتہ نہ نظر بدیگر در اسم تفضیل زیادت منظور می باشد

فائدہ صیغہ فاعل در اعداد برائے مرتبہ می آید چوں خامسٌ بمعنی پنجم و عَاشِرٌ بمعنی دہم یعنی آنچہ در شمار بایں مرتبہ باشد۔ مگر در مرکبات جزو اول را بوزن فاعل سازند وثانی را بحال خود گذارند چوں حادی عَشَرَ، حادی وعِشْرُوْنَ رابع وثلثون و در عقود عشرہ ہموں عدد اسم برائے مرتبہ ہم باشد مثلاً عشرون بست ہم باشد وبستم ہم وصیغہ فاعل برائے نسبت ہم می آید وایں را فاعل ذی کذا گویند چوں تامِرٌ لَابِنٌ بمعنی صاحب تمر و صاحب لبن وہم چنیں تَمّارٌ ولَبّانٌ

(بقیہ صفحہ ۴۲ کا) زیادتی مقصود ہوتی ہے۔ نفس فاعلیت کی زیادتی مقصود نہیں ہوتی مثلاً فلاں اضرب من زید یعنی فلاں شخص زید کے مقابلے میں زیادہ مارنے والا ہے فی نفسہ زیادہ مارتا ہے یا زیادہ نہیں مارتا اس سے اس میں کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ یا مثلاً زید اضرب القوم اس مثال میں قوم کے مقابلے میں زید کی مارنے کی زیادتی بیان کی گئی ہے نہ یہ کہ زید فی نفسہ بہت زیادہ مارنے والا ہے اور اگر کسی جگہ صرف اسم تفضیل کا صیغہ مذکور ہو۔ اور مقابل اسکا مذکور نہ ہو تو وہاں مقابل کو محذوف منوی مانکر مطلب لیا جائے گا۔ جیسے اضرب فلاں شخص زیادہ مارنے والا ہے۔ کسی محذوف شخص یا قوم کے مقابلے میں یا مثلاً اللہ اکبر، میں مراد یہ ہوتا ہے کہ اللہ اکبر من کل شی۔ حق تعالیٰ ہر شی سے زیادہ بڑے ہیں تو یہاں نسبت اور مقابل محذوف و مقدر ہے۔

اس کے برخلاف ضرّاب مبالغہ کا صیغہ ہے کہ جس میں نفس فاعل کے حق میں، زیادتی مقصود ہوتی ہے۔ یعنی بہت زیادہ مارنے والا۔

(ترجمہ و مطلب) فَاعِلٌ اسم فاعل کا وزن عدد میں مرتبہ بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے خامس پانچواں۔ یعنی شمار میں جو چیز پانچویں درجہ میں ہو اسکو خامسٌ کہتے ہیں اور جیسے عَاشِرٌ دسواں جو چیز شمار میں دسویں مرتبہ میں ہو اسکو عاشر کہتے ہیں۔ یہ قاعدہ صرف ایک سے دس تک کے لئے رہے۔ لیکن اگر کوئی چیز گیارہویں اور بارھویں مرتبہ میں ہو یا اس سے زائد مرتبہ میں ہو جیسے اکیسواں بائیسواں بیالیسواں وغیرہ تو اسکا قاعدہ یہ ہے کہ مرکبات میں دو جز ہوں گے اول جز کو فاعل کے

بقیہ صفحہ ۴۶ پر

وزن پر رکھیں گے۔ اور دوسرے جز کو اپنی حالت پر برقرار رکھیں گے۔ جیسے گیارہویں کے لئے حادی عشر اور بارھویں کے لئے ثانی عشر کہتے ہیں اور جیسے اکیسویں کو حادی وعشرون اور چوبیس ویں کو رابع وعشرون کہتے ہیں۔

دوسرا قاعدہ دھائیوں کا ہے یعنی دس کے علاوہ بیس تیس وغیرہ کا۔ اس میں جو وزن عدد کا ہے وہی وزن بلا کسی تبدیلی کے مرتبہ بیان کرنے کے لئے آتا ہے جیسے عشرون بیس اور بیسواں ثلثون تیس اور تیسواں دونوں کے لئے مشترک ہے

قاعدہ دوم۔ فاعل کا صیغہ ایک معنی اور بھی دیتا ہے فاعل کی طرف نسبت ظاہر کرنے کے لئے ابھی آتا ہے۔ اسکو فاعل ذی کذا بھی کہتے ہیں۔ جیسے تامرٌ ولابنٌ صاحب تمر وصاحب لبن کو کہتے ہیں۔ اور ان کا مبالغہ کا صیغہ تمارٌ۔ بہت زیادہ چھوارہ والا۔ لبانٌ بہت زیادہ دودھ کا کام کرنے والا۔

خلاصہ یہ ہے کہ فاعلٌ اسم فاعل کے صیغہ میں مختلف معنی عربی زبان میں استعمال کئے جاتے ہیں ۱ اسم فاعل فعل مضارع سے مشتق ہوتا ہے۔ اور اپنے فاعل وکام کرنے والے، کے ساتھ بطور حدوث کے قائم ہوتا ہے۔ یعنی کام کا کرنے والا موصوف ہوتا ہے اور یہ اسکی صفت پر دلالت کرتا ہے۔

۲ اسی طرح فاعلٌ کا صیغہ جو فعل مضارع سے مشتق نہ ہو۔ وہ عدد سے عدد کا مرتبہ بیان کرنے کے لئے آتا ہے جیسے خمس پانچ اور خامسٌ پانچواں اسی طرح ثامن آٹھواں تسع نو اور تاسعٌ نواں عشرٌ دس اور عاشر دسواں یہ قاعدہ عدد مفرد سے فاعل بنانے کا ہے۔ اور عدد مرکب سے فاعل بنانے کا قاعدہ دوسرا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ عدد مرکب کے دو جزوں میں سے پہلے جز کو فاعل کے وزن پر لاکر دوسرے جز کو اپنے حال پر چھوڑیں۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ گیارہ کا عدد ہے اور مرکب ہے اول جز اَحَدَ ہے اور دوسرا جز عشرہ ہے اسمیں جز اول اَحَدَ کو فاعل کے وزن پر لائیں گے۔ اور اَحَدَ کو حادی بناکر دوسرے جز عشر ہے اسمیں جز اول آحَدَ کو فاعل کے وزن پر لائیں گے۔ اور احد کو حادی بناکر دوسرے جز یعنی عشر سے مرکب کردیں گے جیسے حادی عشر گیارھواں یعنی وہ عدد جو شمار میں گیارھویں درجہ میں ہو یہ قاعدہ انیس تک اسی طرح پر چلے گا۔ بیس کے عدد میں عدد اور شمار کا مرتبہ دلا (بقیہ صفحہ ۴۵ پر)

باب دوم در بیان ابواب مشتمل بر چہار فصل

فصل اول در ابواب ثلاثی مجرد چوں از بیان صیغ افعال و مشتقات فارغ شدیم حالا بیان ابواب می کنیم۔ از بیان سابق دانستی کہ ثلاثی مجرد را شش باب است ۔
باب اول فَعَلَ یَفْعُلُ بفتح عین ماضی وضم عین غابر یعنی مضارع غابر بمعنی باقی ست بعد زمان ماضی حال و استقبال کہ مضارع درآں دلالت دارد باقی می ماند لہٰذا مضارع را غابر گویند اَلنَّصرُ وَالنُّصرَۃُ یاری کردن تصریفہ نَصَرَ یَنصُرُ نَصرًا وَنُصرَۃً فھو نَاصِرٌ ونُصِرَ یُنصَرُ نَصرًا ونُصرَۃً فھو مَنصُورٌ الاَمرُ مِنہُ اُنصُر وَالنَّھیُ عَنہُ لَا تَنصُر اَلظَّرفُ مِنہُ مَنصَرٌ وَالاٰلَۃُ مِنہُ مِنصَرٌ ومِنصَرَۃٌ ومِنصَارٌ وتثنیتھما مَنصَرَانِ ومِنصَرَانِ وَالجَمعُ منھما مَنَاصِرُ ومَنَاصِیرُ افعل التفضیل منہ اَنصَرُ والمؤنث منہ نُصرٰی وتثنیتھما اَنصَرَانِ ونُصرَیَانِ والجمع منھما اَنصَرُونَ واَنَاصِرُ ونُصَرٌ ونُصرَیَاتٌ ؀

(بقیہ صفحہ ۴۴ کا) عدد دونوں ایک ہی وزن پر آتے ہیں۔ جیسے عشرون بیس اور عشرون بیسواں۔ اسکے بعد آئے اکیس سے ۲۹ تک کے لئے پھر جزو اول کو فاعل کے وزن پر لاکر دوسرے جز کو اپنی حالت پر رکھ کر مرکب کریں گے جیسے احد وعشرون ۲۱ اور حادی وعشرون اکیسواں انتیس تک یہی طریقہ قائم رہے گا۔ اسکے بعد تیس اور دیگر تمام دھائیوں اربعون ۔خمسون، ستون، سبعون وغیرہ کا وہی قاعدہ ہے کہ عدد اور شمار کا عدد دونوں اپنی ہی حالت پر رہتے ہوئے دونوں معنی دیتے ہیں تیس اور تیسواں اربعون چالیس اور چالیسواں خمسون پچاس اور پچاسواں وغیرہ فاعل کی تیسری قسم فاعل ذی کذا ہے اسکا قاعدہ یہ ہے کہ جس مادہ سے فاعل بنانا ہو اسی مادہ سے فاعل کا وزن بنا کر فاعل ذی کذا بناتے ہیں۔ جیسے تمر سے تامر" اور لبن سے لابن" اسی سے مبالغہ کا صیغہ بھی بنایا جاتا ہے جیسے تمّار اور لبّانٌ ؀

ترجمہ ومطلب ؀ دوسرا باب مختلف ابواب کے بیان میں (بقیہ صفحہ ۴۶ پر)

باب دوم فَعَلَ یَفْعِلُ بفتح عین ماضی وکسر عین غابر اَلضَّرْبُ زدن ورفتن بروئے زمین و پدید کردن مثل ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا الخ

باب سوم فَعِلَ یَفْعَلُ بکسر عین ماضی وفتح عین غابر اَلسَّمْعُ شنیدن سَمِعَ یَسْمَعُ سَمْعًا الخ باب چہارم فَعَلَ یَفْعَلُ بفتح العین فیہما اَلْفَتْحُ کشادن فَتَحَ یَفْتَحُ فَتْحًا الخ

(بقیہ صفحہ ۴۵ کا) اور یہ بیان چار فصلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل ثلاثی مجرد کے ابواب کے بیان پر ہیں۔ جب ہم افعال کے صیغوں اور ان کے مشتقات کے بیان سے فارغ ہوئے تو اب بابوں کا ذکر اس فصل میں کرتے ہیں۔ پہلے بیان میں تم پڑھ چکے ہو کہ ثلاثی مجرد کے ۶ باب ہیں۔ باب اول فَعَلَ یَفْعُلُ ماضی میں عین کلمہ کے فتحہ اور مضارع میں عین کلمہ کے ضمہ کے ساتھ۔ علماء صرف مضارع کو غابر اسوجہ سے کہتے ہیں کیونکہ غابر کے معنی باقی بچا کے ہیں۔ اور ماضی کے بعد حال اور استقبال باقی بچتے ہیں اسوجہ سے مضارع کو غابر کہتے ہیں النصر والنصرۃ مدد کرنا اسکی گردان۔ نصر ینصر الخ ہے

ترجمہ ومطلب:۔ دوسرا باب فَعَلَ یَفْعِلُ ہے ماضی میں عین کلمہ کو فتح اور عین کلمہ کو کسرہ مضارع میں الضرب مارنا۔ زمین پر چلنا۔ اور کہاوت بیان کرنا۔ گردان ضرب یضرب ضربا الخ باب ضرب اور باب نصر کی ماضی ایک ہی وزن پر آتی ہے۔ البتہ دونوں بابوں کے مضارع میں فرق ہے نصر میں عین کلمہ کو ضمہ آتا ہے اور ضرب میں عین کلمہ کو کسرہ آتا ہے۔ اسی طرح امر اور اسم ظرف میں بھی فرق ہے نصر میں مضموم العین اور ہمزہ مضموم ہوگا۔ ضرب میں امر کا ہمزہ مکسور آئے گا اور اسم ظرف میں مکسور العین آتا ہے۔

تیسرا باب فَعِلَ یَفْعَلُ ماضی میں عین کلمہ کو کسرہ اور مضارع میں عین کلمہ کو فتحہ ہوگا مصدر ہے السمع سننا اسکی گردان سمع یسمع سمعا فہو سامع وسُمِعَ یُسْمَعُ سَمْعًا فہو مسموع الامر منہ اسمع والنہی عنہ لاتسمع الخ ۔ چوتھا باب فَعَلَ یَفْعَلُ عین کلمہ کا فتحہ دونوں میں مصدر الفتح کھولنا ہے اسکی گردان فتح یفتح فتحا فہو فاتح وفُتِحَ یُفْتَحُ فتحا فہو مفتوح الامر منہ افتح والنہی عنہ لاتفتح الخ اس

شرط این باب اینست کہ ہر کلمۂ صحیح کہ ازیں باب آید در عین فعل یا لام فعل او حرف حلق باشد۔ شعر:۔ حرف حلقی شش بود اے نور عین۔ ہمزہ۔ ہاؤ حاؤ خاؤ عین غین باب پنجم:۔ فَعُلَ یَفْعُلُ بضم العین فیہما الکرم والکرامۃ گرامی شدن کَرُمَ یَکْرُمُ کَرَمًا وکَرَامَۃً فہو کریم الامر منہ اُکرُم والنھی عنہ لا تکرم الخ

ایں باب لازم است ازاں مجہول ومفعول نمی آید:۔

(بقیہ صفحہ ۴۶ کا) چوتھے باب سے جو بھی صحیح ماضی ومضارع اور مصدر آئے گا اس کی شرط یہ ہے کہ اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی میں سے کوئی حرف ہو۔ اور حروف حلقی چھ ہیں۔

ترجمہ ومطلب:۔ باب فتح سے آنے کی شرط یہ ہے کہ جو کلمہ صحیح اس باب سے آئے گا اس کلمہ کا عین یا لام کلمہ حروف حلقی میں سے ہوگا۔ اور حروف حلقی چھ حرف ہیں ہمزہ۔ ہا۔ حا۔ خا۔ عین، غین۔ اگر کوئی کلمہ صحیح کے علاوہ دوسرے اقسام میں سے ہو جیسے مہموز، معتل یا مضاعف میں سے ہو تو مذکورہ شرط نہیں ہے۔

ان چار بابوں کے اوزان میں فرق یہ ہے کہ باب ضرب، نصر، فتح، تینوں کی ماضی کا عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔ البتہ باب ضرب کا مضارع مکسور العین آتا ہے۔ اور باب نصر کا مضارع مضموم العین ہوتا ہے اور باب سمع کا ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین آتا ہے۔ اوران کا امر حاضر کا صیغہ سمع اور فتح کا ایک وزن پر یعنی ہمزہ مکسور کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے اسمع افتح اور باب ضرب کا امر حاضر معروف اِضرب ہمزہ مکسور العین آتاہے۔ پانچواں باب فعل یفعل ہے۔ ماضی اور مضارع دونوں کا عین کلمہ مضموم آتا ہے جیسے الکرم والکرامۃ بزرگ ہونا۔ کَرُمَ یَکْرُمُ کَرَمًا وکَرَامَۃً فہو کریمٌ یہ باب لازم ہے اس باب سے مجہول اور مفعول نہیں آتا۔ اس باب کی ماضی کا عین کلمہ مضموم ہوتا جبکہ باقی چار ابواب میں سے کسی باب کی ماضی کا عین کلمہ مضموم نہیں آتا۔ نیز باب نصر ضرب فتح اسمع لازم اور متعدی دونوں آتے ہیں۔ مگر باب کرم ہمیشہ لازم آتا ہے متعدی نہیں آتا۔

فعل بر دو قسم ست لازم و متعدی لازم فعلی را گویند کہ بر فاعل تما شود و اثر آں بر دیگرے ظاہر نشود چوں کَرُمَ زَیْدٌ و جَلَسَ زَیْدٌ و متعدی آنکہ اثر آں از فاعل بدیگرے رسد مثل ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا و اَکْرَمَ بَکْرٌ خَالِدًا۔ بہمیں جہت کہ اثر فعل لازم بر دیگرے ظاہر نمی شود و مفعول ہموں می باشد کہ براں اثر ظاہر می شود از فعل لازم مفعول نمی آید و فعل مجہول منسوب بمفعول میباشد لہٰذا آں ہم از لازم نمی آید مگر ہرگاہ کہ فعل لازم را بحرف جر متعدی کنند مجہول و مفعول ازاں می آید چوں کُرِمَ بِہٖ مَکْرُوْمٌ بِہٖ

باب ششم فَعِلَ یَفْعِلُ بکسر العین فیہما اَلْحِسْبُ و اَلْحِسْبَانُ پنداشتن۔ حَسِبَ یَحْسِبُ حَسْبًا و حُسْبَانًا و حِسْبَانًا فَھُوَ حَاسِبٌ و حُسِبَ یُحْسَبُ حُسْبًا و حِسْبَانًا فھو محسوبٌ الخ ۔

ترجمہ و مطلب ۱۔ فعل کی دو قسمیں ہیں۔ اول فعل لازم دوم فعل متعدی۔ فعل لازم اس فعل کو کہتے ہیں جو فاعل پر پورا ہو جائے اور اس کا اثر دوسرے پر ظاہر نہ ہو۔ جیسے کرم زید، زید بزرگ ہوا۔ جلس زید، زید بیٹھا۔ اور فعل متعدی اس فعل کو کہتے ہیں۔ کہ فعل کا اثر فاعل سے گذر کر دوسرے تک پہونچے۔ جیسے ضرب زید عمروًا زید نے عمرو کو مارا۔ اکرم بکرٌ خالدًا بکر نے خالد کی عزت کی اور اس وجہ سے کہ فعل لازم کا اثر دوسرے پر ظاہر نہیں ہوتا۔ اور مفعول اسی قسم کا ہوتا ہے کہ اسپر فعل کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ فعل لازم سے مفعول نہیں آتا۔ اور چونکہ فعل مجہول مفعول ہی کی طرف منسوب ہوتا ہے اسلئے فعل مجہول بھی فعل لازم کا نہیں آتا۔ البتہ جب کبھی فعل لازم کو حرف جر داخل کرکے متعدی بناتے ہیں۔ تو اس فعل کا مجہول اور مفعول آجاتا ہے۔ جیسے کُرِمَ بِہٖ (وہ بزرگ کر دیا گیا) کرم کو بار کی وجہ سے مجہول لایا گیا۔ اور مکروم بہٖ (اسکو بزرگ بنایا گیا) میں بار کی وجہ سے مکروم لایا گیا۔

اور چھٹا باب فَعِلَ یَفْعِلُ ہے عین کلمہ کو کسرہ ماضی اور مضارع دونوں میں آتا ہے۔ جیسے الحسب والحسبان جاننا گمان کرنا :۔

صحیح ازیں باب جز حَسِبَ یَحْسِبُ نیامدہ و دراں ہم در مضارع فتح عین نیز آمدہ است دیگر چند کلمہ مثال و لفیف ازیں باب آمدہ اند

اس باب میں حسب کے علاوہ کوئی دوسرا فعل صحیح اس باب سے نہیں آیا۔ البتہ مضارع کے عین کلمہ کو فتحہ بھی ثابت ہے۔ اور چند کلمات لفیف اور مثال کے بھی آئے ہیں۔

حاصل یہ ہے صحیح صرف اسی باب حَسِب ہی سے آتا ہے جسمیں حرف اصلی کی جگہ حرف علت ہو نہ ہمزہ البتہ مثال اور لفیف کے چند افعال اس باب سے آئے ہیں جو یہ ہیں۔ وثِقَ ورِثَ ورِمَ ورِیَ وحِسَ وعِرَ وَلِیَ وَلِہَ وَہِلَ وَہِمَ وطِیَٔ یئِسَ وجِدَ ویِقَ وجِعَ وغیرہ ۱۔

اسی باب حَسِب اور باب ضرب کا امر ایک ہی وزن پر آتا ہے۔ جیسے اِضْرِبْ اِحْسِبْ اور اسم ظرف مضرب محسب اور جس وقت باب حَسِب کا مضارع مفتوح العین آئے گا تو اس کا ظرف بھی مفتوح العین آئے گا۔ یَحْسَبُ مَحْسَبٌ۔

فصل دوم در ابواب ثلاثی مزید فیہ مطلق۔ ثلاثی مزید فیہ بر دو قسم است ملحق و غیر ملحق و غیر ملحق کہ مطلقش نامند ملحق آنرا گویند کہ بزیادت حرف بروزن رباعی گردد۔ و جز معنی باب ملحق بمعنی دیگر دراں نباشد چوں جَلْبَبَ و مطلق آنکہ چنیں نہ باشد یعنی بروزن رباعی نگردد و اگر گردد باب آں معنی دیگر ہم داشتہ باشد چوں اجتنب وَاَکْرَمَ چونکہ ذکر ملحق بعد ذکر رباعی می آید، چہ فہم آں بر فہم رباعی موقوف است لہذا اولاً ذکر مطلق کردہ می شود۔ وآں بر دو قسم است ۱۔

ترجمہ و مطلب ۱۔ دوسری فصل ثلاثی مزید فیہ مطلق کے ابواب کے بیان میں ثلاثی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں۔ اول ملحق۔ دوم غیر ملحق۔ غیر ملحق کا دوسرا نام مطلق ہے۔ ثلاثی مزید فیہ مطلق اس فعل کو کہتے ہیں کہ اگر اسمیں کوئی حرف زیادہ کر دیا جائے تو رباعی کے وزن پر ہو جائے۔ اور ملحق بہ کے علاوہ اور دوسرے معنی اسمیں نہ ہوں (بقیہ صفحہ پر)

قسم اول ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی با ہمزۂ وصل - اور قسم دوم ثلاثی مزید غیر ملحق برباعی بے ہمزۂ وصل باہمزۂ وصل اول را ہفت باب است :-

---

(بقیہ صفحہ ۴۹ کا)۔ جیسے جَلْبَبَ اور ثلاثی مزید فیہ ملحق وہ فعل ہے جو ایسا نہ ہو یعنی رباعی کے وزن پر نہ ہو اور اگر ہو تو اسکا باب ملحق بہ کے علاوہ دوسرے معنی بھی رکھتا ہو جیسے اجتنب اور اکرمَ - اور چونکہ ملحق کا ذکر رباعی کے بیان کے بعد آئے گا اسلئے پہلے ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق کو بیان کیا جاتا ہے اور یہ دو قسم پر ہے -

---

ترجمہ ومطلب :- باہمزۂ وصل کے سات باب ہیں - جیسا کہ آئندہ آرہا ہے۔ ابتک کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ جس فعل کی ماضی میں تین حرف اصلی سے زائد نہ ہوں وہ ثلاثی مجرد ہے - اسکا بیان گزر چکا، اور وہ فعل کہ جسکی ماضی میں تین حرف اصل سے زائد بھی ہوں - اس کا نام ثلاثی مزید فیہ ہے، ثلاثی مزید فیہ کی پھر دو قسمیں ہیں، پہلی قسم ثلاثی مزید فیہ ملحق - اور ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق - ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی - اگر فعل ثلاثی میں کوئی اضافہ کے بعد رباعی کے وزن پر ہوگیا - اور رباعی کے خواص بھی پیدا ہوگئے - اور معنی کوئی نئے نہیں پیدا ہوئے - جیسے جَلَبَ اس نے اُٹھا - اور اسمیں ایک بار کا اضافہ کرکے جلبب کرلیا تو جو معنی جلبب کے ہیں وہی جلب کے بھی ہیں، کوئی نئے معنی پیدا نہیں ہوئے - اس ثلاثی مزید فیہ کو ملحق برباعی مجرد کہتے ہیں - اور اگر ثلاثی مزید میں اضافہ کے بعد رباعی کے وزن پر نہ ہوا ہو مگر معنی سابق کے علاوہ نئے معنی اور نئی خاصیت اسمیں پیدا ہوجائے تو اسکو ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی مجرد کہتے ہیں - جیسے اجتنب اسکا مجرد جنب ہے اور یہ رباعی کے وزن پر نہیں ہے، اور اکرم اضافہ کے بعد رباعی کے وزن پر ہوگیا ہے مگر اسمیں مجرد کے معنی دوسرے ہیں اور مزید کے معنی دوسرے ہیں :-

٭

باب اول اِفتِعَال علامت ایں باب تائے زائد است بعد فا کلمہ چون اَلاِجتِنَابُ پرہیز کردن تصریفہ اِجتَنَبَ یَجتَنِبُ اِجتِنَابًا فہو مُجتَنِبٌ اُجتُنِبَ یُجتَنَبُ اِجتِنَابًا فہو مُجتَنَبٌ الامر منہ اِجتَنِب والنہی عنہ لا تَجتَنِب الظرف منہ مُجتَنَبٌ ۔

ترجمہ ومطلب :- ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی مجرد کے سات ابواب میں سے پہلا باب افتعال ہے اس باب کی علامت تاء کی زیادتی ہے ۔ فا کلمہ کے بعد جیسے الاجتناب پرہیز کرنا ۔ اسکی گردان اجتنب الخ ہے ۔ متن سے دیکھ کر گردان یاد کریں ۔

دریں باب ... وجملہ ابواب ثلاثی مزید فیہ ورباعی مجرد و مزید فیہ در فعل ماضی مجہول سوائے ما قبل آخر کہ مکسور می باشد ہر حرف متحرک مضموم می شود و ساکن بحال خود می ماند پس در اُجتُنِبَ ہمزہ و تا ہر دو مضموم است و ہم چنیں در اُستُنصِرَ و در نفی ماضی ایں باب وجملہ ابواب ہمزہ وصل چون ہمزہ وصل ..... بسبب در آمدن ما و لا بیفتد الف ما و لا ہم ساقط شود پس ما اجتُنِبَ لا اجتنب ما انفطر لا انفطر ما استنصر لا استنصر گویند ۔

ترجمہ ومطلب :- اس باب (افتعال) اور ثلاثی مزید فیہ کے تمام ابواب میں اسیطرح رباعی مجرد اور رباعی مزید میں جب انکی ماضی مجہول بنائیں گے تو تمام متحرک حروف کو ضمہ دیا جائیگا ۔ اور ساکن اپنی حالت میں ساکن ہی رہیگا ۔ البتہ آخری حرف کا ماقبل مکسور ہوگا پس اُجتُنِبَ میں اُجتُنِبَ پڑھا جائیگا ۔ ہمزہ اور تا کو ضمہ اور آخر کا ماقبل یعنی نون مکسور پڑھا جائیگا ۔ اسی طرح اِستَنصَرَ میں اُستُنصِرَ ماضی مجہول آئے گا ۔ اور ان ابواب کی نفی جب ما و لا داخل کریں گے ۔ تو ہمزہ وصل اور ما اور لا کا الف گر جائے گا لکھنے میں الف باقی رہے گا ۔ مگر پڑھنے میں ساقط کر دیا جائے گا ۔ پس ما اجتنب ما انفطر استنصر اور لا اجتنب لا انفطر لا استنصر میں الف ساقط کرکے ما و لا کو فاء کلمہ سے ملاکر پڑھیں گے اس عبارۃ میں صاحب کتاب نے دو قاعدے بیان کئے ہیں ، (بقیہ صفحہ ۵۲ پر ملاحظہ ہوں)

اسم فاعل: دریں باب وجملہ ابواب ثلاثی مزید فیہ ورباعی بروزن مضارع معروف آید جزاینکہ میم مضموم بجائے علامت مضارع می آرند وماقبل آخر راکسرہ می دہند اگر مکسور نہ باشد واسم مفعول مثل اسم فاعل می باشد مگر ماقبل آخر دران مفتوح میباشد واسم ظرف بروزن اسم مفعول آن باب آید وآلہ واسم تفضیل ازیں ابواب نیاید اگر ادائے معنیٰ آلہ منظور باشد لفظ مابہ بر لفظ مصدر بیفزایند مثلاً مَابِہٖ الْاِجْتِنَابُ گویند واگر ادائے معنیٰ تفضیل منظور باشد لفظ اَشَدُّ بر مصدر منصوب بیفزاید مثلاً اَشَدُّ اِجْتِنَابًا گویند و درلون وعیب کہ در ثلاثی مجرد ہم اسم تفضیل ازاں نیاید ہم ادائے معنیٰ تفضیل ہمیں وضع کنند مثلاً اَشَدُّ حُمْرَۃً واَشَدُّ صَمَمًا گویند۔

(بقیہ صفہ ۵۱ کا) ۱؎ پہلا قاعدہ ان کے مجہول بنانے کا ہے کہ ماضی کے تمام متحرک حروف کو (سوائے آخر کے ماقبل والے حرف کے) ضمہ دیا جائیگا۔ اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دیا جائیگا دوسرا قاعدہ یہ بیان کیا ہے۔ ان ابواب کا ہمزہ وصل ما اور لا حروف نفی کے داخل ہونے کے وقت ان الف اور ہمزہ وصل دونوں پڑھنے میں ساقط کر دیئے جائیں گے اور ما اور لا کو فاء کلمہ سے ملاکر پڑھیں گے۔

ترجمہ ومطلب:۔ اس باب یعنی باب افتعال اسی طرح ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد و مزید کے تمام ابواب میں اسم فاعل مضارع معروف کے وزن پر آتا ہے۔ سوا اسکے کہ اسم فاعل میں میم مضموم آتی ہے۔ اور مضارع میں علامت مضارع آتی ہے (علامت مضارع کی جگہ میم مضموم لاتے ہیں اور آخری حرف سے پہلے والے حرف کو کسرہ دیتے ہیں۔ اگر مکسور نہ ہو۔ اور اسم مفعول اسم فاعل ہی کی طرح آتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ اسم مفعول میں آخر کے ماقبل والے حرف کو فتحہ دیا جاتا ہے۔ اور اسم ظرف ہر باب کا وہی آتا ہے۔ جو اسم مفعول کا صیغہ آتا ہے جیسے مُجْتَنَبٌ اسم مفعول بھی ہے اور اسم ظرف بھی۔

اسم آلہ کا صیغہ اور اسم تفضیل ان ابواب سے نہیں آتے۔ اگر اسم آلہ کے معنی کی ادائیگی مقصود ہوتی ہے۔ تو لفظ مابہ مصدر کے لفظ میں بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً مابہ الاجتناب کہتے ہیں بچنے کا آلہ۔ یا جسکی وجہ سے بچا جائے۔ اور اگر اسم تفضیل کے معنی (بقیہ صفہ ۵۳ پر)

قاعدہ اگر فائے افتعال دال یا ذال یا ز باشد تائے افتعال بدال بدل شود و دراں دال فا کلمہ وجوبا مدغم شود چوں اِدَّعیٰ و ذال سہ حالت دارد گاہے بدال بدل شدہ در دال مدغم چوں اِدَّکَرَ گاہے دال را ذال کردہ فا کلمہ را دراں ادغام کنند چوں اِذَّکَرَ و گاہے بے ادغام دارند چوں اِذْدَکَرَ و زا دو حالت دارد گاہے بے ادغام دارند چوں اِزْدَجَرَ و گاہے دال را زا کردہ زائے فا کلمہ را دراں ادغام کنند چوں اِزَّجَرَ

(بقیہ صفحہ ۵۲ کا) کی اداء کا ارادہ ہوتا ہے تو مصدر کے شروع میں لفظ اَشَدُّ بڑھا دیتے ہیں ۔ اور مصدر کو منصوب پڑھتے ہیں ۔ جیسے اَشَدُّ اِجتنابًا ، بہت زیادہ بچنے والا اور اگر لون کے معنی یا عیب کے معنی اداء کرنے کا ارادہ ہو تو اسم تفضیل کی طرح ثلاثی مجرد پر اشد کا اضافہ کر دیا جاتا ہے ۔ جیسے اشد حُمْرَۃً اور اَشَدُّ صَمَمًا بہت زیادہ سرخ اور بہت زیادہ بہرہ ۔

ترجمہ و مطلب :- اگر باب افتعال کے فاء کلمہ کی جگہ دال ، ذال یا زا ہو تو باب افتعال کی تاء ، دال سے بدل جاتی ہے اور اس دال میں وجوبا مدغم ہو جاتی ہے ۔ جیسے ادّعیٰ ۔ اصل میں اِدْتَعیٰ تھا ۔ دال فا کلمہ میں واقع ہوئی اسلئے تاء کو بھی دال کر لیا اور دال کو دال میں ادغام کر دیا اور یہ ادغام واجب اور ضروری ہے ۔ اسی طرح اگر فا کلمہ کی جگہ ذال ہو تو اسکی تین حالتیں ہیں ۱ ذال کو دال سے بدل دیتے ہیں اور دال میں ادغام کر دیتے ہیں ۔ جیسے اِدَّکر کی اصل میں اِذْدَکَرَ تھا ۔ ذال کلمہ کی جگہ واقع ہوئی اسلئے ذال کو دال سے بدلکر دال میں ادغام کر دیا ۔ ۲ اور کبھی دال کو ذال سے بدل دیتے ہیں ۔ اور ذال کو ذال میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے اذکر کہ اصل میں اذدکر تھا دال کو ذال سے بدل دیا اور ذال کو ذال میں ادغام کر دیا ۔ ۳ اور کبھی بغیر ادغام کے چھوڑ دیتے ہیں ۔ جیسے اذدکر فا کلمہ کی جگہ ذال ہے مگر دال سے نہیں بدلا نہ ادغام کیا اسیطرح اگر باب افتعال کی فا کلمہ کی جگہ زا ہو تو اسکی دو حالتیں ہیں ۔ ۱ زا کو بغیر ادغام کے رکھتے ہیں ۔ جیسے ازدجر فا کلمہ میں زا ہے مگر زا کو دال سے نہیں بدلا گیا اور نہ دال کو زا سے بدلا گیا نہ ادغام کیا گیا ۲ کبھی دال کو زا سے بدل کر زا کو زا میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے ازدجر سے ازجر بنا لیا گیا ۔

قاعدہ ۱۸:- اگر فائے افتعال صاد وضاد۔ طاء وظاء۔ باشد تائے افتعال بطا بدل شود پس طا مدغم شود وجوباً چوں اِطَّلَبَ وظا گاہے طاشدہ مدغم شود چوں اِطَّلَمَ وگاہے بے ادغام ماند چوں اِظْطَلَمَ وگاہے ظارا ظا کردہ ادغام کنند چوں اِظَّلَمَ وصاد وضاد بے ادغام می ماند چوں اِصْطَبَرَ و اِضْطَرَبَ وگاہے طارا صاد یا ضاد کردہ ادغام می کنند چوں اِصَّبَرَ و اِضَّرَبَ ۔ الخ

ترجمہ و مطلب

قاعدہ ۱۸:- اگر باب افتعال کے فاکلمہ کی جگہ صاد، ضاد، طاء وظا ہو تو باب افتعال کی تاء کو طاء سے بدل دیتے ہیں۔ اور طاء میں ادغام کر دیتے ہیں۔ اور یہ ادغام واجب ہوتا ہے جیسے اِطَّلَبَ کہ اطتلب تھا۔ تاء کو طاء کیا اور طاء میں ادغام کر دیا۔ اِطَّلَبَ ہو گیا۔ اور اگر فاء کلمہ کی جگہ ظاء ہو تو کبھی طا سے بدل دی جاتی ہے۔ اور طاء میں مدغم ہو جاتی ہے جیسے اِطَّلَمَ کہ اصل میں اظطلم تھا ظا کو طاء سے بدل کر طاء میں ادغام کر دیا گیا۔ اِطَّلَمَ ہو گیا اور کبھی بغیر ادغام کئے چھوڑ دی جاتی ہے جیسے اِظْطَلَمَ اور کبھی طاء کو ظاء سے بدل کر ظاء میں ادغام کر دیتے ہیں۔ جیسے اِظَّلَمَ اور اگر فاء کلمہ کی جگہ صاد یا ضاد ہو تو کبھی بغیر ادغام کئے چھوڑ دیئے جاتے ہیں جیسے اِضْطَرَبَ اصطبر اور کبھی طاء کو صاد سے یا ضاد سے بدل کر صاد، یا ضاد پر ادغام کر دیتے ہیں۔ جیسے اِصَّبَرَ۔ کہ اصل میں اصطبر تھا۔ طاء کو صاد سے بدل کر صاد ادغام کر دیا گیا۔ اور جیسے اِضَّرَبَ کی اصل میں اِضْطَرَبَ تھا۔ طاء کو ضاد سے بدل کر ضاد پر ادغام کر دیا گیا۔ اِضَّرَبَ ہو گیا۔

قاعدہ:۔ اگر فاء افتعال ثاء باشد رواست کہ تا ثا شود پس ادغام یابد چون اِثّارَ

قاعدہ:۔ عین افتعال اگر تا و ثا و جیم و زا و دال و ذال و سین و شین و صاد و ضاد و طا و ظا باشد چنانچہ در اختصم واہتدی تا افتعال راہم جنس عین کردہ حرکتش بماقبل دادہ ادغام کنند ہمزۂ وصل بیفتد پس خصّم وھدّی شود و مضارع یَخَصِّمُ ویَہَدِّیْ وکسرۂ فاہم جائز است چون خِصّم ویَخِصّمُ وھِدّی یَہِدّی یَخِصِّمُونَ ویَہِدّی کہ در قرآن مجید آمدہ از ہمین باب است و در اسم فاعل ضم فاہم آمدہ مُخَصِّمٌ مُخِصِّمٌ مُخُصِّمٌ ہر سہ جائز است۔

ترجمہ ومطلب:۔ قاعدہ:۔ یہ چوتھا قاعدہ ہے۔ پہلے تین قاعدوں میں باب افتعال کی تا کو فاء کلمہ کے تابع کرکے صاد، ضاد طاء ظاء بنا دیا گیا تھا۔ اور ادغام کیا گیا تھا۔ اب اس چوتھے قاعدہ میں تاء افتعال کو عین کلمہ کے تابع کریں گے۔ اور تمام کو عین کلمہ میں ادغام کیا جائے گا۔

باب افتعال کا عین کلمہ اگر تا و ثا جیم، زا، دال، ذال، سین، شین، صاد، ضاد، طاء ظاء ہو۔ جیسے اِخْتَصَمَ اور اِہْتَدیٰ میں تو باب افتعال کی تاء کو عین کلمہ کے ہم جنس کرکے اسکی حرکت کو ماقبل کو دیدیں گے۔ اور عین کلمہ میں ادغام کر دیں گے۔ اور فاء کلمہ کے متحرک ہو جانے کی وجہ سے ہمزہ وصل کو گرا دیا جائے گا، لہٰذا اِخْتَصَمَ خَصَّمَ ہو جائے گا، اور اِہْتَدیٰ ھَدّیٰ ہو جائے گا، اور اس کا مضارع یَخَصِّمُ اور یَہَدِّیْ ہو جائے گا، یہاں پر فاء کلمہ کو فتحہ کے بجائے کسرہ بھی جائز ہے خِصَّمَ یَخِصِّمُ ھِدّیٰ۔ یَہِدِّیْ، یَخِصِّمُونَ، اور اسطرح یَہِدّی قرآن مجید میں اسی باب سے استعمال ہوا ہے، مضارع کے بعد صیغۂ اسم فاعل میں فاء کلمہ کو ضمہ دینا بھی آیا ہے۔ مُخَصِّمٌ مُخِصِّمٌ مُخُصِّمٌ، تینوں اعراب فتحہ، کسرہ اور ضمہ جائز ہیں۔

اِخْتَصَمَ میں تاء کی حرکت خاء فاء کلمہ کو دیدیا، اور تاء کو صاد سے بدل دیا۔ اور صاد کو صاد میں ادغام کر دیا، اور ہمزۂ وصل کو گرا دیا۔ خَصَّمَ ہوگیا۔

باب دوم استفعال علامت آں زیادت سین وتاء است قبل فاء چون...
الاستنصار طلب مدد کردن ، **تصریفہا** اِسْتَنْصَرَ یَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَارًا
فھو مُسْتَنْصِرٌ واُسْتُنْصِرَ یُسْتَنْصَرُ اِسْتِنْصَارًا فھو مُسْتَنْصَرٌ الامر منہ
اِسْتَنْصِرْ والنھی عنہ لا تَسْتَنْصِرْ الظرف منہ مُسْتَنْصَرٌ۔
فائدہ: در اِسْتَطَاعَ یَسْتَطِیْعُ جائزست کہ تائے استفعال حذف
کنند فما اسطاعوا ما لم تسطع در قرآن مجید از ہمیں باب ست

ترجمہ ومطلب: ثلاثی مزید با ہمزۂ وصل کا دوسرا باب باب استفعال ہے۔ اس باب کی علامت سین اور تاء کی زیادتی ہے فاء کلمہ سے پہلے۔۔ جیسے الاستنصار۔ مدد طلب کرنا۔ اس میں ن، ص، ر اصلی حروف ہیں۔

باقی سین اور تاء زائد ہیں۔ اور ہمزہ وصل کے لئے ہے۔ نصر کے معنی مدد کرنا اور استنصر مدد طلب کرنا۔ اسکی پوری گردان متن سے دیکھ کر یاد کرائی جائے۔

فائدہ: استطاع یستطیع میں تاء کو حذف کرنا جائز ہے۔ چنانچہ استطاع کے بجائے اسطاع اور یستطیع کے بجائے یسطیع پڑھنا درست ہے فما اسطاعوا اور مالم تَسْطِعْ قرآن مجید میں اسی باب سے ہیں۔

باب سوم انفعال علامت آں زیادت نون ست قبل فا واین باب ہمیشہ لازم آید چون اَلْاِنْفِطَارُ شگافتہ شدن **تصریفہ** اِنْفَطَرَ یَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا فھو مُنْفَطِرٌ الامر منہ اِنْفَطِرْ والنہی عنہ لَا تَنْفَطِرْ الظرف منہ مُنْفَطَرٌ

قاعدہ ہر لفظیکہ فائے او نون باشد از باب انفعال نیاید بلکہ اگر ادائے معنی انفعال منظور باشد آنرا باب افتعال برند چون اِنْتَکَسَ سر نگوں شد۔ **باب چہارم** افعلال علامت آن تکرار لام ست وبودن چار حرف بعد ہمزۂ وصل در ماضی چون اَلْاِحْمِرَارُ سرخ شدن **تصریفہ** اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا فھو مُحْمَرٌّ الامر منہ اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ والنہی لَا تَحْمَرَّ لَا تَحْمَرِّ لَا تَحْمَرِرْ الظرف منہ مُحْمَرٌّ اِحْمَرَّ در اصل اِحْمَرَرَ بود دو حرف یک جنس جمع آمدند اول را ساکن کردہ در دوم ادغام کردند اِحْمَرَّ شد وبرہمین قیاس ست تعلیل یَحْمَرُّ و مُحْمَرٌّ واشباہ آن در واحد مذکر امر بسبب وقف اجتماع ساکنین شد کہ ہر دو را ساکن کنند گاہے رائے دوم را فتحہ دادند اِحْمَرَّ شد وگاہے کسرہ پس اِحْمَرِّ شد وگاہے فک ادغام کردند اِحْمَرِرْ شد لَمْ یَحْمَرَّ و دیگر صیغ مضارع مجزوم را ہم بریں نمط باید فہمید۔

ترجمہ ومطلب:- ثلاثی مزید باہمزہ وصل کا تیسرا باب انفعال ہے۔ اس باب کی علامت فاء کلمہ سے پہلے نون کی زیادتی ہے اور یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے جیسے الانفطار چرا ہوا ہونا پھٹنا اسکی گردان اوپر لکھ دی گئی ہے۔

قاعدہ - ہر وہ فعل کہ اسکا فاء کلمہ نون ہو۔ یعنی فا کلمہ کی جگہ نون ہو اور اس فعل کے معنی لازم ادا کرنا ہو تو اسکو باب انفعال کے بجائے باب افتعال میں لیجائیں گے۔ اور اس کے لازم معنی ادا کریں گے جیسے نکس اس صیغہ میں ن۔ ک اور س حروف اصلی ہیں۔ جھکنے کے ہیں تو اسکو انفعال میں لیجا کر انکاس نہ پڑھیں گے۔ بلکہ باب افتعال سے لاکر انتکاس کریں گے اور سرنگوں ہونے کے معنی لیں گے انتکس سرنگوں ہوا وہ ایک مرد۔

باب چہارم افعلال۔ اور ثلاثی مزید باہمزۂ وصل کا چوتھا باب افعلال ہے۔ اس باب کی علامت لام کلمہ کا تکرار ہے۔ اور ماضی میں (بقیہ صفحہ ۵۸ پر ملاحظہ ہوں)

(بقیہ صفحہ ۵ کا) . . . .

. . . . . . ہمزۂ وصل کے بعد چار حرف کا ہونا ہے۔ یعنی اس باب میں لام کلمہ مکرر ہوگا۔

اور ماضی میں ہمزہ وصل کے علاوہ چار حروف ہوں گے۔ جیسے الاحمرار سرخ ہونا۔ اسکی گردان متن سے دیکھ کر یاد کر لیجئے۔

اِحْمَرَّ اصل میں اِحْمَرَرَ تھا، دو لفظ (یعنی دو راء) ایک جنس کے جمع ہوئے۔ اول حرف کو ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کردیا۔ اِحْمَرَّ ہوگیا۔ اسی طریقہ پر احمر کے مضارع معروف یَحْمَرُّ اور مضارع مجہول یُحْمَرُّ کی بھی تعلیل کی جائے گی۔

اور امر حاضر واحد مذکر اِحْمَرْ میں چونکہ امر کا آخری حرف ساکن ہوتا ہے۔ اس لئے دو ساکن جمع ہوئے۔ اس لئے راء اول کو تو ساکن ہی رکھدیں گے۔ اور دوسرے راء کو کبھی تو فتحہ دیں گے تو اِحْمَرَّ پڑھیں گے اور کبھی کسرہ دیا جاتا ہے۔ لہذا اسکو اِحْمَرِّ پڑھتے ہیں۔ اور کبھی ادغام کھول کر ہر ہر لفظ کو الگ الگ پڑھتے ہیں۔ جیسے اِحْمَرِرْ اسکے علاوہ اسطرح کے جتنے صیغے ایسے ہونگے کہ ان کے آخر میں جزم آتا ہوگا انکو انھیں تین طریقوں سے پڑھ سکتے ہیں۔ یعنی ادغام کے ساتھ فتحہ۔ ادغام کے ساتھ کسرہ اور فک ادغام مضارع مجزوم میں بھی یہی طریقہ جاری ہوگا۔

فائدہ:۔ لام این باب ہمیشہ مشدد باشد۔ مگر در ناقص چون اِرْعَوٰی کہ درآں باحکام لفیف کار بند شوند کہ واؤ اول را سلامت دارند و در واؤ دوم تعلیلات حسب قواعد ناقص کنند۔ **باب پنجم** اِفْعِیْلَال علامت آن تکرار لام است یا زیادت الف قبل لام اول کہ آن الف در مصدر بیا بدل شدہ چون اَلْاِدْھِیْمَامُ سخت سیاہ شدن اِدْھَامَّ یَدْھَامُّ اِدْھِیْمَامًا فَھُوَ مُدْھَامٌّ الامر منہ اِدْھَامَّ اِدْھَامِّ اِدْھَامِمْ والنہی عنہ لَا تَدْھَامَّ لَا تَدْھَامِّ لَا تَدْھَامِمْ الظرف منہ مُدْھَامٌّ:۔ ادغام در صیغ تا این ہر دو باب ہمیشہ لازم باشند:۔

ترجمہ و مطلب:۔ باب افعلال کا لام کلمہ ہمیشہ مشدد ہوگا۔ البتہ ناقص یعنی باب اِفعلال کا وہ صیغہ جو ناقص ہوگا۔ یعنی لام کلمہ حرف علت ہوگا وہ مشدد نہ ہوگا بلکہ اسمیں احکام لفیف کے جاری ہوں گے۔ یعنی جیسی حرف علت دو ہوں جو معاملہ ایسے کلمہ کے ساتھ کیا جاتا ہے وہی عمل اسمیں بھی کیا جائے گا۔ اور عمل یہ ہے کہ پہلے واؤ کو اپنی حالت میں باقی رکھیں گے۔ اور دوسرے واؤ میں تعلیل کریں گے۔ اور تعلیلات بھی ناقص والی جاری کریں گے۔ لہٰذا اِرْعَوٰی کی واؤ کو باوجودیکہ حرف علت متحرک ہے اپنی حالت پر باقی رکھیں گے۔ اور واؤ دوم کو پہلے تو یا سے بدل دیں گے۔ کیونکہ دوسری واؤ کلمہ میں پانچویں جگہ ہے۔ پھر یا، ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے یا کو الف سے بدل دیں گے۔

باب پنجم۔ ثلاثی مزید باہمزۂ وصل کا پانچواں باب افعیلال ہے۔ اس باب کی علامت لام کلمہ کا مکرر ہونا اور لام سے پہلے الف کا زائد ہونا ہے۔ یعنی اس باب کا لام کلمہ مکرر ہوگا۔ اور لام اول سے پہلے الف زائد موجود ہوگا۔ اور وہ الف مصدر میں ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے یا سے بدل جائے گا۔ جیسے الادھیمام سخت سیاہ ہونا۔ اسمیں حروف اصلی د، ھ، م، م ہیں اور میم ثانی زائد ہے۔ پہلی میم سے پہلے جو یا رہے وہ الف سے بدلی ہوئی ہے ادھامَّ کی اصل اِدْھَامَمَ تھی۔ اول میم کو ساکن کرکے دوسری میم میں ادغام کر دیا، اِحْمَرَّ کی طرح اس باب میں ادغام اور فک ادغام اور اعراب کا طریقہ جاری کیا جائیگا۔ یہ دونوں باب لازم آتے ہیں اور رنگ و عیب کے معنی زیادہ آتے ہیں

باب ششم افیعال علامت آن تکرار عین ست بتوسط واو میان دو عین و آن واو در مصدر بسبب کسرۂ ماقبل بیا بدل شدہ چون الاخشیشان سخت درشت شدن تصریفہ اخشوشن یخشوشن اخشیشانا فہو مخشوشن منہ الامر اخشوشن والنہی عنہ لا تخشوشن والظرف منہ مخشوشن این باب بیشتر لازم می آید وگاہے متعدی آمدہ چون احلولیتہ شیریں پنداشتم آن را **باب ہفتم** افعوال علامت آن واو مشدد است بعد عین چون الاجلواذ شتافتن تصریفہ۔ اجلوذ یجلوذ اجلواذا فہو مجلوذ الامر منہ اجلوذ والنہی عنہ لا تجلوذ الظرف منہ مجلوذ

ترجمہ ومطلب:۔ ثلاثی مزید باہمزہ وصل کا چھٹا باب افیعال ہے اس باب کی علامت عین کلمہ کا مکرر ہونا ہے اوران دونوں کے درمیان واو کا داخل ہونا ہے یعنی اس باب میں عین کلمہ مکرر ہوگا اور دونوں عین کے درمیان میں واو ہوگا اور مصدر میں یہ واو واو ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے یاء سے بدل جانے گا: جیسے الاخشیشان بہت زیادہ سخت ہونا اور کھردرا ہونا الاخشیشان اسکی اصل اخشوشان تھی۔ واو ساکن ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے واو یاء سے بدل گیا اخشیشان ہوگیا یہ باب ہمیشہ بلکہ اکثر لازم ہی آتا ہے۔ مگر کبھی کبھی متعدی بھی آجاتا ہے جیسے احلولیتہ میں نے اسکو میٹھا جانا۔ گردان متن سے یاد کیجئے۔ اور ماضی ومضارع کی گردانیں اسطرح پر الگ الگ کیجئے اخشوشن اخشوشنا اخشوشنوا الخ۔ مضارع یخشوشن یخشوشنان یخشوشنون الخ ثلاثی مزید باہمزۂ وصل کا ساتواں باب افعوال ہے، اس باب کی علامت عین کلمہ کے بعد واو کا مشدد ہونا ہے۔ اسکے علاوہ اور کوئی علامت نہیں ہے، جیسے الاجلواذ دوڑنا گردان فعل ماضی اجلوذ اجلوذا۔ اجلوذوا گردان فعل مضارع یجلوذ یجلوذان یجلوذون الخ

ثلاثی مزید مطلق بے ہمزۂ وصل را پنج باب است

بَاب اول :- افعال علامت آں ہمزۂ قطعی است در ماضی و امر و علامت مضارع آں در معروف ہم مضموم می باشد تصریفہ أَکْرَمَ یُکْرِمُ إِکْرَامًا فَهُوَ مُکْرِمٌ وَأُکْرِمَ یُکْرَمُ إِکْرَامًا فَهُوَ مُکْرَمٌ الامر منہ أَکْرِمْ والنہی عنہ لَا تُکْرِمْ الظرف منہ مُکْرَمٌ ہمزۂ قطعی کہ در ماضی بود در مضارع بیفتاد ورنہ مضارع یُؤَکْرِمُ یُؤَکْرِمَانِ الخ می آید پس در أُأَکْرِمُ دو ہمزہ جمع می آمدند بسبب کراہت آں ازاں حذف یک ہمزہ مناسب بود پس برائے موافقت از جملہ صیغ مضارع حذف کردند ۔

ترجمہ و مطلب

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزۂ وصل کے پانچ باب ہیں ۔ ان کا پہلا باب افعال ہے اس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی اور امر کے صیغوں میں ہمزہ قطعی ہوتا ہے اور مضارع کی علامت اس باب میں مجہول کی طرح معروف میں بھی مضموم ہوتی ہے ماضی کی مثال أَکْرَمَ ہے ۔ اور مضارع کی یُکْرِمُ اور امر کی أَکْرِمْ ہے پوری گردان متن سے یاد کیجئے ۔ ہمزہ قطعی الخ ماضی میں جو ہمزہ قطعی ہے مضارع میں وہ ہمزہ گر جاتا اور اگر مضارع میں ہمزہ کو نہ گرایا جائے ۔ تو مضارع کا صیغہ یُؤَکْرِمُ ہوگا ۔ اور واحد متکلم کا صیغہ أُأَکْرِمُ ہوگا ۔ اور دو ہمزہ جمع ہو جائیں گے ۔ اور چونکہ یہ پسندیدہ نہیں ہے ۔ لہٰذا کراہت کی وجہ سے دو میں سے ایک ہمزہ کو حذف کرنا مناسب معلوم ہوا ۔ لہٰذا اسے حذف کرکے أُکْرِمُ کر لیا ۔ جب ایک صیغہ سے ہمزہ کو حذف کر دیا گیا تو باقی صیغوں سے بھی ہمزہ کو حذف کر دیا گیا تاکہ مضارع کے تمام صیغے ایک ہی طرح کے ہو جائیں ۔

باب دوم تفعیل علامت آن تشدید عین است بے تقدم تا بر فا و علامت مضارع درین باب ہم در معروف مضموم می باشد چون اَلتَّصْرِیْفُ گردانیدن، **تصریفہ** صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفًا فَهُوَ مُصَرِّفٌ وصُرِّفَ یُصَرَّفُ تَصْرِیْفًا فَهُوَ مُصَرَّفٌ الامر منہ صَرِّفْ والنھی عنہ لَا تُصَرِّفْ الظرف منہ مُصَرَّفٌ مصدر این باب بروزن فِعَّالٌ ہم می آید چون کِذَّابٌ قال اللہ تعالیٰ وکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا کِذَّابًا و بروزن فَعَالٌ ہم می آید چون سَلَامٌ و کَلَامٌ **باب سوم** مفاعلۃ علامت آن زیادت الف ست بعد فا بے تقدم تا بر فا علامت مضارع درین باب ہم در معروف مضموم میباشد چون اَلْمُقَاتَلَۃُ وَالْقِتَالُ باہم کارزار کردن **تصریفہ** قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَۃً وَقِتَالًا فَهُوَ مُقَاتِلٌ وقُوْتِلَ یُقَاتَلُ مُقَاتَلَۃً وقِتَالًا فَهُوَ مُقَاتَلٌ الامر منہ قَاتِلْ والنھی عنہ لَا تُقَاتِلْ والظرف منہ مُقَاتَلٌ در فعل ماضی مجہول الف بسبب ضمہ ماقبل واؤ شدہ ۔

ترجمہ ومطلب :۔ ثلاثی مزید بے ہمزۂ وصل کا دوسرا باب تفعیل ہے اس باب کی علامت عین کلمہ کا مشدد ہونا ہے ۔ اور فا کلمہ سے پہلے تا مقدم نہ ہوگی مضارع کی علامت اس باب میں بھی مضارع معروف میں مضموم ہوتی ہے ۔ جیسے التصریف سے صَرَّفَ فعل ماضی ہے اسمیں صاد فا کلمہ ہے اور اس سے پہلے تا نہیں ہے ۔ اور را عین کلمہ ہے جو کہ مشدد ہے یُصَرِّفُ مضارع معروف ہے ۔ جسکی علامت مضارع مضموم ہے ۔ اس باب کا مشہور مصدر تفعیل ہے دوسرا مصدر فِعَّالٌ بھی آتا ہے ۔ جیسے کِذَّاب اسکا استعمال قرآن مجید میں بھی موجود ہے ۔ وکذبوا بآیاتنا کذابا اس باب سے تیسرا مصدر فَعَالٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے سَلَامٌ وکَلَامٌ ماضی سَلَّمَ مضارع یُسَلِّمُ آتا ہے ۔ اور کَلَّمَ یُکَلِّمُ تکلیما وکلاما استعمال کیا جاتا ہے ۔ تیسرا باب ثلاثی مزید بے ہمزہ وصل کا باب مفاعلت ہے اس باب کی علامت یہ ہے کہ فاء کے کلمہ بعد الف زائد آئے گا ۔ مگر فاء کلمہ سے پہلے اس باب میں بھی تاء نہیں آتی ۔ اور مضارع معروف میں علامت مضارع نیز مضموم ہوتی ہے المقاتلۃ والقتال آپس میں ایک دوسرے سے لڑائی کرنا ۔ (بقیہ صفحہ ٦٣ پر)

باب چہارم تفعل علامتش تشدید عین است با تقدم تا بر فا چون اَلتَّقَبُّلُ پذیرفتن **تصریفہ** تَقَبَّلَ يَتَقَبَّلُ تَقَبُّلاً فھو مُتَقَبِّلٌ وتُقُبِّلَ يُتَقَبَّلُ تَقَبُّلاً فھو مُتَقَبَّلٌ الامر منہ تَقَبَّلْ والنھی عنہ لَا تَتَقَبَّلْ الظرف منہ مُتَقَبَّلٌ **باب پنجم تفاعل** علامتش زیادت الف است بعد فا و زیادت تا قبل فا چون اَلتَّقَابُلُ با یکدیگر مقابل شدن **تصریفہ** تَقَابَلَ يَتَقَابَلُ تَقَابُلاً فھو مُتَقَابِلٌ وتُقُوبِلَ يُتَقَابَلُ تَقَابُلاً فھو مُتَقَابَلٌ الامر منہ تَقَابَلْ والنھی عنہ لا تتقابل الظرف منہ متقابلٌ

(بقیہ صفحہ ۶۲ کا) پوری گردان متن میں مذکور ہے۔ ماضی تَاتَّلَ ہے جب اسکی ماضی مجہول بنائیں گے تو قاف کو ضمہ دینے کے بعد الف ماقبل مضموم ہونے کی وجہ سے واو سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے تَاتَّلَ سے قُوبِلَ اسمیں واو الف سے بدل کر آیا ہے

ترجمہ ومطلب :- ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزۂ وصل کا چوتھا باب تفعل ہے۔ اس باب کی علامت عین کلمہ کی تشدید ہے اور فاء کلمہ سے پہلے تاء کا داخل ہونا۔ جیسے التقبل قبول کرنا یعنی اس باب کی پہچان یہ ہے عین کلمہ مشدد ہوگا۔ اور فا کلمہ سے پہلے تا ہوگی۔ جیسے تقبل تُقُبِّلَ يَتَقَبَّلُ تَقَبُّلاً الخ باب تفعل اور باب تفعیل میں فرق یہ ہے کہ تفعل کا ماضی میں تاء آتی ہے۔ اور تفعیل کی ماضی میں فاء کلمہ سے پہلے تاء نہیں آتی۔ یہی فرق ان دونوں بابوں کے مضارع میں بھی ہے۔

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزۂ وصل کا پانچواں باب تفاعل ہے۔ اس باب کی علامت یہ ہے کہ فا کلمہ کے بعد الف زائد آتا ہے۔ اور فا کلمہ سے پہلے تاء آتی ہے جیسے التقابل۔ ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہونا۔ یعنی باب تفاعل کی علامت یہ ہے فا کلمہ سے پہلے تا زائد آتی ہے۔ اور فا کلمہ کے بعد الف زائد آتا ہے۔

درماضی مجہول الف بسبب ضمۂ ماقبل واو شدہ وتا دریں باب ودر تَفَعُّلُ بقاعدہ کہ نوشتہ ایم یعنی اینکہ غیر ماقبل آخر در ماضی مجہول ہر متحرک مضموم می شود مضموم گشتہ قاعدہ دریں ہر دو باب در مضارع ہرگاہ دو تائے مفتوحہ جمع شوند جائز است کہ یکے را حذف کنند چوں تَقَبَّلُ در تَتَقَبَّلُ وتَظَاهَرُونَ در تَتَظَاهَرُونَ۔ قاعدہ۔ چوں فائے ازیں دو باب یکے ازیں حروف باشد تا ثا جیم دال ذال زا سین شین صاد ضاد طا ظا جائز ست کہ تائے تَفَعُّلَ وتَفَاعُلَ را بفا کلمہ بدل کردہ دراں ادغام کنند دریں صورت در ماضی وامر ہمزۂ وصل خواہد آمد۔

ترجمہ ومطلب باب تفاعل کی ماضی مجہول میں بھی ماقبل الف ضمہ ہونے کی وجہ سے واو سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے تُقُوبِلَ سے تُقُوبِلَ نیز پہلے ایک قاعدہ بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ ثلاثی مزید کے صیغوں میں ماضی مجہول بناتے وقت تمام متحرک حروف کو ضمہ دیدیا جاتا ہے۔ صرف اس ایک حرف کے جو آخری حرف سے پہلے ہو۔ یہی قاعدہ ضمہ دینے کا ان دونوں ابواب کی ماضی مجہول میں جاری کیا جاتا ہے۔ جیسے تُقُبِّلَ تُقُوبِلَ۔ قاعدہ۔ ان دونوں ابواب میں مضارع کے صیغوں میں جب کبھی دو تاء جمع ہو جائیں اور دونوں تاء مفتوحہ ہوں تو ان دونوں میں سے ایک تاء کو حذف کرنا جائز ہے واجب اور ضروری نہیں ہے۔ جیسے تَتَقَبَّلُ۔ اور تقبل۔

قاعدہ ان دونوں بابوں یعنی باب تفعل وباب تفاعل کے فاء کلمہ میں ان گیارہ حروف یعنی تا ثا جیم دال ذال زا س ش ص وغیرہ میں سے کوئی حرف ہوئی جائز ہے کہ باب تفعل وتفاعل کی تاء کو ان حروف کے ہم جنس حرف سے بدل کر ادغام کردیں اور ابتداء باسکون لازم آنے کی وجہ سے ہمزہ وصل مکسور شروع میں لے آئیں۔

باب اِفّعل واِفّاعل کہ صاحب منشعب آنرا در ابواب ہمزۂ وصلی شمردہ ہمیں قاعدہ پیدا شدہ اند چون اِطّہّرَ یَطّہّرُ اِطّہّرًا فَہُوَ مُطّہّرٌ و اِثّاقَلَ یَثّاقَلُ اِثّاقُلاً فَہُوَ مُثّاقِلٌ۔

فصل سوم در رباعی مجرد و مزید فیہ

چون از بیان ابواب ثلاثی مزید غیر ملحق فارغ شدیم قبل بیان ابواب ملحق ابواب رباعی مجرد و مزید فیہ بیان می کنیم پس بدانکہ رباعی مجرد را یک باب ست فَعْلَلَۃٌ چون اَلْبَعْثَرَۃُ براگختن تصریفہ بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ بَعْثَرَۃً فہو مُبَعْثِرٌ و بُعْثِرَ یُبَعْثَرُ بَعْثَرَۃً فہو مُبَعْثَرٌ الامر منہ بَعْثِرْ والنھی عنہ لَا تُبَعْثِرْ الظرف منہ مُبَعْثَرٌ علامت این باب بودن چار حرف اصلی در ماضی است وبس علامت مضارع درین باب ہم معروف مضموم می باشد۔

ترجمہ و مطلب:۔ چونکہ منشعب کے مصنف نے باب اِفّعل اور اِفّاعل کو ہمزۂ وصلی میں شمار کیا ہے۔ وہ درحقیقت اوپر بیان کئے ہوئے قاعدہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ باب تفعل کی فاء کلمہ کی جگہ ان گیارہ حرفوں میں سے ایک طا پایا گیا اسلئے تاء کو طا سے بدل کر ادغام کر دیا۔ اور ابتداء بالسکون کی وجہ سے ہمزہ مکسور شروع میں لائے۔ اسلئے تَطَہَّرَ سے اِطّہَّرَ ہوگیا۔ اِطّہّرَ یَطّہّرُ اِطّہُّرًا فَہُوَ مُطّہّرٌ اصل میں تَطَہَّرَ یَتَطَہَّرُ اِتَطَہُّرًا فہو مُتَطَہِّرٌ تھی۔ تاء طاء سے بدل کر ادغام کر دیا اور ہمزۂ وصل مکسور شروع میں لے آئے۔ یہی قاعدہ افاعل میں جاری کیا گیا کہ اِثّاقل اصل میں تَثَاقَلَ تھا۔ تا کو ثاء سے بدلا اور ثاء کو ثاء میں ادغام کر دیا۔ اور ہمزہ وصل مکسور شروع میں لے آئے۔ اِثّاقَلَ ہوگیا۔

فصل سوم رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کے بیان میں

مصنف رحمۃ اللہ علیہ جب ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی باہمزۂ وصل سے فارغ ہوئے تو اب ملحق ابواب کو بیان کرنے سے پہلے رباعی مجرد اور رباعی مزید کے ابواب کو بیان کر رہے ہیں، اسلئے فرمایا پس بیان می کنیم الخ۔ لہٰذا اب ہم رباعی مجرد کو بیان کرتے ہیں جان تو کہ رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے۔ اور وہ فَعْلَلَۃٌ جیسے اَلْبَعْثَرَۃُ ابھارنا اسکی گردان متن میں ذکر کی گئی ہے۔ اس باب کی علامت اسکی ماضی میں چار حرف اصلی ہیں

قاعدہ کلیہ در حرکت علامت مضارع این ست کہ اگر در ماضی چہارم حرف باشد ہمہ اصلی یا بعضے اصلی و بعضے زائد علامت مضارع آں در معروف ہم مضموم باشد چون یُکْرِمُ یُصَرِّفُ یُقَاتِلُ یُبَعْثِرُ والا مفتوح چون یَنْصُرُ یَجْتَنِبُ یَتَقَابَلُ رباعی مزید فیہ یا بے ہمزۂ وصل باشد وآں رایک باب ست تَفَعْلُلٌ علامت آں زیادت تا است قبل چار حرف اصلی چون اَلتَّسَرْبُلُ پیراہن پوشیدن تصریفہ تَسَرْبَلَ یَتَسَرْبَلُ تَسَرْبُلاً فہو مُتَسَرْبِلٌ الامر منہ تَسَرْبَلْ والنہی عنہ لَاتَتَسَرْبَلْ الظرف منہ مُتَسَرْبَلٌ ویا با ہمزہ وصل وآنرا دو باب ست ؛ اوّل اِفْعِلَّال علامتش تشدید لام دوم است و زیادت آن یک لام است بر چار حرف اصلی وہمزۂ وصل در ماضی وامر چون اَلْاِقْشِعْرَارُ موی بر تن خاستن تصریفہ اِقْشَعَرَّ یَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا فہو مُقْشَعِرٌّ الامر منہ اِقْشَعِرَّ اِقْشَعِرِّ اِقْشَعْرِرْ والنہی عنہ لَاتَقْشَعِرَّ لَاتَقْشَعِرِّ لَاتَقْشَعْرِرْ الظرف منہ مُقْشَعَرٌّ ۔ اِقْشَعَرَّ دراصل اِقْشَعْرَرَ بود و یَقْشَعِرُّ یَقْشَعْرِرُ وہم چنیں دیگر صیغہا ہمچنانکہ در صیغ اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ ادغام کردند ہم چنیں در صیغ این باب ہم کردند مگر دریں باب ماقبل اوّل متجانسین ساکن بود لہٰذا حرکتش بما قبل دادہ ادغام کردند ؛۔

ترجمہ ومطلب :۔ قاعدہ کلیہ ۔ مضارع کی علامت کے مفتوح یا مضموم ہونے کی پہچان اس قاعدہ سے بآسانی ہو جائے گی ۔ قاعدہ یہ ہے ، مضارع کی علامت کی حرکت کے سلسلے میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ماضی میں چار حرف ہوں ۔ خواہ تمام اصلی ہوں یا بعض زائدہ اور بعض اصلی ہوں ۔ مگر چار حرف ہوں ۔ تو اسمیں مضارع کی علامت مضموم ہوگی جیسے ۔ یُکْرِمُ یُقَاتِلُ ، یُبَعْثِرُ اور اگر چار حرف نہ ہوں خواہ تین حرف ہوں ۔ جیسے یَنْصُرُ یَضْرِبُ اور خواہ پانچ حرف ہوں یَتَسَرْبَلُ یَقْشَعِرُّ یَجْتَنِبُ ، تَسَرْبَلَ ۔ اِقْشَعَرَّ اِجْتَنَبَ میں چار حرف سے زائد ہیں ۔ اسلئے علامت مضارع ان میں مفتوح ہوگی ۔ اَکْرَمَ ۔ صَرَّفَ ، قَاتَلَ ، بَعْثَرَ میں چار حرف ہیں ۔ اکرم میں تین حرف اصلی اور ہمزہ زائد ہے ۔ صَرَّفَ ، قَاتَلَ اور بَعْثَرَ میں چار حرف اصلی ہیں ۔ ان کے مضارع کی علامت مضموم ہوگی ؞ (بقیہ صفحہ پر)

بقیہ ۹۶ کا
رباعی مزید فیہ یا بے ہمزہ وصل ہوگی۔ اوراس کا ایک باب ہے۔ تَفَعْلُلْ اس باب کی علامت چار حروف اصلیہ سے پہلے تار کی زیادتی ہے۔ جیسے التَّسَرْبُلُ جامہ پہننا۔ کرتا پہننا۔ اس کی گردان متن میں ذکر کی گئی۔
یا رباعی مزید فیہ با ہمزہ وصل ہوگا۔
اوراس کے دو باب ہیں۔ **باب اول** اِفْعِلَّالٌ ہے۔ اس باب کی علامت یہ ہے کہ دوسرا لام مشدد ہوگا۔ اور یہ لام چار حرف اصلی کے بعد زائد ہوگا۔ اور ماضی اور امر میں ہمزۂ وصل آتا ہے۔ جیسے اَلْاِقْشِعْرَارُ بدن پر رواں کھڑا ہونا۔ اس کی گردان اِقْشَعَرَّ اصل میں اِقْشَعْرَرَ تھا اور یَقْشَعِرُّ اصل میں یَقْشَعْرِرُ تھا،
جس طرح اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ میں دو حرف ایک جنس کے ہونے کی وجہ سے اول کو ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کر دیا گیا تھا۔
اس باب کے تمام صیغوں میں بھی [۴] ادغام کر دیا گیا۔ اِقْشَعَرَّ میں ق، ش ع، ر، حرف اصلی ہیں، اور دوسری را زاید ہے۔ ماضی، مضارع اسم فاعل وغیرہ کی گردان طالب علم کو مشق کرائیے۔
باب دوم افعنلال علامتش زیادتِ نون است بعد عین وہمزۂ وصل در ماضی وامر چون اَلْاِبْرِنْشَاقُ سخت شاد شدن تصریفہ اِبْرَنْشَقَ یَبْرَنْشِقُ اِبْرِنْشَاقًا فہو مُبْرَنْشِقٌ الامر منہ اِبْرَنْشِقْ والنہی عنہ لا تبرنشق الظرف منہ مُبْرَنْشَقٌ
رباعی مزید فیہ با ہمزۂ وصل کا دوسرا باب افعنلال ہے۔ اس باب کی علامت یہ ہے کہ عین کلمہ کے بعد نون زائد ہوگا۔ اور ماضی اور امر میں ہمزۂ وصل ہوگا۔ جیسے الابرنشاق خوش ہونا۔ اس کے حروف اصلی ب، ر، ش، ق ہیں۔ اور نون زائد ہے۔ ماضی، مضارع، اسم فاعل وغیرہ کی گردانیں طلباء کو یاد کرائیں جائیں:—

---

۴ ادغام کر دیتے ہیں فرق آتا ہے کہ اس باب میں متجانسین کا ماقبل ساکن ہے، لہٰذا اول حرف کی حرکت ماقبل کو دے دیا اور بعد میں دوسرے میں

ذیل میں کچھ سوال وجواب تحریر کئے جاتے ہیں۔ تاکہ طلبا کو ابواب اچھی طرح یاد ہوجائیں

سوال۔ ثلاثی و رباعی میں کیا فرق ہے۔ جواب، ثلاثی اس فعل کو کہتے ہیں جسمیں تین حرف ہوں۔ اور رباعی اسکو کہتے ہیں جس میں چار حرف ہوں۔ سوال۔ ثلاثی مجرد کسے کہتے ہیں۔ جواب ثلاثی مجرد۔ اس فعل کو کہتے ہیں۔ جسکی ماضی میں تین حرف سے زائد نہ ہوں۔ سوال ،۔ ثلاثی مجرد کے کتنے باب ہیں اور کون سے ہیں جواب ،۔ ثلاثی مجرد کے پانچ باب ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ باب نصر، ضرب، سمع، فتح، کرم، (سوال ،۔ ثلاثی مزید کسے کہتے ہیں۔ اور اسکے کتنی قسمیں ہیں۔ اور کون کونسی ہیں۔ جواب ،۔ ثلاثی مزید اس فعل کو کہتے ہیں جسمیں تین حرف سے زائد حروف بھی ہوں۔ ثلاثی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں باہمزہ وصل۔ بے ہمزہ وصل سوال ،۔ ثلاثی مزید باہمزہ وصل کے کتنے باب ہیں۔ اور کون کون سے ہیں۔

جواب ،۔ ثلاثی مزید باہمزہ وصل کے سات باب ہیں جو علم الصیغہ میں بیان کئے گئے ہیں اور وہ یہ ہیں انتعال۔ جیسے اجتناب، استفعال جیسے استنصار۔ انفعال جیسے انفطار۔ افعلال جیسے احمرار۔ افعیلال جیسے ادھیمام۔ افعیعال جیسے اخشیشان۔ افعوال جیسے اجلواذ۔

سوال ،۔ ثلاثی مزید باہمزہ وصل کے کتنے ابواب ہیں۔ اور کون کون سے ہیں۔

جواب ،۔ ثلاثی مزید باہمزہ وصل کے پانچ باب ہیں۔ اِفعال۔ جیسے اکرام۔ تفعیل جیسے تَصریف۔ مفاعلت۔ جیسے مقاتلہ۔ تفعلٌ جیسے تَقَبُّل، تفاعل، جیسے تقابُلُ۔ سوال ،۔ رباعی مجرد کے کتنے باب ہیں۔ جواب ،۔ رباعی مجرد کا صرف ایک ہی باب ہے۔ فعللۃ۔ جیسے بعثرۃٌ۔ سوال ،۔ رباعی مزید کی کتنی قسمیں ہیں۔ جواب ،۔ رباعی مزید کی دو قسمیں ہیں۔ رباعی مزید فیہ بے ہمزہ وصل ۲۔ رباعی مزید فیہ باہمزہٗ وصل۔ رباعی مزید باہمزہٗ وصل کا ایک باب ہے۔ تفعلُلٌ جیسے تَسَرْبل اور باہمزہٗ وصل کے دو باب ہیں۔ باب اول افعلال جیسے اقشرار۔ باب دوم افعنلال۔ جیسے ابرنشاق ،۔

فصل چہارم در ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی

ثلاثی مزید فیہ ملحق یا ملحق برباعی مجرد باشد یا ملحق برباعی مزید اول را ہفت باب است اول فَعْلَلَۃٌ علامت آن تکرار لام است چون اَلْجَلْبَبَۃُ چادر پوشیدن۔ تصاریفہ جلبب یُجَلْبِبُ الخ ۔

ترجمہ ومطلب :۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ جب ثلاثی مجرد۔ ثلاثی مزید غیر ملحق برباعی کی بحث سے فارغ ہو گئے۔ اور رباعی مجرد اور رباعی مزید کو بیان کر چکے تو اب چوتھی فصل میں ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی کو بیان کرتے ہیں۔

ثلاثی مزید فیہ ملحق کی دو قسمیں ہیں۔

اول ثلاثی مزید ملحق برباعی مجرد ہوگا۔ دوم ثلاثی مزید ملحق برباعی مزید ہوگا اول کے سات باب ہیں۔ باب اول فعللۃ ہے، اس باب کی علامت لام کلمہ کا تکرر ہے۔ یعنی لام کلمہ مکرر ہوگا۔ جیسے اَلْجَلْبَبَۃُ چادر پہنانا۔ یہ مصدر اصل جلب تین حرف والا تھا۔ مگر ایک با کا اضافہ کرکے جلببۃ بنالیا گیا ہے۔

صرف صغیر:۔ جَلْبَبَ یُجَلْبِبُ جَلْبَبَۃً فھو مُجَلْبِبٌ وَ جُلْبِبَ یُجَلْبَبُ جَلْبَبَۃً فھو مُجَلْبَبٌ الامر منہ جَلْبِبْ والنھی عنہ لَا تُجَلْبِبْ الظرف منہ مُجَلْبَبٌ "

ماضی کی گردان، جلبب جلببا جلببوا جلببت جلببتا جَلْبَبْنَ جَلْبَبْتَ جَلْبَبْتُمَا جلببتُم جلببتِ جلببتما جلببتن۔ جلببتُ، جلببنا ، مضارع معروف۔ یُجَلْبِبُ۔ یُجَلْبِبَانِ یجلببون تُجَلْبِبُ تُجَلْبِبَانِ یُجَلْبِبْنَ تجلببون تجلببون تجلببین تجلببن۔ اُجَلْبِبُ نُجَلْبِبُ۔

اسم فاعل مُجلبب مُجلببانِ مجلببون مجلببۃ مُجَلْبِبَتَانِ مُجَلْبِبَاتٌ

بحث امر حاضر معروف جَلْبِبْ جلببا جلببوا جلببی جلببا جَلْبِبْنَ ۔ بحث نہی حاضر معروف۔ لَا تُجَلْبِبْ لَا تُجَلْبِبَا لَا تُجَلْبِبُوْا لَا تُجَلْبِبِیْ لَا تُجَلْبِبْنَ ۔

باب دوم فَعْوَلَۃٌ زیادت آں واو است بعد عین چوں اَلسَّرْوَلَۃُ پوشانیدن تصریفہ سَرْوَلَ یُسَرْوِلُ سَرْوَلَۃً فھو مُسَرْوِلٌ وسُرْوِلَ یُسَرْوَلُ سَرْوَلَۃً فھو مُسَرْوَلٌ الامر منہ سَرْوِلْ والنھی عنہ لا تُسَرْوِلْ الظرف منہ مُسَرْوَلٌ

ثلاثی مزید ملحق بر رباعی مجرد کا دوسرا باب فعولۃ ہے۔ اس باب میں عین کلمہ کے بعد واو بڑھا کر رباعی مجرد کے وزن پر بنا یا گیا ہے، اصل میں یہ ثلاثی ہے۔ واو بڑھا کر رباعی کے وزن پر کر لیا گیا ہے۔ جیسے سَرْوَلَۃٌ، پاجامہ پہنانا۔

گردان فعل ماضی معروف:۔ سَرْوَلَ سَرْوَلَا سَرْوَلُوْا۔ سَرْوَلَتْ سَرْوَلَتَا سَرْوَلْنَ سَرْوَلْتَ سَرْوَلْتُمَا سَرْوَلْتُمْ سَرْوَلْتِ سَرْوَلْتُمَا سَرْوَلْتُنَّ سَرْوَلْتُ سَرْوَلْنَا۔

بحث فعل مضارع معروف:۔ یُسَرْوِلُ یُسَرْوِلَانِ یُسَرْوِلُوْنَ تُسَرْوِلُ تُسَرْوِلَانِ یُسَرْوِلْنَ تُسَرْوِلُوْنَ تُسَرْوِلِیْنَ تُسَرْوِلْنَ اُسَرْوِلُ نُسَرْوِلُ۔

بحث اسم فاعل مُسَرْوِلٌ مُسَرْوِلَانِ مُسَرْوِلُوْنَ مُسَرْوِلَۃٌ مُسَرْوِلَتَانِ مُسَرْوِلَاتٌ

بحث امر حاضر معروف۔ سَرْوِلْ سَرْوِلَا سَرْوِلُوْا سَرْوِلِیْ سَرْوِلْنَ۔

بحث نہی حاضر معروف لَا تُسَرْوِلْ لَا تُسَرْوِلَا لَا تُسَرْوِلُوْا لَا تُسَرْوِلِیْ لَا تُسَرْوِلْنَ:۔

باب سوم فَیْعَلَۃٌ زیادت یا بعد فا چوں اَلصَّیْطَرَۃُ برگماشتہ شدن تصریفہ، صَیْطَرَ یُصَیْطِرُ صَیْطَرَۃً فھو مُصَیْطِرٌ الخ

ثلاثی مزید فیہ ملحق بر باعی مجرد کا تیسرا باب فَیْعَلَۃٌ ہے اس باب کی علامت فاکلمہ کے بعد یاء کا زائد ہونا ہے۔ گویا فاء کلمہ کے بعد ثلاثی کو رباعی بنالیا گیا ہے۔ جیسے صَیْطَرَ ص۔ ط۔ ر اصلی ہیں؛ یہیں ص کے بعد یاء زیادہ کیگئی ہے اِبقیہ صفحہ پر

(بقیہ صفحہ کا) بحث فعل ماضی معروف۔ مَیطَرَ مَیطَرَا مَیطَرُوا مَیطَرَتْ مَیطَرَتَا مَیطَرْنَ مَیطَرْتَ مَیطَرْتُمَا مَیطَرْتُمْ مَیطَرْتِ مَیطَرْتُمَا مَیطَرْتُنَّ مَیطَرْتُ مَیطَرْنَا۔ بحث فعل مضارع معروف یُمَیطِرُ یُمَیطِرَانِ یُمَیطِرُونَ تُمَیطِرُ تُمَیطِرَانِ یُمَیطِرْنَ تُمَیطِرُونَ تُمَیطِرِینَ تُمَیطِرْنَ اُمَیطِرُ نُمَیطِرُ بحث اسم فاعل۔ مصیطر مصیطران مصیطرون مصیطرۃ مصیطرتان مصیطرات بحث امر حاضر معروف مَیطِرْ مَیطِرَا مَیطِرِی مَیطِرْنَ بحث نہی حاضر معروف لَاتُمَیطِرْ لَا تُمَیطِرَا لَا تُمَیطِرُوا لَا تُمَیطِرِی لَا تُمَیطِرْنَ اسم ظرف مُمَیطَرٌ

باب چہارم فَعْیَلَۃٌ بزیادت یا بعد عین چون اَلشَّرْیَفَۃُ ازو فی بر گیاہ کشت بریدن تصریفہ۔ شَرْیَفَ یُشَرْیِفُ شَرْیَفَۃً فھو مُشَرْیِفٌ و شُرْیِفَ یُشَرْیَفُ شَرْیَفَۃً فھو مشریفٌ الامر منہ شَرْیِفْ والنھی عنہ لَاتُشَرْیِفْ الظرف منہ مُشَرْیَفٌ

ترجمہ و مطلب۔ ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد کا چوتھا باب فَعْیَلَۃٌ ہے اس باب کی علامت یہ ہے کہ عین کلمہ کے بعد یا زیادہ کی گئی ہے۔ جیسے ... اَلشَّرْیَفَۃُ کھیتی کی بڑھی ہوئی گھاس کو کاٹ دینا، اس میں حروف اصلی تین ہو ش، ر، ف اور راء کے بعد یاء کو زائد کیا گیا ہے۔ تاکہ رباعی کے وزن پر ہو جائے۔ اسکی گردان بحث ماضی معروف شَرْیَفَ شَرْیَفَا شَرْیَفُوا شَرْیَفَتْ شَرْیَفَتَا شَرْیَفْنَ شَرْیَفْتَ شَرْیَفْتُمَا شَرْیَفْتُمْ شَرْیَفْتِ (شَرْیَفْتُمَا) شَرْیَفْتُنَّ شَرْیَفْتُ شَرْیَفْنَا بحث فعل مضارع معروف۔ یُشَرْیِفُ یُشَرْیِفَانِ یُشَرْیِفُونَ۔ تُشَرْیِفُ تُشَرْیِفَانِ یُشَرْیِفْنَ تُشَرْیِفُونَ تُشَرْیِفِینَ تُشَرْیِفْنَ اُشَرْیِفُ نُشَرْیِفُ بحث اسم فاعل مُشَرْیِفٌ مُشَرْیِفَانِ مُشَرْیِفُونَ۔ مُشَرْیِفَۃٌ مُشَرْیِفَتَانِ مُشَرْیِفَاتٌ

(بقیہ صفحہ پر)

(بقیہ صفحہ کا) بحث امر حاضر معروف:- شَرْيِفْ شَرْيِفَا شَرْيِفُوا شَرْيِفِي شَرْيِفَا شَرْيِفْنَ بحث نہی حاضر معروف:- لَا تُشَرْيِفْ لَا تُشَرْيِفَا لَا تُشَرْيِفُوا لَا تُشَرْيِفِي لَا تُشَرْيِفْنَ اسم ظرف:- مُشَرْيَفٌ الخ

باب ہفتم فَوْعَلَة بزیادت واؤ بعد فا چون الجَوْرَبَة پاتابہ پوشانیدن تصریفہ:- جَوْرَبَ يُجَوْرِبُ جَوْرَبَةً فهو مُجَوْرِبٌ وجُوْرِبَ يُجَوْرَبُ جَوْرَبَةً فهو مُجَوْرَبٌ الامر منه جَوْرِبْ والنهى عنه لا تُجَوْرِبْ الظرف منه مُجَوْرَبٌ - ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد کا پانچواں باب فَوْعَلَة ہے اس باب میں فا کے بعد واؤ زیادہ کر کے ثلاثی کو رباعی مجرد کے وزن پر کر دیا گیا۔ جیسے الجَوْرَبَة پاتابہ پہنانا اسمیں بھی تین حروف اصلی ہیں، ج را، ب، واؤ الحاق کے واسطے ہے، گردان فعل ماضی معروف جَوْرَبَ جَوْرَبَا جَوْرَبُوا، جَوْرَبَتْ جَوْرَبَتَا جَوْرَبْنَ جَوْرَبْتَ جَوْرَبْتُمَا جَوْرَبْتُمْ جَوْرَبْتِ جَوْرَبْتُمَا جَوْرَبْتُنَّ جَوْرَبْتُ جَوْرَبْنَا، بحث مضارع معروف يُجَوْرِبُ يُجَوْرِبَانِ يُجَوْرِبُونَ، تُجَوْرِبُ تُجَوْرِبَانِ يُجَوْرِبْنَ تُجَوْرِبُ تُجَوْرِبَانِ تُجَوْرِبُونَ تُجَوْرِبِينَ تُجَوْرِبَانِ تُجَوْرِبْنَ اُجَوْرِبُ نُجَوْرِبُ۔ بحث اسم فاعل مُجَوْرِبٌ مُجَوْرِبَانِ، مُجَوْرِبُونَ مُجَوْرِبَةٌ مُجَوْرِبَتَانِ مُجَوْرِبَاتٌ بحث امر حاضر معروف:- جَوْرِبْ جَوْرِبَا جَوْرِبُوا جَوْرِبِي جَوْرِبْنَ۔ بحث نہی حاضر معروف لَا تُجَوْرِبْ لَا تُجَوْرِبَا لَا تُجَوْرِبُوا لَا تُجَوْرِبِي لَا تُجَوْرِبْنَ اسم ظرف:- مُجَوْرَبٌ۔

باب ہشتم فَعْنَلَة بزیادۃ نون بعد عین چون القَلْنَسَة کلاہ پوشانیدن تصریفہ:- قَلْنَسَ يُقَلْنِسُ قَلْنَسَةً فهو مُقَلْنِسٌ الامر منه قَلْنِسْ والنهى عنه لا تُقَلْنِسْ الظرف منه مُقَلْنَسٌ:-

بحث فعل ماضی معروف، قَلْنَسَ قَلْنَسَا قَلْنَسُوا قَلْنَسَتْ قَلْنَسَتَا قَلْنَسْنَ قَلْنَسْتَ قَلْنَسْتُمَا قَلْنَسْتُمْ قَلْنَسْتِ قَلْنَسْتُمَا قَلْنَسْتُنَّ قَلْنَسْتُ قَلْنَسْنَا بحث فعل مضارع معروف:- يُقَلْنِسُ يُقَلْنِسَانِ يُقَلْنِسُونَ، بقیہ صفحہ ۷۳ پر

تُقَلْنِسُ تقلنسانِ تقلنسانِ یُقَلْنِسُ تُقَلْنِسُ تُقَلْنِسانِ تُقَلْنِسُونَ تقلنس
تُقَلْنِسانِ تُقَلْنِسْنَ اُقَلْنِسُ نُقَلْنِسُ۔ بحث اسم فاعل۔ مُقَلْنِسٌ مُقَلْنِسانِ
مُقَلْنِسُونَ مُقَلْنِسَۃٌ مُقَلْنِسَتانِ مُقَلْنِساتٌ بحث امر حاضر معروف قَلْنِسْ
قَلْنِسا قَلْنِسُوا قَلْنِسِي قَلْنِسا قَلْنِسْنَ بحث نہی حاضر معروف لا تُقَلْنِسْ
لا تُقَلْنِسانِ لا تُقَلْنِسُوا لا تُقَلْنِسِي لا تُقَلْنِسا لا تُقَلْنِسْنَ۔
بحث اسم ظرف مُقَلْنَسٌ ۔ باب نہم بزیادت یا بعد لام چوں القلساۃ
کلاہ پوشانیدن۔ بحث ماضی معروف نصر ینصر تَقَلْسٰی یُقَلْسِی تَلْساۃً
فھو مُقَلْسٍ وتُقَلْسِیَ یُقَلْسٰی تَلْساۃً فھو مُقَلْسًی الامر منہ قَلْسِ والنھی
عنہ لا تُقَلْسِ الظرف منہ مُقَلْسًی۔ بحث ماضی معروف قَلْسٰی قَلْسَیا قَلْسَوْا
قَلْسَتْ قَلْسَتا قَلْسَیْنَ قَلْسَیْتَ قَلْسَیْتُما قَلْسَیْتُمْ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
قَلْسَیْتِ قَلْسَیْتُما قَلْسَیْتُنَّ قَلْسَیْتُ قَلْسَیْنا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
بحث مضارع معروف۔ یُقَلْسِی یُقَلْسِیانِ یُقَلْسُونَ تُقَلْسِی تُقَلْسِیانِ
یُقَلْسِینَ تُقَلْسُونَ تُقَلْسِینَ اُقَلْسِی نُقَلْسِی۔ بحث اسم فاعل مُقَلْسٍ
مُقَلْسِیانِ مُقَلْسُونَ مُقَلْسِیَۃٌ مُقَلْسِیَتانِ مُقَلْسِیاتٌ۔ بحث امر
حاضر معروف ۔ قَلْسِ قَلْسِیا قَلْسُوا قَلْسِی قَلْسِینَ۔ بحث نہی حاضر معروف
لا تُقَلْسِ لا تُقَلْسِیا لا تُقَلْسُوا لا تُقَلْسِی لا تُقَلْسِیا لا تُقَلْسِینَ۔
بحث اسم ظرف ۔ مُقَلْسًی

اصل قَلْسٰی قَلْسَیَ بود یا متحرک ماقبل مفتوح یا را الف کردند وہم چنیں قَلْساۃً
مصدر کہ قَلْسَیَۃً بود وہم چنیں یُقَلْسٰی مضارع مجہول کہ اصل آن یُقَلْسَیُ بود
و در مُقَلْسًی مفعول کہ اصل آں مُقَلْسَیٌ بود ولیکن در آں الف بسبب اجتماع
ساکنین با تنوین بیفتاد الخ :۔

ترجمہ ومطلب :۔ ثلاثی مزید ملحق برباعی مجرد کا چھٹواں باب فَعْنَلَۃٌ
ہے اس باب کی علامت یہ ہے کہ عین کلمہ کے بعد نون کا اضافہ (بقیہ صفحہ ۷۲ پر)

یُقَلْسِیْ مضارع معروف کہ اصل آن یُقَلْسِیُ بود یارا ساکن کردند وہم چنین مُقَلْسٍ اسم فاعل کہ اصل آن مُقَلْسِیٌ بود لیکن یا آن بعد سکون بسبب اجتماع ساکنین با تنوین بیفتاد۔ و ملحق برباعی مزید فیہ یا ملحق بہ تفعلل ست یا ملحق بہ افعنلال یا ملحق بہ افعلّال اول را ہشت باب ست۔ اول تفعلل بزیادت تا قبل فا و تکرار لام چون تجلبب چادر پوشانیدن۔

(بقیہ صفحہ ۴۳ کا) کرکے ثلاثی کو رباعی کے وزن پر کیا گیا ہے جیسے اَلْقَلَنْسُوَةُ ٹوپی اوڑھنا۔ اس مصدر کے حروف اصلیہ ق، ل، س ہیں۔ گردان ماضی مضارع اور اسم فاعل اور اسم ظرف وغیرہ کی متن میں دیکھ کر یاد کیجئے۔ **تعلیل**۔ قَلْسٰی۔ ماضی معروف واحد مذکر غائب ہے۔ اسکی اصل قَلْسَیَ تھی۔ قاعدہ۔ پایا گیا یاء متحرک ہے اور اسکا ماقبل مفتوح ہے! اسلئے یاء کو الف سے بدل دیا۔ اسی طرح قَلْسَاةٌ مصدر کی اصل قَلْسَیَةٌ تھی یا متحرک ماقبل متحرک اسلئے یاء کو الف سے بدل دیا گیا۔ اسی طرح فعل مضارع مجہول یُقَلْسٰی میں یاء متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف سے بدل دیا دو ساکن جمع ہوئے الف اور تنوین الف کو گرا دیا۔ اسی طرح مُقَلْسًی صیغہ اسم مفعول اسکی اصل مُقَلْسَیٌ تھی۔ یاء کو الف سے بدلنے کے بعد دو ساکن کے جمع ہونے کی وجہ سے الف کو گرا دیا دو ساکن (الف اور تنوین ہیں)۔

صرف صغیر:۔ تَجَلْبَبَ یَتَجَلْبَبُ تَجَلْبُبًا فَهُوَ مُتَجَلْبِبٌ وتُجُلْبِبَ یُتَجَلْبَبُ تَجَلْبُبًا فهو مُتَجَلْبَبٌ الامر منه تَجَلْبَبْ والنهی عنه لَا تَتَجَلْبَبْ۔ الظرف منه مُتَجَلْبَبٌ۔

صرف کبیر ماضی مطلق تَجَلْبَبَ تَجَلْبَبَا تَجَلْبَبُوْا تَجَلْبَبَتْ تَجَلْبَبَتَا تَجَلْبَبْنَ تَجَلْبَبْتَ تَجَلْبَبْتُمَا تَجَلْبَبْتُمْ تَجَلْبَبْتِ تَجَلْبَبْتُمَا تَجَلْبَبْتُنَّ تَجَلْبَبْتُ تَجَلْبَبْنَا:۔ بحث مضارع معروف یَتَجَلْبَبُ یَتَجَلْبَبَانِ یَتَجَلْبَبُوْنَ تَتَجَلْبَبُ تَتَجَلْبَبَانِ یَتَجَلْبَبْنَ تَتَجَلْبَبُوْنَ تَتَجَلْبَبِیْنَ تَتَجَلْبَبْنَ اَتَجَلْبَبُ نَتَجَلْبَبُ

(بقیہ صفحہ ۷۵ پر)

باب دوم تَفَعْوُلٌ بزیادت تا قبل فا و واو میان عین و لام چون۔ تَسَرْوُلٌ شلوار پوشیدن ا۔

(بقیہ صفحہ ۷۴ کا) اسم فاعل:۔ مُتَجَلْبِبٌ مُتَجَلْبِبَانِ مُتَجَلْبِبُوْنَ مُتَجَلْبِبَۃٌ مُتَجَلْبِبَتَانِ مُتَجَلْبِبَاتٌ ۔ امر حاضر معروف:۔ تَجَلْبَبْ تَجَلْبَبَا تَجَلْبَبُوْا تَجَلْبَبِيْ تَجَلْبَبْنَ ۔ نہی حاضر معروف:۔ لَا تَجَلْبَبْ لَا تَجَلْبَبَا لَا تَجَلْبَبُوْا لَا تَجَلْبَبِيْ لَا تَجَلْبَبْنَ ۔ اسم ظرف: مُتَجَلْبَبٌ ۔

تعلیل ۔ یُقَلْسِيْ اصل میں یُقَلْسِيُ تھی یاء متحرک ما قبل مکسور یاء کو ساکن کر دیا اسی طرح مُقَلْسٍ صیغہ اسم فاعل کی اصل مُقَلْسِيٌ تھی۔ یاء متحرک ما قبل مکسور یاء کو ساکن کر دیا دو ساکن جمع ہوئے یاء اور تنوین۔ یاء کو گرا دیا مُقَلْسٍ ہو گیا۔ **تنبیہ** ۔ ان ساتوں بابوں میں علامت مضارع مضموم ہوتی ہے۔ اور ملحق بہ رباعی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں اول بہ تفعلل دوم ملحق بہ افعلال اول یعنی ملحق بہ تفعلل کے سات باب ہیں۔ باب اول تفعلل اس باب کی علامت یہ ہے کہ فاء کلمہ سے پہلے تاء زائد ہو گی۔ اور لام کلمہ مکرر ہو گا۔ جیسے تَجَلْبُبٌ اسمیں حرف اصلی ج، ل۔ ب ہیں۔ تاء اور دوسری باء زائد ہیں ؛۔

صرف صغیر۔ تَسَرْوَلَ یَتَسَرْوَلُ تَسَرْوُلًا فهو مُتَسَرْوِلٌ وتُسُرْوِلَ وتُسُرْوِلَ یُتَسَرْوَلُ تَسَرْوُلًا فهو مُتَسَرْوَلٌ الامر منه تَسَرْوَلْ والنهي عنه لَا تَتَسَرْوَلْ الظرف منه مُتَسَرْوَلٌ ۔ صرف کبیر۔ ماضی مطلق تَسَرْوَلَ تَسَرْوَلَا تَسَرْوَلُوْا ۔ تَسَرْوَلَتْ تَسَرْوَلَتَا تَسَرْوَلْنَ تَسَرْوَلْتَ تَسَرْوَلْتُمَا تَسَرْوَلْتُمْ تَسَرْوَلْتِ تَسَرْوَلْتُمَا تَسَرْوَلْتُنَّ تَسَرْوَلْتُ تَسَرْوَلْنَا ۔ بحث مضارع معروف یَتَسَرْوَلُ یَتَسَرْوَلَانِ یَتَسَرْوَلُوْنَ تَتَسَرْوَلُ تَتَسَرْوَلَانِ یَتَسَرْوَلْنَ تَتَسَرْوَلُوْنَ تَتَسَرْوَلِيْنَ تَتَسَرْوَلْنَ اَتَسَرْوَلُ نَتَسَرْوَلُ ۔ بحث اسم فاعل مُتَسَرْوِلٌ مُتَسَرْوِلَانِ مُتَسَرْوِلُوْنَ مُتَسَرْوِلَۃٌ مُتَسَرْوِلَتَانِ مُتَسَرْوِلَاتٌ ۔ (بقیہ صفحہ ۷۶ پر)

باب سوم تَفَیْعُلٌ بزیادتِ تا قبل فا و یا بعد فا چوں تَشَیْطُنٌ شیطان شدن

(بقیہ صفحہ کا) بحث امر حاضر معروف تَسَرْوَلْ تَسَرْوَلَا تَسَرْوَلُوْا تَسَرْوَلِیْ تَسَرْوَلْنَ بحث نہی حاضر معروف لَا تَتَسَرْوَلْ لَا تَتَسَرْوَلَا لَا تَتَسَرْوَلُوْا لَا تَتَسَرْوَلِیْ لَا تَتَسَرْوَلْنَ بحث اسم ظرف: مُتَسَرْوَلٌ۔

ترجمہ و مطلب:۔ ثلاثی مزید ملحق بہ رباعی مزید ملحق بہ تَفَعْلُلٌ کا دوسرا باب تَفَوْعُلٌ ہے۔ اس باب کی علامت تاء کا زائد ہونا۔ فا کلمہ سے پہلے واو کا زائد ہونا عین اور لام کلمہ کے درمیان جیسے تَسَرْوُلٌ پاجامہ پہننا اس باب میں س ر ل اصلی ہیں۔ باقی حروف زائد ہیں، تیسرا باب تَفَیْعُلٌ ہے اس باب میں فاء سے پہلے تا زائد ہے اور فا کلمہ کے بعد یا زائد آتی ہے اسکا مصدر تَشَیْطُنٌ ہے، شیطان ہونا۔

اس باب میں ش، ط، ن اصلی ہیں۔ تا اور یا دونوں زائد ہیں۔

صرف صغیر:۔ تَشَیْطَنَ یَتَشَیْطَنُ تَشَیْطُنًا فهو مُتَشَیْطِنٌ الامر منه تَشَیْطَنْ والنهی عنه لَا تَتَشَیْطَنْ الظرف منه مُتَشَیْطَنٌ۔

صرف کبیر:۔ بحث فعل ماضی معروف تَشَیْطَنَ تَشَیْطَنَا تَشَیْطَنُوْا... تَشَیْطَنَتْ تَشَیْطَنَتَا تَشَیْطَنَّ تَشَیْطَنْتَ تَشَیْطَنْتُمَا تَشَیْطَنْتُمْ تَشَیْطَنْتِ تَشَیْطَنْتُمَا تَشَیْطَنْتُنَّ تَشَیْطَنْتُ تَشَیْطَنَّا بحث مضارع معروف یَتَشَیْطَنُ یَتَشَیْطَنَانِ یَتَشَیْطَنُوْنَ تَتَشَیْطَنُ تَتَشَیْطَنَانِ یَتَشَیْطَنَّ تَتَشَیْطَنُ تَتَشَیْطَنَانِ تَتَشَیْطَنُوْنَ تَتَشَیْطَنِیْنَ تَتَشَیْطَنَّ اَتَشَیْطَنُ نَتَشَیْطَنُ بحث اسم فاعل مُتَشَیْطِنٌ مُتَشَیْطِنَانِ مُتَشَیْطِنُوْنَ مُتَشَیْطِنَةٌ مُتَشَیْطِنَتَانِ مُتَشَیْطِنَاتٌ۔

بحث امر حاضر معروف:۔ تَشَیْطَنْ تَشَیْطَنَا تَشَیْطَنُوْا تَشَیْطَنِیْ تَشَیْطَنَّ

بحث نہی حاضر معروف:۔ لَا تَتَشَیْطَنْ لَا تَتَشَیْطَنَا لَا تَتَشَیْطَنُوْا لَا تَتَشَیْطَنِیْ لَا تَتَشَیْطَنَّ۔

اسم ظرف:۔ مُتَشَیْطَنٌ۔

باب چہارم تَفَوْعُلْ بزیادت تا قبل فاء و واو بعد فاء چون تجورب پائتابہ پوشیدن :-

ترجمہ ومطلب :- ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ رباعی مزید ملحق بہ تفعلل کا چوتھا باب تفوعل ہے - اس باب کی علامت یہ ہے کہ فا کلمہ سے پہلے تا اور فاء کے بعد واؤ زائد ہے - جیسے تجورب (س - ج - ر ب حروف اصلی ہیں - تا اور واؤ زائد ہیں -

صرف صغیر :- تَجَوْرَبَ یَتَجَوْرَبُ تَجَوْرُبًا فھو مُتَجَوْرِبٌ و تُجُوْرِبَ یُتَجَوْرَبُ تَجَوْرُبًا فھو مُتَجَوْرَبٌ الامر منہ تَجَوْرَبْ والنھی عنہ لَا تَتَجَوْرَبْ الظرف منہ مُتَجَوْرَبٌ :-

صرف کبیر :- بحث ماضی معروف تَجَوْرَبَ تَجَوْرَبَا تَجَوْرَبُوْا ... تَجَوْرَبَتْ تَجَوْرَبَتَا تَجَوْرَبْنَ تَجَوْرَبْتَ تَجَوْرَبْتُمَا تَجَوْرَبْتُمْ تَجَوْرَبْتِ تَجَوْرَبْتُمَا تَجَوْرَبْتُنَّ تَجَوْرَبْتُ تَجَوْرَبْنَا

بحث فعل مضارع معروف :- یَتَجَوْرَبُ یَتَجَوْرَبَانِ یَتَجَوْرَبُوْنَ تَتَجَوْرَبُ تَتَجَوْرَبَانِ یَتَجَوْرَبْنَ تَتَجَوْرَبُ تَتَجَوْرَبَانِ تَتَجَوْرَبُوْنَ تَتَجَوْرَبِیْنَ اَتَجَوْرَبُ نَتَجَوْرَبُ :- بحث اسم فاعل :- مُتَجَوْرِبٌ مُتَجَوْرِبَانِ مُتَجَوْرِبُوْنَ مُتَجَوْرِبَةٌ مُتَجَوْرِبَتَانِ مُتَجَوْرِبَاتٌ :- بحث امر حاضر معروف :- تَجَوْرَبْ تَجَوْرَبَا تَجَوْرَبُوْا تَجَوْرَبِیْ تَجَوْرَبْنَ. بحث نہی حاضر معروف لَا تَتَجَوْرَبْ لَا تَتَجَوْرَبَا لَا تَتَجَوْرَبُوْا لَا تَتَجَوْرَبِیْ لَا تَتَجَوْرَبْنَ

اسم ظرف :- مُتَجَوْرَبٌ

باب پنجم تَفَعْنُلْ بزیادت تا قبل فا و نون بعد عین چون تَقَلْنُسْ کلاہ پوشیدن :-

صرف صغیر :- تَقَلْنَسَ یَتَقَلْنَسُ تَقَلْنُسًا (بقیہ صفحہ ۷۸ پر)

باب ششم تَمَفْعُلٌ بزیادت تا و میم قبل فاء چون تَمَسْكُنٌ مسکین شدن

(بقیہ صفحہ ۷۷) فهو مُتَقَلْنِسٌ وَتُقُلْنِسَ يُتَقَلْنَسُ تَقَلْنُسًا فهو مُتَقَلْنَسٌ الامر منه تَقَلْنَسْ والنهي عنه لا تَقَلْنَسْ الظرف منه مُتَقَلْنَسٌ **صرف کبیر**: بحث ماضی معروف: تَقَلْنَسَ تَقَلْنَسَا تَقَلْنَسُوْا تَقَلْنَسَتْ تَقَلْنَسَتَا تَقَلْنَسْنَ تَقَلْنَسْتَ تَقَلْنَسْتُمَا تَقَلْنَسْتُمْ تَقَلْنَسْتِ تَقَلْنَسْتُمَا تَقَلْنَسْتُنَّ تَقَلْنَسْتُ تَقَلْنَسْنَا بحث مضارع معروف: يَتَقَلْنَسُ يَتَقَلْنَسَانِ يَتَقَلْنَسُوْنَ تَتَقَلْنَسُ تَتَقَلْنَسَانِ يَتَقَلْنَسْنَ تَتَقَلْنَسُ تَتَقَلْنَسَانِ تَتَقَلْنَسُوْنَ تَتَقَلْنَسِيْنَ تَتَقَلْنَسْنَ اَتَقَلْنَسُ نَتَقَلْنَسُ بحث اسم فاعل: مُتَقَلْنِسٌ مُتَقَلْنِسَانِ مُتَقَلْنِسُوْنَ مُتَقَلْنِسَةٌ مُتَقَلْنِسَتَانِ مُتَقَلْنِسَاتٌ بحث امر حاضر معروف تَقَلْنَسْ تَقَلْنَسَا تَقَلْنَسُوْا تَقَلْنَسِيْ تَقَلْنَسْنَ بحث نہی حاضر معروف لَا تَقَلْنَسْ لَا تَقَلْنَسَا لَا تَقَلْنَسُوْا لَا تَقَلْنَسِيْ لَا تَقَلْنَسْنَ ۔
اسم ظرف مُتَقَلْنَسٌ :-

صرف صغیر: تَمَسْكَنَ يَتَمَسْكَنُ تَمَسْكُنًا فهو مُتَمَسْكِنٌ الامر منه تَمَسْكَنْ والنهي عنه لا تَتَمَسْكَنْ الظرف منه مُتَمَسْكَنٌ **صرف کبیر**: بحث ماضی معروف تَمَسْكَنَ تَمَسْكَنَا تَمَسْكَنُوْا تَمَسْكَنَتْ تَمَسْكَنَتَا تَمَسْكَنَّ تَمَسْكَنْتَ تَمَسْكَنْتُمَا تَمَسْكَنْتُمْ تَمَسْكَنْتِ تَمَسْكَنْتُمَا تَمَسْكَنْتُنَّ تَمَسْكَنْتُ تَمَسْكَنَّا بحث مضارع معروف: يَتَمَسْكَنُ يَتَمَسْكَنَانِ يَتَمَسْكَنُوْنَ تَتَمَسْكَنُ تَتَمَسْكَنَانِ يَتَمَسْكَنَّ تَتَمَسْكَنُ تَتَمَسْكَنُوْنَ تَتَمَسْكَنِيْنَ تَتَمَسْكَنَّ اَتَمَسْكَنُ نَتَمَسْكَنُ بحث اسم فاعل: مُتَمَسْكِنٌ مُتَمَسْكِنَانِ مُتَمَسْكِنُوْنَ مُتَمَسْكِنَةٌ مُتَمَسْكِنَتَانِ مُتَمَسْكِنَاتٌ
بحث امر حاضر معروف: تَمَسْكَنْ تَمَسْكَنَا تَمَسْكَنُوْا تَمَسْكَنِيْ تَمَسْكَنَّ
بحث نہی حاضر معروف: لَا تَمَسْكَنْ لَا تَمَسْكَنَا لَا تَمَسْكَنُوْا لَا تَمَسْكَنِيْ لَا تَمَسْكَنَّ
اسم ظرف مُتَمَسْكَنٌ

باب ہفتم: تَفَعْذُتْ بزیادت تا قبل فا و تا دیگر بعد لام چون تعفرت خبیث شدن۔

(بقیہ صفحہ ۷۸ کا) (ترجمہ ومطلب) پانچواں باب تَفَعْلُلْ ہے، اس باب کی علامت فا کلمہ سے پہلے تاء کی زیادتی ہے (اور عین کلمہ کے بعد زائد ہوتا ہے جیسے تَقَلْنُسٌ ٹوپی پہننا۔ ماضی مضارع وغیرہ کی گردانیں متن میں لکھی گئی ہیں چھٹا باب تَفَعْلُ ہے اس باب میں فاء کلمہ سے پہلے تا اور م زائد ہوتے ہیں جیسے تَمَسْكُنٌ غریب و مسکین ہونا۔ گردانیں متن سے دیکھ کر یاد کرنا چاہیئے۔

صرف صغیر: تَعَفْرَتَ يَتَعَفْرَتُ تَعَفْرُتًا فهو مُتَعَفْرِتٌ الامر منه تَعَفْرَتْ والنهي عنه لا تَتَعَفْرَتْ الظرف منه مُتَعَفْرَتٌ:۔

صرف کبیر بحث ماضی معروف تَعَفْرَتَ تَعَفْرَتَا تَعَفْرَتُوْا تَعَفْرَتَتْ تَعَفْرَتَتَا تَعَفْرَتْنَ تَعَفْرَتْتَ تَعَفْرَتْتُمَا تَعَفْرَتْتُمْ تَعَفْرَتْتِ تَعَفْرَتْتُمَا تَعَفْرَتْتُنَّ تَعَفْرَتْتُ تَعَفْرَتْنَا بحث مضارع معروف يَتَعَفْرَتُ يَتَعَفْرَتَانِ يَتَعَفْرَتُوْنَ تَتَعَفْرَتُ تَتَعَفْرَتَانِ يَتَعَفْرَتْنَ تَتَعَفْرَتُ تَتَعَفْرَتَانِ تَتَعَفْرَتُوْنَ تَتَعَفْرَتِيْنَ تَتَعَفْرَتَانِ تَتَعَفْرَتْنَ اَتَعَفْرَتُ نَتَعَفْرَتُ بحث اسم فاعل مُتَعَفْرِتٌ بحث امر حاضر معروف: تَعَفْرَتْ تَعَفْرَتَا تَعَفْرَتُوْا تَعَفْرَتِيْ تَعَفْرَتَا تَعَفْرَتْنَ بحث نہی حاضر معروف: لَا تَتَعَفْرَتْ لَا تَتَعَفْرَتَا لَا تَتَعَفْرَتُوْا لَا تَتَعَفْرَتِيْ لَا تَتَعَفْرَتَا لَا تَتَعَفْرَتْنَ۔ اسم ظرف: مُتَعَفْرَتٌ

باب ہشتم تَفَعْلِيٌ بزیادت تا قبل فا و یاء بعد لام چون تَقَلْسِيٌ کلاہ پوشیدن

صرف صغیر: تَقَلْسَىٰ يَتَقَلْسَىٰ تَقَلْسِيًا فهو مُتَقَلْسٍ و تُقُلْسِيَ يُتَقَلْسَىٰ تَقَلْسِيًا فهو مُتَقَلْسًى و تُقُلْسِيَ يُتَقَلْسَىٰ تَقَلْسِيًا فهو مُتَقَلْسًى الامر منه تَقَلْسَ والنهي عنه لا تَتَقَلْسَ الظرف منه مُتَقَلْسًى:۔

صرف کبیر: بحث فعل ماضی معروف تَقَلْسَىٰ (بقیہ صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

صرف صغیر ایں ابواب را بروزن صرف صغیر تسربل باید گردانید و در باب آخر یعنی تَقَلْسِیْ تعلیلات بقیاس یُقَلْسِیْ باید کرد۔ و در مصدرش ضمۂ عین را بکسرہ بدل اعلال مقلس کردہ اند ۔

(بقیہ صفحہ ۷۹ کا) تَقَلْسَيَا تَقَلْسَوْا تَقَلْسَتْ تَقَلْسَتَا تَقَلْسَيْنَ تَقَلْسَيْتَ تَقَلْسَيْتُمَا تَقَلْسَيْتُمْ تَقَلْسَيْتِ (تَقَلْسَيْتُمَا) تَقَلْسَيْتُنَّ تَقَلْسَيْتُ تَقَلْسَيْنَا
بحث مضارع معروف :- يَتَقَلْسٰى يَتَقَلْسَيَانِ يَتَقَلْسَوْنَ تَتَقَلْسٰى تَتَقَلْسَيَانِ يَتَقَلْسَيْنَ تَتَقَلْسٰى تَتَقَلْسَيَانِ تَتَقَلْسَوْنَ تَتَقَلْسَيْنَ تَتَقَلْسَيَانِ تَتَقَلْسَيْنَ اَتَقَلْسٰى نَتَقَلْسٰى
بحث اسم فاعل :- مُتَقَلْسٍ مُتَقَلْسِيَانِ مُتَقَلْسُوْنَ مُتَقَلْسِيَةٌ مُتَقَلْسِيَتَانِ مُتَقَلْسِيَاتٌ ۔ بحث امر حاضر معروف :- تَقَلْسَ تَقَلْسَيَا تَقَلْسَوْا تَقَلْسَيْ تَقَلْسَيَا تَقَلْسَيْنَ بحث نہی حاضر معروف :- لَا تَتَقَلْسَ لَا تَتَقَلْسَيَا لَا تَتَقَلْسَوْا لَا تَتَقَلْسَيْ لَا تَتَقَلْسَيَا لَا تَتَقَلْسَيْنَ اسم ظرف مُتَقَلْسًى

ترجمہ ومطلب :- ثلاثی مزید ملحق برباعی مزید ملحق بہ تفعلل کا ساتواں باب تَفَعْلُتٌ ہے ، اس باب کی علامت تاء کا زائد ہونا فا سے پہلے ۔ اور دوسری تاء کا زائد ہونا لام کلمہ کے بعد ۔ جیسے تعفرت خبیث ہونا ، اس مصدر میں ع ف ر اصلی ہیں اور اول آخر کی دونوں تاء زائد ہیں ۔ اس باب کی پوری گردانیں متن میں ذکر کردی گئی ہیں ۔ آٹھواں باب تَفَعْلِيٌ ہے اس باب کی علامت تاء کی زیادتی فاء سے پہلے اور یا کی زیادتی لام کلمہ کے بعد ۔ جیسے تَقَلْسِيٌ ٹوپی پہننا ۔ آٹھواں باب تفعلی ہے ۔ اس باب میں ق ل س اصلی حروف ہیں ۔ ماضی مضارع اسم فاعل امر نہی کی گردانیں متن میں لکھ دی گئی ہیں ۔
صرف صغیر ایں ابواب الخ ان تمام ابواب کو باب تسربل کے وزن پر گردانا چاہئے اور آخری باب یعنی باب تقلسی کی تعلیل قلسی یقلسی کی طرح کرنا چاہئے اور اسکے مصدر یعنی تَقَلْسِيٌ میں عین کلمہ کے ضمہ کو کسرہ سے بدل کر مقلس کی طرح تعلیل کرنا چاہئے ۔

ملحق بہ افعنلال را دو باب است

باب اول اِفعنلال بزیادت لام دوم و نون بعد عین و ہمزۂ وصل چون الاقعنساس سینہ و گردن برآوردہ خرامیدن

(بقیہ صفحہ کا) ثلاثی مزید ملحق برباعی کے کل پندرہ ابواب یہاں تک بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں سے سات ملحق برباعی مجرد کے اور دن میں سے آٹھ باب ثلاثی مزید ملحق بہ تفعلل کے ہیں۔ مصنف نے ان میں سے بعض ابواب کی گردان لکھی اور بعض کی نہیں لکھی مگر ہم نے ہر باب کے بیان کے ساتھ ساتھ اس باب کی گردان بھی تحریر کردی ہے تاکہ طلباء کو آسانی ہو جائے :-

صرف صغیر:- اِقْعَنْسَسَ یَقْعَنْسِسُ اِقْعِنْسَاسًا فھو مُقْعَنْسِسٌ الامر منہ اِقْعَنْسِسْ والنھی عنہ لَا تَقْعَنْسِسْ الظرف منہ مُقْعَنْسَسٌ ۔

صرف کبیر:- بحث فعل ماضی معروف :- اِقْعَنْسَسَ اِقْعَنْسَسَا اِقْعَنْسَسُوْا اِقْعَنْسَسَتْ اِقْعَنْسَسَتَا اِقْعَنْسَسْنَ اِقْعَنْسَسْتَ اِقْعَنْسَسْتُمَا اِقْعَنْسَسْتُمْ اِقْعَنْسَسْتِ اِقْعَنْسَسْتُمَا اِقْعَنْسَسْتُنَّ اِقْعَنْسَسْتُ اِقْعَنْسَسْنَا ۔

بحث مضارع معروف :- یَقْعَنْسِسُ یَقْعَنْسِسَانِ یَقْعَنْسِسُوْنَ تَقْعَنْسِسُ تَقْعَنْسِسَانِ یَقْعَنْسِسْنَ تَقْعَنْسِسُ تَقْعَنْسِسَانِ تَقْعَنْسِسُوْنَ تَقْعَنْسِسِیْنَ تَقْعَنْسِسَانِ تَقْعَنْسِسْنَ اَقْعَنْسِسُ نَقْعَنْسِسُ بحث اسم فاعل :- مُقْعَنْسِسٌ مُقْعَنْسِسَانِ مُقْعَنْسِسُوْنَ مُقْعَنْسِسَۃٌ مُقْعَنْسِسَتَانِ مُقْعَنْسِسَاتٌ بحث امر حاضر معروف :- اِقْعَنْسِسْ اِقْعَنْسِسَا اِقْعَنْسِسُوْا اِقْعَنْسِسِیْ اِقْعَنْسِسَا اِقْعَنْسِسْنَ ۔ بحث نہی حاضر معروف لَا تَقْعَنْسِسْ لَا تَقْعَنْسِسَا لَا تَقْعَنْسِسُوْا لَا تَقْعَنْسِسِیْ لَا تَقْعَنْسِسَا لَا تَقْعَنْسِسْنَ ۔

اسم ظرف :- مُقْعَنْسَسٌ :-

باب دوم افعنلاء بزیادت یاء بعد لام و نون بعد عین و ہمزۂ وصل چون الاسلنقاء بر قفا خفتن اسلنقی یسلنقی اسلنقاءً فہو مسلنق الامر منہ اسلنق والنہی عنہ لا تسلنق الظرف منہ مُسلنقی درین مصدر این باب کہ اصلش اسلنقائی بودیاء بسبب وقوع آن در طرف بعد الف ہمزہ شد و دیگر صیغ تعلیل بقیاس باب قلسی باید کرد

ترجمہ و مطلب:۔ ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ رباعی ملحق بہ افعنلال کے دو باب ہیں پہلا باب افعنلال ہے۔ عین کے بعد نون زائد ہوتا ہے۔ اور لام ثانی بھی زائد ہوتا ہے۔ جیسے الاقعنساس اس باب میں ق ع س اصلی ہیں۔ اور ہمزہ نون اور دوسرا س زائد ہیں اقعنساس گردن اور سینہ تان کر چلنا۔ (گردان اوپر گذر چکا)

باب دوم افعنلاء ہے اس باب کی علامت یہ ہے کہ عین کلمہ کے بعد نون اور لام کلمہ کے بعد یاء زائد ہوگی۔ اور شروع میں ہمزۂ وصل کا ہونا۔ جیسے الاسلنقاء گدی کے بل سونا۔

صرف صغیر:۔ اِسلَنقیٰ یَسلَنقِی اِسلِنقَاءً فہو مُسلَنقٍ الامر منہ اِسلَنقِ والنہی عنہ لا تَسلَنقِ الظرف منہ مُسلَنقیً۔ اس باب کا مصدر کہ جسکی اصل اِسلنقائی تھی یاء طرف میں الف زائدہ کے بعد واقع ہوئی۔ اسلئے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا اور اس باب کے باقی صیغوں کی تعلیل کو قلسی کے باب پر قیاس کر لیا گیا ہے اس باب میں ہمزۂ وصل ہے، اور عین کلمہ کے بعد نون اور لام کے بعد یاء زائد ہے۔ اور س ل ق اس باب میں حروف اصلیہ ہیں۔

صرف کبیر:۔ بحث فعل ماضی معروف:۔ اِسلَنقیٰ اِسلَنقَیَا اِسلَنقَوا۔۔۔ اِسلَنقَت اِسلَنقَتَا اِسلَنقَینَ اِسلَنقَیتَ اِسلَنقَیتُمَا اِسلَنقَیتُم اِسلَنقَیتِ اِسلَنقَیتُمَا اِسلَنقَیتُنَّ اِسلَنقَیتُ اِسلَنقَینَا :۔ بحث مضارع معروف یَسلَنقِی یَسلَنقِیَانِ یَسلَنقُونَ تَسلَنقِی تَسلَنقِیَا یَسلَنقِینَ تَسلَنقُونَ تَسلَنقِینَ تَسلَنقِینَ اَسلَنقِی نَسلَنقِی

ملحق بہ اِفْعِلاَّل را یک باب است

اِفْوِعْلاَل بزیادۂ واو بعد فاء و تکرار لام چون اِکْوِھْدَاد کوشش کردن

(بقیہ صفحہ ۸۲ کا) بحث امر حاضر معروف:۔ اِسْلَنْقِ اِسْلَنْقِيَا اِسْلَنْقُوْا اِسْلَنْقِيْ اِسْلَنْقِيْنَ۔ بحث نہی حاضر معروف:۔ لَا تَسْلَنْقِ لَا تَسْلَنْقِيَا۔۔ لَا تَسْلَنْقُوْا لَا تَسْلَنْقِيْ لَا تَسْلَنْقِيْنَ۔ بحث اسم فاعل مُسْلَنْقٍ الخ

ترجمہ و مطلب:۔ ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ رباعی مزید فیہ ملحق بہ اِفْعِلاَّل کا صرف ایک ہی باب ہے۔ جیسے "اِفْوِعْلاَل" اس باب کی علامت واؤ کی زیادتی ہے فا کلمہ کے بعد اور لام کلمہ مکرر ہے۔ جیسے اِکْوِھْدَاد کوشش کرنا۔

اس باب میں حروف اصلی ک، ھ، د اول ہے۔ دوسری دال اور واؤ زائد ہیں۔ **صرف کبیر:۔** ماضی معروف اِکْوَھَدَّ اِکْوَھَدَّا اِکْوَھَدُّوْا اِکْوَھَدَّتْ اِکْوَھَدَّتَا اِکْوَھْدَدْنَ اِکْوَھْدَدْتَ اِکْوَھْدَدْتُمَا اِکْوَھْدَدْتُمْ اِکْوَھْدَدْتِ اِکْوَھْدَدْتُمَا اِکْوَھْدَدْتُنَّ اِکْوَھْدَدْتُ اِکْوَھْدَدْنَا بحث مضارع معروف یَکْوَھِدُّ یَکْوَھِدَّانِ یَکْوَھِدُّوْنَ تَکْوَھِدُّ تَکْوَھِدَّانِ یَکْوَھْدِدْنَ تَکْوَھِدُّ تَکْوَھِدَّانِ تَکْوَھِدُّوْنَ تَکْوَھِدِّیْنَ تَکْوَھِدَّانِ تَکْوَھْدِدْنَ اَکْوَھِدُّ نَکْوَھِدُّ۔

بحث اسم فاعل:۔ مُکْوَھِدٌّ مُکْوَھِدَّانِ مُکْوَھِدُّوْنَ مُکْوَھِدَّةٌ مُکْوَھِدَّتَانِ مُکْوَھِدَّاتٌ:۔ بحث امر حاضر معروف:۔ اِکْوَھِدَّ اِکْوَھِدِّ اِکْوَھْدِدْ اِکْوَھِدَّا اِکْوَھِدُّوْا اِکْوَھِدِّیْ اِکْوَھْدِدْنَ۔ بحث نہی حاضر معروف۔ لَا تَکْوَھِدَّ لَا تَکْوَھِدِّ لَا تَکْوَھْدِدْ لَا تَکْوَھِدَّا لَا تَکْوَھِدُّوْا لَا تَکْوَھِدِّیْ لَا تَکْوَھْدِدْنَ

اسم ظرف:۔ مُکْوَھَدٌّ:۔

در جمیع صیغ ایں باب ادغام است تعلیل بوضع صیغ اِقْشَعَرَّ بر زبان باید آورد
فائدہ در کتب مطولہ صرف ملحقات دیگر بسیار ہم برباعی مجرد وہم برباعی مزید فیہ شمردہ اند دریں رسالہ بر مشہورات اکتفار کردیم

ترجمہ و مطلب:۔ اس باب کے تمام صیغوں میں ادغام پایا جاتا ہے، باب اِقْشَعَرَّ کی طرح اسمیں تعلیل کرنا چاہیئے۔
فائدہ:۔ علم صرف کی بڑی کتابوں میں دوسکر ملحقات کی گردانیں بھی بکثرت ذکر کی گئی ہیں۔ اسی طرح رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ تحریر کئے گئے ہیں۔ مگر اس مختصر سے رسالہ میں ہم نے مشہور ملحقات ذکر کرنے پر اکتفاء کیا ہے۔

مشق سوالات مفیدہ

سوال:۔ ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی کے کتنے ابواب ہیں اور کون کون سے ہیں
جواب:۔ ثلاثی مزید فیہ کی اولاً دو قسم ہیں۔ اول ملحق برباعی مجرد۔ دوم ملحق بہ رباعی مزید فیہ۔ سوال:۔ ملحق بہ رباعی مجرد کے کتنے ابواب ہیں اور کون کون سے ہیں جواب:۔ ثلاثی مزید ملحق بہ رباعی مجرد کے سات باب یہ ہیں۔ اول فَعْلَلَةٌ جیسے جلببۃ دوم فَعْوَلَۃٌ جیسے سَرْوَلَۃ سوم فیعلۃ جیسے صیطرۃ چہارم فَعْیَلَۃٌ جیسے شَرْیَفَۃٌ پنجم فَعْوَلَۃٌ جیسے جَوْرَبَۃٌ باب ششم فَعْنَلَۃٌ جیسے قَلْنَسَۃٌ ہفتم فَعْلَاۃ جیسے قلساۃ
سوال:۔ ملحق بہ رباعی مزید فیہ کے کتنے ابواب ہیں۔ اور کون کون سے ہیں۔
جواب:۔ ثلاثی مزید ملحق بہ رباعی مزید فیہ کی اولاً تین قسمیں ہیں۔ اول ملحق بہ تفعلل ہوگا۔ دوم یا ملحق بہ اِفعنلال ہوگا۔ سوم یا ملحق بہ افعلال ہوگا۔
سوال:۔ ملحق بہ تفعلل کے کتنے باب ہیں۔ اور کون کون سے ہیں۔
جواب:۔ ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ رباعی مزید ملحق بہ تفعلل کے آٹھ باب ہیں۔
باب اول تفعلل جیسے تجلبُبُ دوم تفعْوُل جیسے تَسَرْوُلٌ (بقیہ ص۸۵ پر)

(بقیہ ص۸۵ پر)

در باب تمفعل خلجان کردہ اند کہ زیادہ الحاق قبل فا نمی آید جز تا کہ بضرورت اداء معنی مطاوعت قبل فا می آید پس میم برائے الحاق نمی تواند شد بہ ہمیں جہت صاحب منشعب گفتہ کہ ایں باب شاذ از قبیل غلط است میم را اصلی گمان کردہ تا برآں آوردند۔ ومولانا عبدالعلی صاحب در رسالہ ہدایت الصرف تمفعل را از ملحقات برآوردہ داخل رباعی مزید فیہ کردہ اند۔ وتحقیق اینست کہ ملحق است وایں تقیید کہ زیادت الحاق قبل فا نیاید بیجا است۔ صاحب فصول اکبری اکثر صیغ را کہ دراں زیادت قبل فا است مثل تَرَجُّسُ وغیرہ از ملحقات شمردہ ــ مناط الحاق برین ست کہ مزید فیہ بسبب زیادت بروزن رباعی گردد ومعنی جدید از قبیل خواص علاوہ معنی ملحق بہ پیدا نہ کند ہرگاہ ایں مناط یافتہ شد در ملحق بودن تمسکن شبہ نیست و چون مسکین بروزن مفعیل است نہ فعلیل وقاعدہ معینہ محققان صرف کہ برائے زیادت حرف مناسب مزید فیہ با مادہ بدلالتی از دلالات ثلٰثہ یعنی مطابقی وتضمنی والتزامی کافی ست مقتضی زیادۃ میم است در تمسکن ومسکین پس عند مولانا عبدالعلی رحمۃ اللہ علیہ آنرا از باب تسربل باصالت میم صحیح نیست ۔

(بقیہ صفحہ ۸۴ کا) سوم تفیعل؛ جیسے تشیطُن؛ چہارم تفوعُل؛ جیسے تجورُب؛ پنجم تفعنُل؛ جیسے تقلنُس؛ ششم تمفعُل؛ جیسے تمسکُن؛ ہفتم تفعلُت جیسے تعفرُت؛ ہشتم تفعلِی؛ جیسے تقلسِی۔ سوال:- ملحق بہ افعنلال کے کتنے باب ہیں۔ جواب:- ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ رباعی ملحق بہ افعنلال کے دو باب ہیں۔ باب اول افعنلال جیسے اقعنساس۔ دوم افعنلاء؛ اسلنقاء؛ سوال:- ملحق بہ افعلال کے کتنے باب ہیں۔ جواب:- ثلاثی مزید ملحق بہ رباعی مزید ملحق بہ افعلال کا صرف ایک باب ہے۔ جیسے اکوھداد۔

ترجمہ ومطلب:- ثلاثی جو کہ رباعی مزید فیہ کے باب تفعلل کے ساتھ ملحق ہے اسکے آٹھ باب ہیں۔ جنہیں فا کلمہ سے پہلے تا زیادہ کی گئی ہے۔ اور دوسرا حرف فا یا عین یا لام کلمہ کے بعد بڑھایا گیا ہے صرف ایک باب یعنی تمفعل (بقیہ ص۸۶ پر)

ایک ایسا باب ہے۔ کہ اسمیں دونوں حرف یعنی تاء اور میم فاء کلمہ سے پہلے الحاق کے واسطے بڑھائے گئے ہیں۔ اور اسکی مثال میں تمسکن کا صیغہ ذکر کیا ہے۔ اسمیں تاء اور میم فا کلمہ سے پہلے شروع میں بڑھائے گئے ہیں۔ ادہر علماء صرف کا یہ قانون ہے جو حرف بھی برائے الحاق زیادہ کیا جائے گا وہ فا کلمہ سے پہلے نہیں ہوگا بلکہ فا عین یا لام کے بعد ہوگا۔ مگر اس باب تمسکن میں ایسا نہیں کیا گیا۔ دونوں حرف زائد فاء کلمہ سے پہلے زیادہ کئے گئے ہیں۔ اسلئے اشکال پیدا ہوگیا کہ الحاق کیلئے حروف کا اضافہ فاء کلمہ کے پہلے نہیں آتی۔ علاوہ تاء کے کہ تا مطاوعت کے معنی کو ادا کرنے کے لئے فاء سے پہلے بڑھادی جاتی ہے۔ لہٰذا میم تمسکن کی الحاق کے واسطے کیوں آئی۔ چنانچہ اسی وجہ سے منشعب کے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہاکہ یہ باب شاذ ہے۔ اور غلط ہے۔ میم کو اصل سمجھ کر تا اسپر بڑھادی گئی ہے۔ اور رباعی مزید میں لاحق کر لیا گیا ہے وتحقیق اینست الخ۔ مگر حق یہ ہے کہ یہ باب ملحق ہے اور الحاق واضافہ کے لئے یہ قید لگانا کہ زیادتی فا کلمہ سے پہلے نہیں کیجاسکتی۔ سراسر غلط اور بیجا ہے۔ کیونکہ فصول اکبری کے مصنف نے اکثر ان صیغوں کو جنمیں زیادتی فا کلمہ سے پہلے ہے۔ مثلاً نرجس وغیرہ ان سب کو ملحقات میں شمار کیا ہے ومناط الحاق دریں است الخ۔ اور الحاق کا دارومدار اسمیں بتایا ہے کہ مزید فیہ زیادتی کی وجہ سے رباعی کے وزن پر ہو جائے۔ اور ثلاثی ملحق میں الحاق کے بعد وہی خصوصیات ہوں۔ جو خصوصیات رباعی ملحق بہ میں ہوتی ہیں۔ مگر کوئی ایسی خصوصیت پیدا نہ ہو کہ جو ملحق بہ میں نہ پائی جاتی ہو۔

لیکن اگر الحاق کے بعد ملحق بہ کے علاوہ دوسرے نئے معنی یا نئی خصوصیات پیدا ہو جائیں گی تو وہ ہرگز ملحقات میں سے شمار نہ ہوگا۔ لہٰذا تمسکن کے ملحق ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ اور جسطرح مسکین بروزن مفعیل ہے۔ نہ فعلیل کے وزن پر۔ خلاصہ یہ ہے کہ الحاق کا دارومدار اسپر ہے کہ ثلاثی مزید فیہ حرف کی زیادتی کی وجہ سے رباعی کے وزن پر ہو جائے۔ اور نئے خواص علاوہ ملحق بہ کے معنی کے پیدا نہ ہوں۔ جب یہ قاعدہ پایا گیا۔ تو تمسکن کے ملحق ہونے میں کوئی شبہ نہ رہا۔ اور جب کہ مسکین مفعیل کے وزن پر ہے (بقیہ صفحہ ۸۷ پر)

فعلیل کے وزن پر نہیں ہے۔ ادہر محققین علماء صرف کا بنایا ہوا قاعدہ ہے کہ کسی حرف کے زائد ماننے کے لئے مزید فیہ میں اصل مادہ کی مناسبت کسی بھی دلالت کے ذریعہ پایا جانا کافی ہے۔ خواہ دلالت مطابقی یا تضمنی یا التزامی سے اصل مادہ کے ساتھ مناسبت پائی جائے گی۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ تمسکن مسکین میں زیادتی میم کا مقتضی ہے۔ لہٰذا مولانا عبدالعلی نے جو تمسکین کی میم کو اصل مانا اور تسربل کے باب میں اسکو شمار کیا ہے درست نہیں ہے۔

گویا معیار الحاق کا یہ ہے کہ حرف کی زیادہ کرنے کے بعد مزید فیہ میں اپنے اصل مادہ کے ساتھ مناسبت باقی رہنا چاہیئے خواہ مناسبت مطابقی یا تضمنی یا التزاماً۔ لہٰذا اس قاعدہ سے تمسکین میں میم زائد ہے۔ اصلی نہیں ہے۔ کیوں کہ تمسکن اور مسکین دونوں کا مادہ سکون ہے۔

یعنی ٹھہر جانا۔ یہ ثلاثی کا مصدر ہے۔ اب اسکو رباعی کے ساتھ لاحق کر دیا گیا۔ تو تمسکن ہو گیا۔ جس کے معنی مسکین ہونے کے ہیں۔ یعنی فقیر و محتاج ہونا۔ تو تمسکن اور سکون میں اگرچہ معنی مطابقی میں اتحاد باقی نہیں رہا۔ مگر معنی التزامی میں مناسبت باقی ہے۔ کیونکہ مسکین اور فقیر غربت کی وجہ سے اپنے مقاصد کو پورا کرنے سے رکا رہتا ہے۔ لہٰذا سکون کے معنی التزاماً پائے گئے۔

فائدہ:- صاحب شافیہ تفعّلؔ و تفاعلؔ را از ملحقات شمردہ و جمیع محققین تخطیۂ او نمودہ اند۔ بہ ہمیں جہت کہ ہرچند تفعّلؔ و تفاعل بروزن رباعی گردیدہ لیکن دریں ہر دو باب خواص و معانی زائد است نسبت بہ ملحق۔ بہ پس مناط الحاق یافتہ نمی شود۔

ترجمہ و مطلب:- باب تفعّلؔ اور باب تفاعل دونوں ثلاثی مزید ملحق برباعی بے ہمزہ وصل ہیں۔ مگر شافیہ کے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں بابوں کو ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مزید فیہ ملحق بہ تفعلل شمار کیا ہے۔ مگر جمہور علماء صرف نے انکی تغلیط کی ہے اور کہا ہے کہ اگرچہ یہ دونوں باب رباعی کے (بقیہ صفحہ ۸۸ پر)

فائدہ:- حضرت استاذی مولوی سید محمد صاحب بریلوی عُفِیَ عَنہ، برائے ضبط حرکات مصادر غیر ثلاثی مجرد قاعدہ تقریر فرمودہ اند افادۃً نوشتہ می شود۔ قاعدہ ہر مصدر غیر ثلاثی مجرد کہ در آخرش تا باشد و فا مفتوح بود یا بعد ساکن اولش مفتوح باشد چو مُفَاعَلَۃٌ و فَعْلَلَۃٌ و ملحقات آں۔

(بقیہ صفحہ کا) وزن پر ہیں۔ مگر الحاق کا اصل قاعدہ یہاں نہیں پایا جاتا ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ ملحق اور ملحق بہ دونوں ہم وزن ہو دوسرے یہ ہے ملحق اور ملحق بہ کے معنی اور خواص میں اتحاد ہو یعنی دونوں کے معنی متحد ہوں یہاں باب تفعل و تفاعل جو کہ ملحق ہیں ملحق بہ یعنی باب تفعلل کے مقابلے خواص اور معنی زائد پائے جاتے ہیں۔ :

ترجمہ و مطلب:- علم الصیغہ کے مصنف مولانا عنایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاذ کا بیان کردہ ایک قاعدہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ حضرت استاذ مولوی سید محمد صاحب بریلوی ثلاثی مجرد کے علاوہ ثلاثی مزید فیہ۔ رباعی مجرد رباعی مزید کے مصادر کی حرکتوں کو یاد رکھنے کا ایک قاعدہ تحریر فرمایا ہے۔

قاعدہ جو مصدر ثلاثی مجرد نہ ہو اور اسکے آخر میں تا ہو اور اس مصدر کا فا کلمہ مفتوح ہو ایسے مصدر میں ساکن کے بعد والا حرف مفتوح ہوگا۔ یعنی مصدر غیر ثلاثی مجرد کا ہو اور فا کلمہ مفتوح ہو اور اسکے آخر میں تاء ہو تو ساکن کے وبد والا حرف مفتوح ہوگا۔ جیسے مفاعلۃ اور فعللۃ ہے۔

وہر مصدر مذکور کہ تا قبل فاآن باشد و فامفتوح بود مابعد ساکن اولش مضموم باشد چوں تُقَابُل، و تَقَبُّل، و تَسَرْبُل، و ملحقات آں واگر فاساکن بود مابعد آں مکسور باشد۔ چوں تصریف، وہر مصدر کہ ہمزہ وصل در ابتدا داشتہ باشد مابعد ساکن اولش مکسور باشد چوں اجتناب واستنصار وغیرہ آن جز اِفّعُل واِفّاعل کہ از فروع تفعلْ تفاعل اند اصلی از ابواب ہمزۂ وصل ہستند، ہر مصدر کہ ہمزۂ قطعی اولش باشد مابعد ساکن اولش مفتوح بود چوں افعال دریں قاعدہ وجہ ضبطِ حرکت مابعدِ ساکن اول بالخصوص اینست کہ خطا در تلفظ بہ ہمیں حرف بیشتر ازمردم واقع می شود اکثر مناسبت و دیگر مصادر مفاعلت رابکسر عین واجتناب رابفتح تاء برزبان می آرند ۔

ترجمہ ومطلب:۔ اور جو مصدر مذکور (یعنی وہ مصدر جو ثلاثی مجرد کا نہ ہو) ایسے مصدر میں فاکلمہ سے پہلے تاء ہو۔ اور فا مفتوح ہے۔ تو حرف ساکن کے بعد والا حرف مضموم ہوگا۔ جیسے تفعُّل "تَفَاعُل" اور تفعلُل" وغیرہ اور اگر فاکلمہ ساکن ہو تو اسکے بعد والا حرف مکسور ہوگا۔ جیسے تصریفْ اس میں فاء کلمہ ساکن ہے اسلئے اسکے بعد والا حرف راء مکسور ہے اور جو مصدر کہ اسکے شروع میں ہمزۂ وصل ہو تو حرف ساکن کے بعد والا حرف مکسور ہوگا۔ جیسے اِجْتِنَاب اور اِسْتِنْصَار مگراس قاعدہ سے اِفِّعْل اور اِفَّاعل دونوں مستثنیٰ ہیں کیونکہ مستقل کوئی باب نہیں ہیں۔ بلکہ باب تفعّلْ اور باب تفاعل کے فرع ہیں۔ ہمزۂ وصل کے اصل میں ابواب نہیں ہیں۔

جس مصدر کے شروع میں ہمزہ قطعی ہو۔ ساکن کے بعد والا پہلا حرف مفتوح ہوگا۔ جیسے افعال میں شروع ہمزہ قطعی ہے اس لئے فاء ساکن کے بعد عین مفتوح ہے۔

قاعدہ ساکن کے بعد والے پہلے حرف میں حرکت کون سی ہوتی ہے آئیں پڑھنے اور بولنے میں چونکہ اکثر اوقات غلطی واقع ہوتی ہے۔ مثلاً مناسبت اور دوسرے مصادر مفاعلت کو عین کے کسرہ کے ساتھ (بقیہ صفحہ ۹ پر)

قاعدہ ۱۵:- برائے ضبطِ حرکتِ عین مضارع معلوم در ابواب غیر ثلاثی مجرد اگر در ماضی تا قبل فا باشد عین مضارع مفتوح خواہد بود الا مکسور و در رباعی و ملحقات کل آں لام اول و ہر حرفیکہ بجائے آں باشد حکم عین دارد- در تَفَاعُلٌ و تَفَعُّلٌ و تَفَعْلُلٌ و در ملحقاتش ماقبل آخر در مضارع معلوم مفتوح باشد و در جملہ ابواب دیگر مکسور۔

(بقیہ ص۸۹ کا) پڑھتے ہیں- اور اجتناب میں تاء کو فتح پڑھتے ہیں اسی لئے ہم کو یہ قاعدہ تحریر کرنا پڑا۔

ترجمہ و مطلب:- ثلاثی مجرد کے ابواب کے علاوہ مضارع معروف کے عین کی حرکت ضبط کرنے کے واسطے یہ قاعدہ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر ماضی میں فاء سے پہلے تاء ہو تو اس ماضی کے مضارع کے عین کو حرکت فتحہ کی دی جائے گی- اور اگر ماضی میں فاء کلمہ سے پہلے تاء ہو تو ایسی ماضی کے مضارع کا عین مکسور ہوگا رباعی اور اس کے کل ملحقات میں لام اول یا وہ حرف جو لام اول کی جگہ ہو اسکو حکم عین کا دیا جائے گا۔

لہٰذا رباعی مجرد کے مضارع میں لام اول مکسور ہوگا- کیونکہ اس باب کی ماضی میں فاء سے پہلے تا نہیں ہوتی اور رباعی مزید فیہ باب تفعلل میں مضارع کا لام اول مفتوح ہوگا کیونکہ اس باب کی ماضی میں فا سے پہلے تا ہوتی ہے باب تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ اور تَفَعْلُلٌ اور اس کے تمام ملحقات میں ماقبل آخر مضارع معروف میں مفتوح ہوگا- اور اس کے تمام تمام بابوں میں مکسور ہوگا۔

باب سوم در صرف مہموز و معتل و مضاعف مشتمل بر سہ فصل

چون از سہ ابواب فارغ شدیم حالا بقواعد تخفیف و اعلال و ادغام می پردازیم تغییر ہمزہ را تخفیف گویند و تغییر حرف علت را اعلال و در آوردن یک حرف در دیگرے و مشدد نمودن را ادغام فصل اول در مہموز مشتمل بر دو قسم قسم اول در قواعد تخفیف ہمزہ۔

قاعدہ ۱:- ہمزۂ منفردہ ساکنہ وفق حرکت ماقبل خود شود جوازاً یعنی بعد فتحہ الف و بعد ضمہ واو و بعد کسرہ یا چون رَاْسٌ و ذِئْبٌ و بُؤْسٌ۔

قاعدہ ۲:- ہمزہ ساکنہ بعد ہمزۂ متحرک وجوباً وفق حرکت ماقبل شود ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔ چون آمن اُومِنَ اِیْمَانًا

ترجمہ و مطلب :- تیسرا باب مہموز، معتل اور مضاعف کی گردانوں میں یہ باب تین فصلوں پر مشتمل ہے جب ہم ابواب کو تفصیل سے بیان کر چکے تو اب یہاں سے مہموز، معتل اور مضاعف کے قواعد بیان کرتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں کہ اصطلاح صرف میں ہمزہ کو بدلنے کا نام تخفیف ہے۔ اور حرف علت کے بدلنے کا نام تعلیل اور ایک حرف کو دوسرے حرف میں شامل کر کے مشدد کرنے کو ادغام کہتے ہیں۔ فصل اول :- تو پہلی فصل مہموز کے بیان میں اور یہ بیان دو قسموں پر مشتمل ہے۔ قسم اول پہلی قسم تخفیف ہمزہ کے قواعد کے بیان میں یعنی اس فصل ہمزہ کو بدلنے یا حذف کرنے کے قواعد بیان کئے جائیں گے۔

قاعدہ ۱) اگر کسی کلمہ میں ہمزہ منفردہ ساکنہ پایا جائے۔ تو اس ہمزہ کو ہمزہ کے ماقبل کی حرکت کے موافق اس ہمزہ کو حرف علت سے بدلنا ہے یعنی اگر ہمزہ منفردہ فتحہ کے بعد ہے تو الف سے اور ضمہ کے بعد واو سے اور کسرہ کے بعد یا سے بدل جائے گا۔ اور یہ تبدیلی جائز ہے۔ واجب و ضروری نہیں ہے جیسے رَاْسٌ بُؤْسٌ اور ذِئْبٌ پڑھنا جائز ہے۔

قاعدہ ۲) اگر کسی کلمہ میں ہمزہ ساکن ہو اور اسکے بعد دوسرا ہمزہ (بقیہ صفحہ ۹۲ پر)

قاعدہ (۳) ہمزۂ منفردہ مفتوحہ بعد ضمہ واو شود و بعد کسرہ یا جوازًا چون جُوَنٌ و مِیَرٌ
قاعدہ ۴ در دو ہمزہ متحرکہ اگر یکے ہم مکسور باشد ثانی یا شود وجوبًا چون جاءٍ و اَیِمَّۃٌ ورنہ واو چون اُوَادِمُ و اُوَیْدِمُ، صرفیاں ایں قاعدہ را در صورت کسرہ ہم وجوبی گفتہ اند مگر ایں صحیح نیست زیرا کہ در بعضے قرأت متواترہ لفظ اَئِمَّۃٌ بہمزہ دوم آمدہ پس معلوم شد کہ قاعدہ مذکورہ جوازیست۔

(بقیہ ص۹۱ کا) متحرک اسکے بعد موجود ہوا تو واجب ہے کہ دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدل دیں۔ اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِیمانًا کی اصل میں أَأْمَنَ، أُؤْمِنَ اور إِئْمانًا تھے۔ ہمزہ ساکن بعد ہمزہ متحرکہ واقع ہوا۔ اسلئے ہمزۂ ساکنہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے۔ أَأْمَنَ کو وجوبًا اٰمَنَ اور أُؤْمِنَ کو اُوْمِنَ اور إِئْمانًا کو اِیمانًا بنالیا گیا۔

ترجمہ و مطلب :- قاعدہ ۳ ہمزہ منفردہ مفتوحہ ضمہ کے بعد واو ہو جاتا ہے اور بعد کسرہ کے یا ہو جاتا ہے جوازًا۔ جُوَنٌ اور مِیَرٌ کہ اصل میں جُؤَنٌ تھا۔ ہمزہ منفردہ ہے بعد ضمہ کے واقع ہوا اسلئے ہمزہ مفتوحہ کو واو سے بدل دیا گیا۔ اسی طرح مِیَرٌ کی اصل مِئَرٌ تھی۔ ہمزہ مفتوح ہے اور کسرہ کے بعد ہے اسلئے ہمزہ کو یا سے بدل دیا گیا۔ مگر یہ تبدیل کرنا جوازًا ہے۔
قاعدہ ۴ :- اگر ایک کلمہ میں دو ہمزہ جمع ہوں اور دونوں متحرک ہوں۔ اگر ان میں کوئی مکسور بھی ہو تو دوسرے ہمزہ کو یا سے وجوبًا بدل دیا جائے گا۔ جیسے جاءٍ اور اَئِمَّۃٌ کہ جاءٍ اصل میں جایِیٌ تھا۔ یا واقع ہوا الف زائدہ کے بعد اس یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا۔ جاءِیٌ اب قاعدہ پایا کہ دو ہمزہ جمع ہوئے اور دونوں متحرک بھی ہیں اور ایک ہمزہ مکسور ہے لہٰذا دوسرے ہمزہ کو یا سے بدل دیا جاءِیٌ ہوا یا پر ضمہ ثقیل تھا۔ اس نے ساکن کر دیا دو ساکن جمع ہوئے یا اور تنوین ساکن یاء کو گرادیا۔ اور تنوین (بقیہ ص۹۳ پر)

قاعدہ ۵: ہمزہ بعد واو ویائے مدہ زائدہ ویائے تصغیر جنس ماقبل گشتہ درآں ادغام یابد جوازاً چوں مَقْرُوَّةٌ وخَطِيَّةٌ واُقَيِّسٌ۔

قاعدہ ۶: چوں بعد الف مفاعل ہمزہ قبل یاء واقع شود بیائے مفتوحہ بدل شود ویا بالف چوں خطایا جمع خطیئۃ خطائیٔ بود بسبب وقوع آں قبل طرف بعد الف جمع ہمزہ شد پس خطاءٍ گردید بعد ازاں ہمزہ ثانیہ بقاعدہ جاءٍ یا شد پس حسب ایں قاعدہ ہمزہ را یاء مفتوحہ ویا را الف گردند خطایا شد

(بقیہ صفحہ ۹۲ کا) ہمزہ کو دیا۔ جاءٍ ہوگیا۔ اسی طرح اَئِمَّۃٌ میں دو متحرک ہمزہ جمع ہوئے ایک دن میں سے مکسور ہے۔ لہٰذا دوسرے ہمزہ کو یا سے بدل دیا آیِمَّۃٌ ہوگیا۔ اور اگر کلمہ میں دو ہمزہ جمع ہوں مگر ان دونوں میں سے کوئی مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو واو سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے اُوَادِم اور اُوَیْدِم اصل میں أَأَدِم اور أُأَیْدِم تھے۔ دو متحرک ہمزہ ایک کلمہ میں جمع ہوئے کوئی ان میں کا مکسور نہیں ہے۔ اسلئے دوسرے ہمزہ کو واو بدل دیا۔ اَوَادِم اور اُوَیْدِم ہوگیا

ترجمہ ومطلب: اگر کسی کلمہ میں واو اور یا کے بعد ہمزہ واقع ہو اور وہ واو اور یا مدہ زائدہ ہوں اصلی نہ ہوں تو یہ ہمزہ اگر واو کے بعد ہے۔ تو ہمزہ کو واو سے بدل دیں گے۔ جیسے مَقْرُوءَۃٌ ہمزہ واو زائدہ کے بعد واقع اور واو مدہ زائدہ ہے لہٰذا ہمزہ کو واو سے بدل دیا اور واو کو واو میں ادغام کردیا مَقْرُوَّۃٌ ہوگیا۔ اور خَطِیَّۃٌ اصل میں خَطِیئَۃٌ تھا ہمزہ واقع ہوا یاء ساکن ماقبل مکسور یعنی یاء مدہ زائدہ ہے۔ لہٰذا ہمزہ کو یا سے بدل کر یا میں ادغام کردیا خَطِیَّۃٌ ہوگیا اُقَیِّسٌ اصل میں اُقَیْئِسٌ تھا۔ ہمزہ کو یاء سے بدلا اُقَیْیِسٌ ہوا پہلی یاء کو دوسری یاء میں ادغام کردیا گیا۔ اُقَیِّسٌ ہوگیا۔

قاعدہ ۶: جب ہمزہ مفاعل کے الف کے بعد واقع ہو تو اس ہمزہ کو یا مفتوح سے بدل دیں گے اور اسکے بعد یاء کو الف سے بدلیں گے۔ جیسے خطایا جو کہ خطیئۃ کی جمع ہے۔ اصل میں۔ خطائِیُ تھا۔ یا واقع ہوئی الف زائدہ کے بعد (بقیہ صفحہ ۹۴ پر)

قاعدہ (۷) ہمزۂ متحرکہ کہ پس حرف ساکنہ غیر مدّہ زائدہ و یا تصغیر بود نقل حرکتش بماقبل محذوف شود جوازاً چوں یَسَلُ و قَدَفْلَحَ و یَرْمِیَخَاہُ۔
قاعدہ (۸) در یَرٰی، یُرِیْ و جملہ افعال رویت ایں قاعدہ بطور وجوب مستعمل است نہ در اسماء مشتقہ از رویت پس در مَرْاٰیٌ ظرف و مصدر میمی و در مِرْاٰۃٌ آلہ و در مَرْئِیٌ" اسم مفعول حرکت ہمزہ بماقبل دادہ ہمزہ را حذف کردن جائز است نہ واجب ۔

(بقیہ صہ ۹۳ کا) اور طرف کے قریب واقع ہوئی۔ تو قائل کے قاعدہ کے موافق یا ہمزہ سے بدل گئی۔ خَطَائِءُ" ہوا۔ اسلئے قاعدہ مرہ صادق آیا۔ لہٰذا دوسری ہمزہ کو یاء سے بدل دیا گیا۔ جیسے جاءٍ میں بدلا گیا تھا۔ لہٰذا خطائی اور اب دیکھا کہ ہمزہ واقع ہوا مفاعل کے الف کے بعد اور یاء سے پہلے لہٰذا ہمزہ کو یا مفتوحہ سے بدلا گیا تو خطایٔی" ہوگیا۔ قاعدہ پایا کہ متحرک ماقبل اسکا مفتوح لہٰذا دوسری یاء کو الف سے بدل دیا خطایا ہوگیا ۔

ترجمہ و مطلب :۔ قاعدہ نمبر ۷ اس قاعدہ میں اس ہمزہ کا قاعدہ بیان کیا گیا ہے جو ہمزہ کہ منفرد اور متحرک ہو قاعدہ ہمزہ منفردہ متحرکہ اگر حرف ساکن کے بعد واقع ہو وہ ساکن حرف حرف مدہ زائدہ نہ ہو اور یاء تصغیر بھی نہ ہو تو اس ہمزہ کی حرکت کو نقل کرکے ماقبل والے ساکن حرف کو دیدیں گے اور یہ ہمزہ جوازاً حذف کردیا جائے گا۔ جیسے یَسَلُ اصل میں یَسْئَلُ تھا۔ ہمزہ متحرک اور منفرد ہے ماقبل سین حرف ساکن ہے اور غیر مدہ زائدہ ہے تصغیر کی یا بھی نہیں ہے اسلئے جوازاً ہمزہ کی حرکت سین کو دیکر ہمزہ کو حذف کر دیا گیا۔ دوسری مثال قَدْ اَفْلَحَ ہے۔ ہمزہ متحرک ہے منفرد ہے۔ ماقبل اسکے دال ساکنہ ہے نہ مدہ زائدہ ہے نہ یا تصغیر اسلئے ہمزہ کی حرکت دال کو دیکر ہمزہ کو حذف کردیا قَدَفْلَحَ ہوگیا اسی طرح یرم اَخاہ یرم اخاہ میں بھی کیا گیا۔ ہمزہ متحرک بعد ساکن غیر مدہ زائدہ وغیر یا تصغیر کے بعد واقع ہوا۔ ہمزہ کی حرکت یا ساکنہ کو دیا (بقیہ صفحہ ۹۵ پر)

قاعدہ ۹۱: ہمزہ متحرکہ اگر بعد متحرک باشد دراں بین بین قریب و بین بین بعید ہر دو جائز است۔ خواندن ہمزہ میان مخرج خود و مخرج حرف علت کہ وفق حرکتش باشد بین بین قریب است و میان مخرج او و مخرج حرف علت وفق حرکت بعید و بین بین را تسہیل می گویند مثال سَاَلَ سُئِمَ لَؤُمَ در سَاَلَ ہر دو بین بین ہمزہ در مخرج خود الف خواندہ شود چہ خود ہمزہ مفتوح است و ماقبلش ہم مفتوح و در سُئِمَ در بین بین قریب ۔۔۔۔۔۔ میان مخرج یا و ہمزہ و در بعید میان مخرج الف و ہمزہ و در لَؤُمَ میان مخرج واو و ہمزہ بہ بین بین قریب جائز است ۔

(بقیہ صـ۹۴ کا) ہمزہ کو حذف کر دیا یَرٰی مِیْ خَاہُ ہو گیا یرٰی خاہ کے معنی وہ اپنے بھائی کو پتھر مارتا ہے۔ قاعدہ ۹۰: رویت مصدر کے بنے ہوئے تمام فعل اور صیغے جنہیں ہمزہ متحرک اور ماقبل اسکا ساکن ہو تو اس ہمزہ کی حرکت وجوبا ماقبل کو دیتے ہیں اور ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے یَرٰی اصل میں یَرْاٰی تھا۔ ہمزہ متحرک منفرد اس کا ماقبل ساکن ہمزہ کا فتحہ وجوبا را کو دیا اور ہمزہ کو حذف کر دیا گیا، بعینہ یہ طریقہ مضارع کے صیغوں امر و نہی کے صیغوں میں اختیار کریں گے ۔

ترجمہ و مطلب:- قاعدہ ۹۱ میں نے مصنف نے بین بین قریب اور بین بین بعید کا قاعدہ تحریر کیا ہے اگر ہمزہ منفرد ہو۔ اور متحرک کے بعد واقع ہو تو اس ہمزہ میں بین بین قریب اور بین بین بعید دونوں جائز ہیں۔ بین بین کا طریقہ یہ ہے کہ ہمزہ کو جھٹکا سے نہ پڑھا جائے بلکہ پڑھنے میں نرمی کی جائے۔ لہٰذا ہمزہ کو اس طرح پڑھیں کہ نہ بالکل سخت ہو نہ بالکل نرم اور یہ جب ہوگا کہ ہمزہ نہ تو اپنے مخرج سے ادا کیا جائے کیوں کہ اس لحیط کا ہوگا۔ اور نہ حرف مدہ کے مخرج سے ادا ہو بلکہ ان دونوں کے درمیان سے ادا کیا جائے تو نرمی آجائے گی۔ اسی کو بین بین کہا جاتا ہے، دوسرا نام اسکا تسہیل ہمزہ بھی ہے، اب اگر ہمزہ کو اپنے مخرج اور اس حرف علت کے درمیان ادا کیا جائے۔ جو ہمزہ کی (بقیہ صـ۹۶ پر)

قاعدہ نمبر (۱۱) ہمزۂ استفہام چوں بر ہمزہ در آید ءَاُنْتُمْ دراں جائز ست کہ ثانیہ را بحرفیکہ قاعدۂ تخفیف مقتضی آں باشد بدل کنند پس در ءَاُنْتُمْ اُوْنتم سازند و جائز ست کہ ہمزہ را تسہیل کنند قریب یا بعید و جائز است کہ میان ہمزتین الف متوسط بیارند آانتم گویند۔

(بقیہ ص۹۵ کا) حرکت سے نکلتا ہے۔ تو اسکو بین بین قریب کہتے ہیں۔ اور اگر ہمزہ کو ہمزہ کے مخرج کے درمیان اور اس حرف علت کے درمیان پڑھنا جو ہمزہ کے ماقبل کی حرکت سے پیدا ہو۔ اسے بین بین بعید کہتے ہیں۔ جیسے سَئَلَ میں ہمزہ حرف متحرک (سین) کے بعد واقع ہوئی تو اس ہمزہ میں تسہیل کریں گے۔ یعنی بین بین پڑھیں گے۔ اور چونکہ ہمزہ پر فتحہ ہے اور سین پر بھی فتحہ ہے لہٰذا اسمیں بین بین قریب و بعید دونوں جائز ہیں، سُئِمَ میں ہمزہ پر کسرہ ہے، اگر بین بین قریب کریں گے۔ تو ہمزہ یا اور اپنے مخرج کے درمیان پڑھی جائے گی۔ اور اگر ہمزہ کو اپنے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان پڑھیں گے تو بین بین بعید ہوگا۔ اور لَؤُم میں بین بین قریب اسطرح پر ہوگا کہ ہمزہ اپنے مخرج اور واو کے مخرج کے درمیان پڑھی جائے اور اگر ہمزہ اپنے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان پڑھی جائے گی تو بین بین بعید ہوگا۔

نوٹ تسہیل اور بین بین قریب و بعید کو استاد ادا کر کے طلبار کو تبلائیں ۔

ترجمہ و مطلب :- ہمزہ قطعی پر جب ہمزہ استفہام داخل ہو جیسے ءَاُنْتُمْ تو دوسرے ہمزہ کو اس حرف سے بدل دینا جائز جسکا تخفیف کا قاعدہ تقاضا کرتا ہے مثلاً ءَاُنتم میں پہلی ہمزہ استفہام کی ہے۔ اور دوسری ہمزہ قطعی ہے۔ لہٰذا ثانی ہمزہ کو قاعدہ نمبر۱ کے مطابق واو سے بدل کر اُوْنتم کرنا جائز ہے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ دوسری ہمزہ میں تسہیل کر دیں خواہ بین بین قریب والی یا بین بین بعید والی۔ جیسا کہ قاعدہ نمبر۹ میں تفصیل گذر چکی ہے۔

مشق سوالات

سوال ۱۔ جاءٍ کی اصل کیا تھی۔
جواب ۱۔ جاءٍ اصل میں جایِیٌ تھا یا الف زائدہ کے بعد طرف کے قریب واقع ہوئی اس ہمزہ سے بدل دیا۔ اس کے بعد قاعدہ ۴۳ جاری کرکے دوسری ہمزہ کو یاء سے بدلا پھر یاء پر ضمہ ثقیل تھا ساکن کردیا دو ساکن جمع ہوئے یا اور تنوین کو گرادیا۔ جاءٍ رہ گیا۔
سوال قاعدہ ۴۳ کیا ہے۔
جواب ۱۔ جب کلمہ میں دو ہمزہ متحرک جمع ہوں تو اور دونوں میں سے کوئی مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیتے ہیں
سوال ۹۔ یَسَلُ میں کیا تغیر کیا گیا ہے
جواب ۲۔ یَسَلُ اصل میں یَسْئَلُ تھا، ہمزہ متحرک ماقبل اس کا ساکن اس لئے ہمزہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل (یعنی سین) کو دیا اور ہمزہ کو حذف کردیا۔

قسم دوم در گردانہائے مہموز

مہموز فا از باب نَصَرَ یَنْصُرُ الاخذ گرفتن صرف صغیر :-
اَخَذَ یَاْخُذُ اَخْذًا فہو آخِذٌ واُخِذَ یُوْخَذُ اَخْذًا فہو مَاخُوْذٌ الامر منہ خُذْ والنہی عنہ لَا تَاْخُذْ الظرف منہ مَاْخَذٌ والاٰلۃ منہ مِیْخَذٌ مِیْخَذَۃٌ مِیْخَاذٌ وتثنیتہما مَاْخَذَانِ ومِیْخَذَانِ والجمع منہما مَاٰخِذُ وَمَاٰخِیْذُ افعل التفضیل آخَذُ والمؤنث منہ اُخْذٰی وتثنیتہما آخَذَانِ واُخْذَیَانِ والجمع منہما آخَذُوْنَ واَوَاخِذُ واُخَذٌ واُخْذَیَاتٌ :- صرف کبیر :- بحث فعل ماضی معروف
اَخَذَ اَخَذَا اَخَذُوْا اَخَذَتْ اَخَذَتَا اَخَذْنَ اَخَذْتَ اَخَذْتُمَا اَخَذْتُمْ اَخَذْتِ اَخَذْتُمَا اَخَذْتُنَّ اَخَذْتُ اَخَذْنَا :- بحث فعل مضارع معروف :- یَاْخُذُ یَاْخُذَانِ یَاْخُذُوْنَ تَاْخُذُ تَاْخُذَانِ یَاْخُذْنَ تَاْخُذُوْنَ تَاْخُذِیْنَ تَاْخُذْنَ اَخُذُ نَاْخُذُ :-
اسم فاعل :- آخِذٌ آخِذَانِ آخِذُوْنَ آخِذَۃٌ آخِذَتَانِ آخِذَاتٌ
اسم مفعول :- مَاْخُوْذٌ مَاْخُوْذَانِ مَاْخُوْذُوْنَ مَاْخُوْذَۃٌ مَاْخُوْذَتَانِ مَاْخُوْذَاتٌ امر حاضر معروف خُذْ خُذَا خُذُوْا خُذِیْ خُذْنَ
نہی حاضر معروف :- لَا تَاْخُذْ لَا تَاْخُذَا لَا تَاْخُذُوْا لَا تَاْخُذِیْ لَا تَاْخُذْنَ اسم ظرف مَاْخَذٌ مَاْخَذَانِ مَاٰخِذُ اسم آلہ مِیْخَذٌ مِیْخَذَۃٌ مِیْخَذَانِ مِیْخَذَتَانِ مَاٰخِذُ مِیْخَاذٌ مِیْخَاذَانِ مَاٰخِیْذُ
بحث اسم تفضیل مذکر آخَذُ آخَذَانِ آخَذُوْنَ اَوَاخِذُ - بحث اسم تفضیل مؤنث اُخْذٰی اُخْذَیَانِ اُخَذٌ اُخْذَیَاتٌ :-

امر این باب خُذْ آمدہ بر خلاف قیاس است قیاس مقتضی آن بود کہ اُؤْخُذْ می آمد۔ یا بدال ہمزہ دوم بواو بقاعدہ اُؤْمِنَ وہم چنیں امر اَکَلَ یَاکُلُ ہم کُلْ آمدہ ودر اَمَرَ یَامُرُ حذف ہمزتین اور ابقاء ہر دو ہم جائز ست مُرْ و اُؤْمُرْ ہر دو آمدہ۔

ترجمہ ومطلب:۔ اس باب کا امر خلاف قیاس خُذْ آیا ہے۔ قیاس کا تقاضہ تھا کہ اُؤْخُذْ آتا یعنی دوسرے ہمزہ اُؤْمِنَ کے قاعدہ کے مطابق واو سے بدل دیا جاتا۔ اَکَلَ یَاکُلُ کا امر بھی کُلْ آیا ہے اور اَمَرَ یَامُرُ کے امر میں دونوں ہمزہ کا حذف اور دونوں کا باقی رکھنا دونوں جائز ہے کیونکہ امر کا صیغہ مُرْ اور اُؤْمُرْ دونوں آئے ہیں۔

در صیغ مضارع معلوم این باب غیر واحد متکلم قاعدۂ رَاْسٌ جاری ست ودر مفعول وظرف ... ودر آلہ قاعدہ بئرٌ ودر مضارع مجہول غیر واحد متکلم قاعدہ جُؤنِیْ ودر واحد متکلم مضارع معروف وافعل التفضیل قاعدہ اٰمَنَ ودر جمع آں قاعدہ اَوَادِمُ ودر واحد متکلم مضارع مجہول قاعدہ اُؤْمِنَ تعلیلات ہمہ فہمیدہ برزبان باید آورد۔

ترجمہ ومطلب:۔ اس باب کے مضارع معروف کے صیغوں میں واحد متکلم کے علاوہ میں رَاْسٌ کا قاعدہ جاری ہوا ہے۔ اسی طرح اسم مفعول اور اسم ظرف کے صیغوں میں بھی یہی قاعدہ جاری ہوا ہے۔ اور اسم آلہ کے صیغوں میں بئرٌ کا قاعدہ جاری ہوا ہے اور مضارع مجہول کے صیغوں میں واحد متکلم کے علاوہ جُؤنِیْ کا قاعدہ جاری ہوا ہے اور مضارع معروف کے واحد متکلم اور اسم تفضیل میں اٰمَنَ کا قاعدہ جاری ہوا ہے اور ان کے جمع کے صیغوں یعنی جمع متکلم اور اسم تفضیل کے جمع کے صیغوں میں اَوَادِمُ کا قاعدہ جاری ہوگا اور مضارع مجہول واحد متکلم میں قاعدہ اُؤْمِنَ کا قاعدہ جاری ہوگا۔

تعلیلات سمجھ کر زبان پر جاری کرنا چاہیئے۔

مہموز فا از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ اَلْاَسْرُ بند کردن

صرف صغیر: اَسَرَ یَاسِرُ اَسْرًا فهو آسِرٌ وَاُسِرَ یُوْسَرُ اَسْرًا فهو مَاسُوْرٌ الامر منه اِیْسِرْ والنهی عنه لَا تَاسِرْ الظرف منه مَاسَرٌ والآلة منه مِیْسَرٌ و مِیْسَرَةٌ و مِیْسَارٌ وتثنیتهما مَاسَرَانِ و مِیْسَرَانِ والجمع منهما مَاسِرُ و مَاسِیْرُ افعل التفضیل آسَرُ والمونث منه اُسْرٰی وتثنیتهما آسَرَانِ و اُسْرَیَانِ والجمع منهما آسَرُوْنَ وَاَدَاسِرُ و اُسَرٌ و اُسْرَیَاتٌ - صرف کبیر: بحث فعل ماضی مطلق اَسَرَ اَسَرَا اَسَرُوْا اَسَرَتْ اَسَرَتَا اَسَرْنَ اَسَرْتَ اَسَرْتُمَا اَسَرْتُمْ اَسَرْتِ اَسَرْتُمَا اَسَرْتُنَّ اَسَرْتُ اَسَرْنَا بحث فعل مضارع یَاسِرُ یَاسِرَانِ یَاسِرُوْنَ تَاسِرُ تَاسِرَانِ یَاسِرْنَ تَاسِرُ تَاسِرُوْنَ تَاسِرِیْنَ تَاسِرْنَ اَاسِرُ نَاسِرُ بحث اسم فاعل آسِرٌ آسِرَانِ آسِرُوْنَ... آسِرَةٌ آسِرَتَانِ آسِرَاتٌ بحث اسم مفعول مَاسُوْرٌ مَاسُوْرَانِ... مَاسُوْرُوْنَ مَاسُوْرَةٌ مَاسُوْرَتَانِ مَاسُوْرَاتٌ۔

بحث اسم ظرف: مَاسَرٌ مَاسَرَانِ مَاسِرُ بحث اسم آلہ مِیْسَرٌ مِیْسَرَةٌ مِیْسَارٌ مِیْسَرَانِ مِیْسَرَتَانِ مِیْسَارَانِ مَاسِرُ مَاسِیْرُ۔

بحث اسم تفضیل آسَرُ آسَرَانِ آسَرُوْنَ اَدَاسِرُ اُسْرٰی اُسْرَیَانِ اُسَرٌ اُسْرَیَاتٌ بحث امر اِیْسِرْ اِیْسِرَا اِیْسِرُوْا اِیْسِرِیْ اِیْسِرْنَ بحث نہی لَا تَاسِرْ لَا تَاسِرَا لَا تَاسِرُوْا لَا تَاسِرِیْ لَا تَاسِرْنَ

تعلیلات صیغ بقیاس باب اَخَذَ باید فہمید جز اینکہ در امر آں کہ اِیْسِرْ ست قاعدہ اِیْمَانٌ جاری شدہ - دیگر ابواب ثلاثی مجرد را بہمیں وضع باید گردانید۔

(ترجمہ ومطلب) اس باب کی جملہ تعلیلات باب اَخَذَ کی طرح سمجھنا چاہیے علاوہ اسکے اس باب کے امر کے صیغہ میں جو کہ اِیْسِرْ ہے۔ ایمان کا قاعدہ جاری ہوگا۔ نیز ثلاثی مجرد کے تمام ابواب کو اسی طریق پر سمجھ کر گردان کرنا چاہیے۔

مہموز فا از باب افتعال الایتمار فرمانبرداری کردن۔

صرف صغیر: اِیْتَمَرَ یَاتَمِرُ اِیْتِمَارًا فھو مُؤْتَمِرٌ واُوْتُمِرَ یُؤْتَمَرُ اِیْتِمَارًا فھو مُؤْتَمَرٌ الامر منہ اِیْتَمِرْ والنھی عنہ لَا تَاتَمِرْ الظرف منہ مُؤْتَمَرٌ۔ صرف کبیر: بحث ماضی مطلق: اِیْتَمَرَ اِیْتَمَرَا اِیْتَمَرُوْا اِیْتَمَرَتْ اِیْتَمَرَتَا اِیْتَمَرْنَ .... اِیْتَمَرْتَ اِیْتَمَرْتُمَا اِیْتَمَرْتُمْ اِیْتَمَرْتِ اِیْتَمَرْتُمَا اِیْتَمَرْتُنَّ اِیْتَمَرْتُ اِیْتَمَرْنَا۔

بحث مضارع معروف: یَاتَمِرُ یَاتَمِرَانِ یَاتَمِرُوْنَ تَاتَمِرُ... تَاتَمِرَانِ یَاتَمِرْنَ تَاتَمِرُوْنَ تَاتَمِرِیْنَ تَاتَمِرْنَ اَتَمِرُ نَاتَمِرُ۔

بحث اسم فاعل: مُؤْتَمِرٌ مُؤْتَمِرَانِ مُؤْتَمِرُوْنَ مُؤْتَمِرَةٌ مُؤْتَمِرَاتٌ مُؤْتَمِرَاتٌ بحث اسم مفعول: مُؤْتَمَرٌ مُؤْتَمَرَانِ مُؤْتَمَرُوْنَ مُؤْتَمَرَةٌ مُؤْتَمَرَتَانِ مُؤْتَمَرَاتٌ۔ بحث امر: اِیْتَمِرْ اِیْتَمِرَا اِیْتَمِرُوْا اِیْتَمِرِیْ اِیْتَمِرْنَ بحث نہی: لَا تَاتَمِرْ لَا تَاتَمِرَا لَا تَاتَمِرُوْا لَا تَاتَمِرِیْ لَا تَاتَمِرْنَ بحث اسم ظرف: مُؤْتَمَرٌ۔

(ترجمہ و مطلب) مہموز فا باب افتعال سے الایتمار فرمانبرداری کرنا۔

در ماضی معلوم و امر حاضر معروف قاعدہ اِیْمَانٌ جاری شدہ و در ماضی مجہول قاعدہ اُوْمِنَ و در مضارع معلوم قاعدہ رأس و در مجہول و فاعل و مفعول و ظرف قاعدہ یؤس۔

ترجمہ و مطلب) ماضی معروف اور امر حاضر معروف کے صیغوں میں ایمان کا قاعدہ ہوگا۔ اسلئے کہ شروع میں دو ہمزہ جمع ہوئے۔ جنمیں اول مکسور ہے اور دوسرا ہمزہ ساکن ہے۔ اسلئے ہمزہ ساکن ماقبل مکسور کی وجہ سے دوسری ہمزہ کو یاء سے بدل دیا۔

اور اس باب کی ماضی مجہول میں قاعدہ اُوْمِنَ کا جاری ہوگا (بقیہ صفحہ ۱۰۲ پر)

مہموز فا از باب استفعال چون اَلْاِسْتِیْذَان اذن خواستن،
صرف صغیر:- اِسْتَاذَنَ یَسْتَاذِنُ اِسْتِیْذَانًا فھو مُسْتَاذِنٌ وَ اُسْتُوْذِنَ یُسْتَاذَنُ اِسْتِیْذَانًا فھو مُسْتَاذَنٌ الامر منه اِسْتَاذِنْ والنھی عنه لَا تَسْتَاذِنْ الظرف منه مُسْتَاذَنٌ **صرف کبیر**:
بحث ماضی مطلق معروف:- اِسْتَاذَنَ اِسْتَاذَنَا اِسْتَاذَنُوْا اِسْتَاذَنَتْ اِسْتَاذَنَتَا اِسْتَاذَنَّ اِسْتَاذَنْتَ اِسْتَیْذَنْتُمَا اِسْتَذَنْتُمْ اِسْتَاذَنْتِ اِسْتَیْذَنْتُمَا اِسْتَیْذَنْتُنَّ اِسْتَاذَنْتُ اِسْتَیْذَنَّا بحث مضارع معروف یَسْتَاذِنُ یَسْتَاذِنَانِ یَسْتَاذِنُوْنَ تَسْتَاذِنُ تَسْتَاذِنَانِ یَسْتَاذِنَّ تَسْتَاذِنُوْنَ تَسْتَاذِنِیْنَ تَسْتَاذِنَّ اَسْتَاذِنُ نَسْتَاذِنُ بحث امر:- اِسْتَاذِنْ اِسْتَاذِنَا اِسْتَاذِنُوْا اِسْتَاذِنِیْ اِسْتَاذِنَّ بحث نہی حاضر معروف لَا تَسْتَاذِنْ لَا تَسْتَاذِنَا لَا تَسْتَاذِنُوْا لَا تَسْتَاذِنِیْ لَا تَسْتَاذِنَّ بحث اسم فاعل مُسْتَاذِنٌ مُسْتَاذِنَانِ مُسْتَاذِنُوْنَ مُسْتَاذِنَةٌ مُسْتَاذِنَتَانِ مُسْتَاذِنَاتٌ بحث اسم مفعول مُسْتَاذَنٌ مُسْتَاذَنَانِ مُسْتَاذَنُوْنَ مُسْتَاذَنَةٌ مُسْتَاذَنَتَانِ مُسْتَاذَنَاتٌ،
بحث اسم ظرف:- مُسْتَاذَنٌ،

(بقیہ صفحہ ۱۰۱ کا) - کیونکہ شروع دو ہمزہ اول مضموم دوسری ساکن جمع ہوئے۔ اس لئے دوسری ہمزہ کو واو سے بدل دیا۔ اور اس باب کے مضارع معروف کے صیغوں میں رأس کا قاعدہ جاری ہوگا۔ جیسے یَأْتَمِرُ سے یَاتَمِرُ اور مضارع مجہول اور اسم مفعول و اسم فاعل اور اسم ظرف میں ان سب میں بُؤس کا قاعدہ جاری ہوگا۔

(ترجمہ و مطلب) باب استفعال سے مہموز فا جیسے الاستیذان اجازت چاہنا - گردانیں اوپر متن میں بیان ہو چکی ہیں۔

صیغ ایں باب و دیگر ابواب ثلاثی مزید بقیاس صیغ سابقہ باید فہمید بر آوردن تعلیلات آن دشوار نیست۔ فائدہ در مہموز عین از ثلاثی مجرد بصیغ ماضی قاعدہ بین بین جاری است و در مضارع و امر قاعدہ یَسَلُ و نَاٰ یَزْیَرُ و از ضرب است۔ و سَاٰلَ یَسْئَلُ از فتح است۔ و سَئِمَ یَسْئَمُ از سمع و لَؤُمَ یَلْؤُمُ از کرم در امر بر وقت اجرائے قاعدہ یَسَلُ ہمزہ وصل ساقط خواہد شد در اِزْئِرْ زِرْ و در اِسْاَلْ سَلْ خواہند گفت و در اِسْئَمْ سَمْ و در اُلْؤُمْ لُمْ گردانہائے اینہا را بایں وضع ضبط باید کرد مثلاً زِرْ زِرَا زِرُوا۔ زِرِیْ زِرَا زِرْنَ۔ سَلْ سَلَا سَلُوْا سَلِیْ سَلْنَ لُمْ لُمَا لُمِیْ لُمْنَ در مہموز عین از ابواب ثلاثی مزید ہم بریں قیاس قواعد جاری باید کرد

ترجمہ و مطلب:- اس باب کے تمام صیغے اسی طرح ثلاثی مزید فیہ جملہ صیغوں کو پہلے کی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ ان کی تعلیلوں کا نکالنا مشکل نہیں ہے۔ **فائدہ ۱:-** مذکورہ بالا تمام ماضی کے صیغوں میں اسی طرح اسکے علاوہ جو بھی ماضی کا صیغہ مہموز العین ہو سب میں بین بین بعید کا قاعدہ جاری ہوگا۔ اور جسطرح یَسْئَلُ میں ہمزہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دے کر ہمزہ کو گرادیا گیا ہے۔ اسی طرح یَزْئِرُ اور یَسْئَمُ یَلْؤُمُ میں بھی ہمزہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیکر ہمزہ کو گرادیا جائے گا۔ اور گردان اس طرح پر ہوگی۔ یَسَلُ یَسَلَانِ یَسَلُوْنَ... تَسَلُ تَسَلَانِ یَسَلْنَ تَسَلُوْنَ تَسَلِیْنَ تَسَلْنَ اَسَلُ نَسَلُ ، یَزِرُ یَزِیْرَانِ یَزِیْرُوْنَ تَزِیْرُ تَزِیْرَانِ یَزِرْنَ تَزِیْرُوْنَ تَزِیْرِیْنَ تَزِرْنَ اَزِیْرُ.. نَزِیْرُ یَسَمُ یَسَمَانِ الخ یَلُمُ یَلُمَانِ یَلُمُوْنَ تَلُمُ تَلُمَانِ یَلُمْنَ تَلُمُوْنَ تَلُمِیْنَ تَلُمْنَ اَلُمُ نَلُمُ۔

مضارع مہموز العین میں جب یَسَلُ کا قاعدہ جاری ہوگا۔ تو ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیں گے اور یہ ہمزہ اور ہمزہ وصل دونوں گر جائیں گے۔ جیسے زِرْ۔ اِزْئِرْ تھا۔ عین کلمہ کی جگہ جو ہمزہ ہے۔ اسکی حرکت زاء کو دیا۔ اور متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصل شروع والا گرادیا گیا۔ زِرْ رہ گیا۔ (بقیہ صفحہ پر)

فائدہ:- در مہموز لام باکثر صیغ چون قَرَأَ یَقْرَأُ قاعدہ بین بین است و در واحد ماضی مجہول چون قُرِیَ قاعدہ میسّر و در امر و جمع صیغ مضارع مجزوم قاعدہ ہمزہ منفردہ ساکنہ پس در اِقْرَأْ و لَمْ یَقْرَأْ ہمزہ الف شود و در اُبْرُؤْ وَلَمْ یَبْرُؤْ واو و در مکسور العین یا و در مکسور العین یا و در ابواب ثلاثی مزید فیہ از مہموز عین و مہموز لام بقواعد مذکورۂ بالا تعلیلات صیغ می باید۔ اُدر د اشکالے ندارد ۔

(بقیہ صفہ ۱۰۳ کا) اسی طرح اِسْئَلْ میں جب عین کلمہ کے ہمزہ کی حرکت سین کو دیا۔ اور ہمزہ حذف کردیا تو اِسَلْ ہوگیا چونکہ اب سین یعنی فا کلمہ متحرک ہو گیا، اسلئے ہمزہ کی ضرورت نہ رہی کیونکہ ابتداء بالسکون لازم نہیں آرہا۔ لہٰذا شروع کے ہمزہ کو گرادیا۔ سَلْ ہوگیا۔ اسی طرح اِسْئَمْ میں بعد تعلیل سَمْ رہ گیا۔ اور اُلْؤُمْ میں لُمْ باقی رہ گیا۔

ترجمہ و مطلب:- مہموز لام کے اکثر صیغوں میں جیسے قَرَأَ یَقْرَأُ بین بین کا قاعدہ جاری ہوگا اور ماضی مجہول کے واحد کے صیغوں میں جیسے قُرِیَ قاعدہ میسّر جاری ہوگا اور امر کے صیغوں اور مضارع مجزوم کے جمع کے صیغوں میں ہمزہ منفردہ ساکنہ ہونے کی وجہ سے الف سے بدل جائے گا۔ اسی طرح صیغہ ا ر ع اور لم یَبْرُؤْ میں واو اور صیغہ مکسور العین میں یا سے بدل دیا جائے گا۔ نیز ثلاثی مزید فیہ کے تمام ابواب میں مہموز العین اور مہموز اللام کے صیغوں میں مذکورہ بالا قواعد کے مطابق تعلیلات کرنا چاہیئے۔

مشق سوالات

سوال:- صیغہ سَلْ یَسْئَلُ میں کون سا قاعدہ پایا جاتا ہے۔

جواب:- اسمیں بین بین کا قاعدہ پایا جاتا ہے، نیز اسکی ہمزہ کو نقل کرکے ماقبل کو دیکر ہمزہ کو حذف کردیا جائے گا۔ اور یہ حذف جائز ہے۔

سوال:- سَلْ کون صیغہ ہے۔ اسمیں کیا تعلیل ہوئی ہے۔
جواب:- سَلْ امر حاضر واحد مذکر کا صیغہ ہے۔ اسمیں اِسْئَلْ تھا ہمزہ متحرک بعد ساکن کے واقع ہوا لہٰذا ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیا۔ اور ہمزہ کو گرا دیا۔ شروع کا ہمزہ یعنی ہمزہ وصل ابتداء بالسکون لازم نہ آنے کی وجہ سے گرا دیا گیا۔ سَلْ رہ گیا۔ سوال۔ لُمْ میں کیا تبدیل واقع ہوئی ہے
جواب:- لُمْ بھی امر حاضر واحد مذکر ہے، باب کرم سے اُلْؤُمْ تھا۔ ہمزہ متحرک بعد ساکن واقع ہونے کی وجہ سے ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیا۔ اور ہمزہ کو گرا دیا۔ نیز ہمزہ وصل فاکلمہ یعنی لام کے متحرک ہونے کی وجہ سے ساقط کر دیا گیا۔
سوال:- اردو میں کیا تبدیل ہوئی ہے جواب واحد مذکر حاضر ہے، اور مہموز لام ہے۔ لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ساکن واقع ہوا اور اسکا ماقبل مضموم تھا لہٰذا بُؤس کے قاعدہ سے ہمزہ کو واو سے بدل دیا۔ اردو ہوگیا۔

فَصْلُ دوم در مُعتل مشتمل بر پنج قسم

قسم اول در قواعد معتل۔ قاعدہ (۱) ہر واو کہ میان علامت مضارع مفتوحہ و کسرہ یا فتحہ کلمہ کہ عین یا لامش حرف حلق باشد واقع شود۔ بیفتد۔ چوں یَعِدُ ویَھِبُ ویَسَعُ اینکہ اصل قاعدہ در یا تقریر می کنند و دیگر صیغ مضارع را تابع می گردانند تطویل لاطائل ست۔ وہم چنیں در یَھَبُ وغیرہ قائل بایں معنی شدن کہ اینہا دراصل مکسور العین بودند برعایت حرف حلق عین را فتحہ دادند تکلف بارداست۔ تقریر درست برائے قاعدہ ہمین است کہ کردیم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وصاحب منظوم نیک ایں تقریر را نوشتہ

(ترجمہ ومطلب) دوسری فصل معتل کے بیان میں (بقیہ صفحہ ۱۰۶ پر)

یہ فصل اقسام پر مشتمل ہے۔
قسم اول مثل کے قواعد۔ قاعدہ (۱) جو واو کہ مضارع کی علامت مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہو۔ یا واو علامت مضارع مفتوحہ اور فتحہ کے درمیان ایسے کلمہ میں واقع ہو جس میں عین کلمہ یا لام کلمہ حروف حلقی میں سے ہو۔ تو وہ واو گر جاتا ہے۔ جیسے یَعِدُ اصل میں یَوْعِدُ تھا۔ واو کے ایک طرف علامت مضارع مفتوحہ ہے۔ اور دوسری طرف عین مفتوحہ ہے اسلئے اور عین کلمہ حرف حلقی ہے۔ لہٰذا واو کو حذف کر دیا۔ یَعِدُ رہ گیا۔ دوسرا صیغہ یَھَبُ ہے اصل میں یَوْھَبُ تھا۔ واو سے پہلے علامت مضارع مفتوحہ ہے۔ اور دوسری طرف عین کلمہ ریں (ھَا) ہے جو کہ مفتوح بھی ہے اور حروف حلقی میں سے ہے۔ لہٰذا واو کو حذف کر دیا۔ یَھَبُ رہ گیا۔ اسی طرح یَسَعُ اصل میں یَوْسَعُ تھا۔ واو کے ایک جانب علامت مضارع مفتوحہ ہے۔ اور دوسری طرف سین عین کلمہ ہے جو کہ مفتوح ہے اور لام کلمہ حرف حلقی میں سے ہے۔ لہٰذا واو کو حذف کر دیا گیا۔ اینکہ اصل قاعدہ در یا تقریر می کنند الخ: اس عبارت میں مصنفؒ نے اپنی ایک رائے کا اظہار فرمایا ہے اور وہ یہ کہ دوسرے علماء صرف یہ قاعدہ یا میں بیان کرتے ہیں۔ یعنی یہ کہتے ہیں کہ جو واو علامت مضارع یا کے درمیان اور کسرہ کے درمیان واقع ہو اور اس کلمہ کا لام یا عین کلمہ حروف حلقی میں سے ہو تو وہ گر جائے گا۔ مضارع کے باقی وہ صیغ جہاں یا کے بجائے تا، الف، ن آتے ہیں ان تمام صیغوں کو تابع کرتے ہیں۔ مصنفؒ اس قاعدہ کو خواہ مخواہ کی طوالت سے تعبیر کرتے ہیں۔ وہم جنس در یَھَبُ وغیرہ قائل بایں معنی شدن الخ: اسی طرح یَھَبُ اور یَسَعُ میں واو کے ساقط کرنے کا یہ حیلہ تلاش کرنا کہ یہ اصل میں مکسور العین تھے عین کلمہ کے حرف حلقی ہونے کی وجہ سے ان کو کسرہ دیدیا گیا۔ اس قسم کا قول کرنا بیجا قسم کا ایک تکلف ہے۔ فائدہ کچھ نہیں ہے۔ اسکے بعد مصنفؒ فرماتے ہیں کہ تقریر درست برائے قاعدہ ہمین ست الخ کہ صحیح بات اس سلسلے میں یہی ہے کہ جو ہم نے اوپر بیان کیا یعنی یہ کہ جو واو علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ یا فتحہ لازم کے درمیان واقع ہو اور اسکا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو اس واو کو حذف کر دینا جائز ہے میری

اس بیان کی تائید منظومۃ الصرف کے مصنف نے بھی کی ہے

قاعدہ (۲) واو فائے مصدر کہ بر وزن فِعْلٌ باشد و عین کسرہ یابد مگر در مفتوح العین گاہے فتحہ دہند و تا عوض در آخر بیفزایند چون عِدَۃٌ و زِنَۃٌ و سَعَۃٌ کہ در اصل وِعْدٌ وِزْنٌ و وُسْعٌ بود۔

قاعدہ نمبر دو[۲] مصدر میں فا کلمہ کی جگہ واو ہو اور وہ مصدر فِعْلٌ کے وزن پر ہو تو عین کلمہ کو کسرہ دیدیں گے اور واو کو گرادیں گے۔ جیسے وِعْدٌ وِزْنٌ میں فا کلمہ کی جگہ واقع ہے۔ عین کلمہ ساکن ہے اور واو مکسور ہے۔ لہٰذا واو کو حذف کرکے عین کلمہ کو کسرہ دے دیا جائیگا[۲]۔ البتہ اگر کوئی مصدر ایسا ہے کہ اسکا مضارع کا صیغہ مفتوح العین ہے۔ تو مصدر کے عین کلمہ کو بھی فتحہ دے دینا جائز ہے جیسے سَعَۃٌ۔
اسکے بعد اس یاء کے عوض میں مصدر کے آخر میں ۃ بڑھادی جائے گی جیسے عِدَۃٌ۔ سَعَۃٌ، زِنَۃٌ، سِعَۃٌ

قاعدہ (۳) واو ساکن غیر مُدغم بعد کسرہ یا شود چون مِیْعَادٌ نہ اِجْلِوَّاذٌ و یا ساکن غیر مُدغم بعد ضمہ واو شود چون مُوْسِرٌ نہ مُیَّزٌ والف بعد ضمہ واو شود چون قُوْتِلَ و بعد کسرہ یا چون مَحَارِیْبُ۔
قاعدہ (۴) واو و یائے اصلی کہ فائے افتعال باشد تا شدہ در تا ادغام یابد چون اِتَّقَدَ کہ اِوْتَقَدَ بود و اِتَّسَرَ کہ اِیْتَسَرَ بود۔
قاعدہ (۵) واو مضموم و مکسور در اول و مضموم در وسط جوازاً ہمزہ شود چون اُجُوْہٌ و اِشَاحٌ و اُقِّتَتْ و اَدْؤُرٌ کہ وُجُوْہٌ وِشَاحٌ و وُقِّتَتْ و اَدْوُرٌ بود ابدال بہمزہ در واو مفتوح شاذ است چون اَحَدٌ و اَنَاۃٌ

قاعدہ[۳]:- میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے واو کا یا اور یا کا واو سے بدل جانے کا قاعدہ بیان کیا ہے۔ اور اسکی تین شرطیں تحریر کی ہیں اول شرط واو متحرک نہ ہو۔ بلکہ ساکن ہو۔ دوم واو مدغم نہ ہو۔ سوم واو کسرہ کے بعد (بقیہ ص۱۰۸ پر

---

[۲] اس قانون کے تحت مذکورہ مثالوں میں مصدر دو میں واو گر جائیگا اور عین کلمہ کو کسرہ دے دیا جائیگا

(بقیہ مثال کا) واقع ہو۔ جب یہ شرطیں پائی جائیں گی تو واو یا سے بدل جائیگی جیسے "مِیعادٌ" کہ اصل میں مِوْعَادٌ تھا۔ واو ساکن غیر مدغم بعد کسرہ ہے لہٰذا واو کو یا سے بدل دیا ۔ اِجْلِوَّاذٌ میں واو کو نہیں بدلا گیا کیونکہ وہ مدغم ہے۔ اور جیسے "مُوسِرٌ" کہ اصل میں مُیْسِرٌ تھا۔ یا واقع ہوئی بعد ضمہ کے اور غیر مشدد ہے۔ نیز واو ساکن بھی ہے۔ لہٰذا یاء کو واو سے بدل دیا گیا۔ اور مُیَسِّرٌ میں یا کو واو سے نہیں بدلا گیا کیونکہ یا یہاں پر مشدد ہے۔ وغیرہ۔

قاعدہ (۴) واو ہو یا یاء ہر اصلی ہو باب افتعال کے فاء کلمہ میں واقع ہو تو وہ یاء تاء سے بدل جائے گی۔ اور تاء میں ادغام کر دی جائیگی۔ جیسے اِتَّقَدَ اِتَّسَرَ کہ اصل میں اِوْتَقَدَ تھا، واو باب افتعال کے فاکلمہ میں واقع ہوئی اور واو اصلی ہے، لہٰذا واو کو تا کیا اور تاء میں ادغام کر دیا اتقد ہو گیا۔ اِتَّسَرَ اصل میں اِیْتَسَرَ تھا۔ یا باب افتعال کے فا کلمہ میں واقع ہوئی اور اصل ہے لہٰذا یا کو تا سے بدلا اور تاء کو تاء میں ادغام کر دیا، اِتَّسَرَ ہو گیا،

قاعدہ (۵) اگر واو مضموم یا واو مکسور کلمہ کے شروع میں واقع ہو تو اسکو ہمزہ سے بدل دینا جائز ہے۔ اُجُوْهٌ اصل میں وُجُوهٌ تھا، واو مضموم شروع کلمہ میں واقع ہو اسلئے ہمزہ سے بدل دیا گیا۔ اُقِّتَتْ اصل میں وُقِّتَتْ تھا۔ واو کو مذکورہ قاعدہ کے مطابق ہمزہ سے بدل دیا۔ وِشَاحٌ واو مکسور شروع کلمہ میں واقع ہوا۔ اسلئے واو کو ہمزہ سے بدل دیا اِشَاحٌ ہو گیا۔

اسی طرح اگر واو مضموم درمیان کلمہ میں واقع ہو تو وہ واو بھی ہمزہ سے بدل جاتی ہے۔ جیسے اَدْؤُرٌ کہ اصل میں اَدْوُرٌ تھا۔ واو وسط میں واقع ہوا اور مضموم ہے لہٰذا اس واو کو ہمزہ کر دیا گیا۔ لیکن اگر شروع کلمہ میں واو مفتوح واقع ہو تو اس واو کو ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے۔ جیسے اَحَدٌ اور اَنَاةٌ کی اصل میں وَحَدٌ اور وَنَاةٌ تھے کے واو کو ہمزہ مفتوحہ سے بدل دیا اَحَدٌ اور اَنَاةٌ ہو گیا۔
احد ایک اناۃ دیر دیر میں کام کرنا۔

قاعدہ (۶)۔ چوں دو واو متحرک دراول کلمہ جمع شوند اول وجوباً ہمزہ گردد چوں أَوَاصِلُ و اُوَیصل دو اصل کہ وَوَاصِلُ جمع واصلۃ و وُوَیصل تصغیر واصل بود
قاعدہ ۸ واو و یا متحرک بعد فتحہ الف شود بشروط (۱) فا کلمہ نہ باشد پس وَوَعَدَ و تَوَقّی و تیسّر واو و یا الف نشود۔ (۲) عین لفیف نہ باشد چوں طوی وحیی (۳) قبل الف تثنیہ نباشد۔ چوں دعوا و رمیا (۴) قبل مدہ زائدہ نباشد چوں طویل، غیور، غیابۃ وا و فعلوا یفعلوا و یفعلون و تفعلون و یائے تفعلین کہ کلمہ جدا گانہ و فاعل فعل اند۔ مدہ زائدہ نیستند لہٰذا قبل انہا واو و یا الف شود و باجتماع ساکنین بیفتد چوں دعوا و تخشون و تخشون و تخشین (۵) قبل یائے مشدد و نون تاکید نباشد چوں عَلَوِیٌّ و اِخْشَیَنَّ (۶) بمعنی لون وعیب نباشد چوں عَوَرَ و صَیَدَ (۷) بروزن فَعَلَانٌ نباشد۔ چوں دَوَرَانٌ و سَیَلَانٌ و نہ بروزن فَعَلٰی چوں۔ صَوَرٰی و حَیَدٰی و نہ بروزن فَعَلَۃٌ چوں حَوَکَۃٌ و ہم افتعال بمعنی تفاعل نباشد چوں احتوس کہ بمعنی تجاوز و تعاور است۔ مثال قَالَ و بَاعَ و دَعَا و رَمٰی و بَابٌ و نَابٌ وقوع ساکن و وقوع تائے تانیث فعل ماضی اگرچہ متحرک باشد بعد ایں چنیں الف موجب سقوط آنست۔ مثل دعت دَعَتَا دَعَوا و تَرَضَّیْنَ مگر در صیغ ماضی معروف از جمع مؤنث غائب تا آخر بعد حذف الف فارا در واوی مفتوح العین و مضموم العین ضمہ دہند چوں قُلْنَ و طُلْنَ و در یائی و واوی مکسور العین کسرہ چوں بِعْنَ و خِفْنَ

ترجمہ و مطلب:۔ قاعدہ ۶ اگر کسی کلمہ کے شروع میں دو واو متحرک جمع ہوں تو پہلا واو وجوباً ہمزہ سے بدل جاتا ہے۔ جیسے أَوَاصِلُ اور اُوَیصِلٌ کہ اصل میں وَوَاصِلُ اور وُوَیصِلٌ تھا۔ واصلۃ کی جمع وواصل ہے۔ واصل کی تصغیر وُوَیصِلٌ آتی ہے دو واو شروع کلمہ میں جمع ہوئے اور دونوں متحرک ہیں۔ لہٰذا اول واو کو ہمزہ سے بدل دیا۔
قاعدہ ۷ اس قاعدہ میں متعدد شرطیں مصنف نے بیان کیا ہے (بقیہ صنا پر)

(بقیہ ملنا کا) بہتر ہے کہ طلباء کو ذہن نشین کرادی جائیں۔کسی کلمہ میں واو یا یاء متحرک ہو اور ان کا ماقبل فتحہ ہو تو اس واو یا یا کو الف سے بدل دیں گے۔ مگر اسکی چند شرطیں ہیں ۱ اور واو اور یا فا کلمہ کی جگہ نہ ہوں۔ چنانچہ اگر یہ فاء کلمہ کی جگہ واقع ہوں اور ان کے ماقبل فتحہ بھی ہو تو اس شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے انکو الف سے نہ بدلیں گے: جیسے تَوَعَّدَ تَوَفّیٰ تَیَسَّرَ۔
دوسری شرط یہ ہے کہ یہ واو اور یا لفیف میں عین کلمہ کی جگہ نہ ہوں اگر لفیف میں عین کلمہ کی جگہ یہ واو اور یا واقع ہوں گے تو الف سے نہ بدلیں گے جیسے طَوَیٰ کا واو متحرک ماقبل مفتوح ہونے کے باوجود الف سے نہیں بدلا گیا اسی طرح حَیِیَ میں یا متحرک ماقبل مفتوح ہے مگر کلمہ لفیف کا ہے اسلئے یاء کو الف سے نہیں بدلا گیا۔ تیسری شرط یہ واو اور یاء متحرک تثنیہ کے الف سے پہلے نہ واقع ہوں۔ جیسے دَعَوَا اور رَمَیَا میں واو و یا الف تثنیہ سے پہلے واقع ہوئے۔ اسلئے الف سے بدلے گئے۔ چوتھی شرط یہ واو اور یاء متحرک جنکا ماقبل مفتوح بھی ہے۔ مَدّہ زائدہ سے پہلے نہ ہوں۔ جیسے طَوِیلٌ، غَیُورٌ اور غَیَابَۃٌ طویل میں واو مدہ زائدہ غیور میں یا مدہ زائدہ اور غیابۃٌ میں الف مدّہ زائدہ ہے اور ان میں واو یا یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے قبل مدّہ زائدہ ہونے کی وجہ سے ان کو الف سے نہیں بدلا گیا۔
اعتراض فَعَلُوْ یَفْعَلُوْ۔ یفعلونَ۔ تفعلونَ ان پانچ صیغوں میں چار جگہ واو مدہ زائدہ ہے۔ اور ایک جگہ یا مدّہ زائدہ ہے۔ یہ واو اور یا اصلی نہیں ہیں لہٰذا طویل وغیرہ کی طرح انکی واو اور یاء الف نہ ہونا چاہیئے۔ حالانکہ ان میں واو الف سے بدلی گئی۔ اسکے بعد اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف گرایا گیا۔ اس شبہ کا مصنف نے جواب دیا ہے کہ ان صیغوں میں واو اور یا مدّہ زائدہ نہیں ہیں۔ بلکہ فعل کا فاعل ہیں۔ شدت اتصال کی وجہ سے ایک جگہ لکھے جاتے ہیں۔ لہٰذا ان پر مانع ہونے کا اعتراض کرنا غلط ہے۔ دَعَوْا اصل میں دَعَوُوْ تھا واو متحرک ماقبل مفتوح واو کو الف سے بدلا۔ الف اور واو ساکن دو ساکن جمع ہوئے الف کو گرادیا۔ دَعَوْا رہ گیا اور یَخْشَوْنَ اصل میں یخشیون تھا (بقیہ ص۱۱۱ پر)

یاء ساکن ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدلا گیا۔ الف اور واو ساکنہ، دو ساکن جمع ہوئے۔ لہٰذا الف کو گرا دیا گیا یَخْشَوْنَ ہو گیا، تَخْشَیْنَ اصل میں تَخْشَیِیْنَ تھا۔ یا متحرک ماقبل مفتوح یا اول کو الف سے بدلا تَخْشَایْنَ ہوا۔ الف اور یاء ساکنہ دو ساکن جمع ہوئے۔ الف کو گرا دیا گیا۔ تَخْشَیْنَ رہ گیا۔

شرط پانچویں ۵ یہ ہے کہ واو اور یا نون تاکید اور یاء مشدد سے پہلے نہ ہوں جیسے عَدَوِیٌّ میں واو متحرک ماقبل مفتوح ہے مگر یٔ مشدد سے پہلے ہے لہٰذا الف سے نہیں بدلا۔ اسی طرح اِخْشَیَنَّ میں یا متحرک ماقبل متحرک ضرور ہے مگر نون تاکید سے پہلے واقع ہے اسلئے اس یاء کو الف سے نہیں بدلا گیا۔

چھٹی شرط (۶) یہ واو اور یاء متحرک ماقبل مفتوح ایسے کلمہ میں واقع نہ ہوں جنکے معنی لون یا عیب کے ہیں۔ جیسے عَوِرَ بھینگا صیغہ ٹیڑھی گردن والا۔ دونوں میں عیب کے معنی پائے جاتے ہیں۔ لہٰذا ان کے واو اور یا کو الف سے نہیں بدلا گیا۔

ساتویں شرط۔ (۷) کلمہ فَعَلَانٌ کے وزن پر نہ ہو۔ اگر واو اور یا۔ ایسے کلمہ میں واقع ہوں گے تو انکو الف سے نہ بدلا جائے گا۔ جیسے دَوَرَانٌ میں واو اور سیلَانٌ میں یاء کو الف سے نہیں بدلا گیا۔ کیونکہ یہ فَعَلَانٌ کے وزن پر ہیں۔ اسی طرح فَعَلٰی کے وزن پر بھی نہ ہو جیسے صَوَرٰی وحَیَدٰی میں واو اور یاء کو الف سے اسلئے نہیں بدلا گیا گیا کیونکہ یہ فَعَلٰی کے وزن پر ہیں، اسی طرح سے واو اور یا ایسے کلمہ میں نہ ہوں جو فَعَلَۃٌ کے وزن پر ہو۔ جیسے حَوَکَۃٌ میں واو کو الف سے نہیں بدلا گیا کیونکہ یہ کلمہ فَعَلَۃٌ کے وزن پر ہے۔ اسی طرح یہ واو اور یا ایسے باب افتعال کے وزن پر نہ ہو جو کہ باب تفاعل کے معنی میں ہو۔ جیسے اِجْتَوَرَ میں واو متحرک ماقبل مفتوح ہے مگر الف سے نہیں بدلا گیا کیونکہ یہ باب افتعال سے ہے مگر تفاعل کے معنی میں ہے۔ اجتور بمعنی تجاور ہے۔ اور اعتور معنی میں تعاور کے ہے۔

مثالیں اس واو اور یاء کی جو کہ الف سے بدلی گئی ہیں۔ قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا واو متحرک ماقبل مفتوح واو کو الف سے بدل دیا۔

بَاعَ اصل میں بَیَعَ تھا۔ یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدل دیا۔ بَاعَ ہوگیا اور دَعَا اصل میں دَعَوَ تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح واو کو الف سے بدل دیا دَعَا ہوگیا اسی طرح رَمٰی اصل میں رَمَیَ تھا۔ یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدل دیا۔ رَمٰی ہوگیا۔ اسی طرح بابٌ کی اصل بَوَبٌ اور نابٌ کی اصل نَیَبٌ تھی۔ واو اور یا متحرک ماقبل مفتوح الف سے بدل گئے باب وناب ہوگئے

پھر یہ الف جو واو اور یا سے بدل کر آیا ہے، اگر اس الف کے بعد ساکن ہوگا تو یہ قاعدہ پایا جائے گا کہ دو ساکن جمع ہوئے۔ لہٰذا الف ساقط ہوگیا۔ جیسے تَرضَیْنَ میں تَرضَوَیْنَ تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح کی وجہ سے واو الف سے بدل گیا تَرضَایْنَ ہوا۔ الف اور یا ساکن دونوں ساکن جمع ہوئے۔ لہٰذا الف گر گیا تَرضَیْنَ رہ گیا۔

دَعَتْ اصل میں دَعَوَتْ تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح واو کو الف سے بدلا دَعَاتْ ہوا۔ الف اور تْ ساکن جمع ہوئے الف گر گیا۔ دَعَتْ ہوگیا۔ قُلْنَ طُلْنَ بِعْنَ خِفْنَ الخ۔ قُلْنَ۔ قَوَلْنَ تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح ہے۔ لہٰذا واو الف ہوگیا قَالْنَ ہوا۔ دو ساکن جمع ہوئے الف اور لام ساکن الف گرا دیا۔ قَلْنَ ہوا اسکے لئے مصنف ایک قاعدہ لکھتے ہیں۔ کہ معتل عین واوی کا واو اگر مفتوح ہو تو الف ساقط ہونے کے بعد جمع مؤنث سے جمع متکلم تک فاء کلمہ کو ضمہ دیں گے اسی طرح اگر معتل عین یائی ہو بعد حذف الف جمع مؤنث سے جمع متکلم تک کسرہ پڑھیں گے۔ جیسے بِعْنَ اصل میں بَیَعْنَ تھا۔ یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدلا۔ بَاعْنَ ہوا دو ساکن جمع ہوئے۔ اسلئے الف ساقط ہوگیا۔ بَعْنَ ہوا اور چونکہ معتل یائی ہے لہٰذا جمع مؤنث سے جمع متکلم تک فاء کلمہ کو کسرہ دیا جائے تاکہ حذف یا پر دلالت کرے۔ اور اگر معتل عین واوی ہو مگر فاء کلمہ مکسور العین ہو تو بھی فاء کلمہ کو کسرہ دیں گے جیسے خَوِفْنَ واو متحرک ماقبل مفتوح واو کو الف سے بدلا اور معتل عین واوی مکسور العین ہے لہٰذا حذف الف کے بعد فاء کلمہ کو کسرہ دے دیا۔ خِفْنَ ہوگیا۔

قاعدہ ۸: حرکت واو و یا، ماقبل آں کہ ساکن باشد نقل کنند واگر آں حرکت فتحہ باشد واو و یا را الف کنند بشروط مذکورہ بالا چوں یَقُوْلُ و یَبِیْعُ و یُقَالُ و یُبَاعُ و در صورتِ وقوعِ ساکن بعد ایں چنیں واو و یا آنہا ساقط شوند بر تقدیر ضمہ و کسرہ و بر تقدیر فتحہ الف بدل آنہا در مَنْ و عَدْ بسبب شرط اول و در یطوی و یحی بسبب شرط ۲ و در مقوال و در نخوال و بنیان و تمییز بسبب شرط ۴ نقل حرکت کردند۔ لیکن واو مفعول از شرط رابع مستثنیٰ ست لہٰذا در مَقُوْلٌ و مَبِیْعٌ نقل حرکت و در یعور ..... و یَصْیَدُ و اَسْوَدُ و اَبْیَضُ و مُسْوَدَّۃٌ بسبب شرط ۶ نقل حرکت نہ شد بودن کلمہ افعل التفضیل یا فعل تعجب یا از ملحقات مانع نقل حرکت است لہٰذا در اَقْوَلُ و مَا اَقْوَلَہٗ و اَقْوِلْ بِہٖ و شَرْیَفُ و جَهْوَرُ نقل حرکت نکردند ا۔

(ترجمہ و مطلب) قاعدہ نمبر ۸: واو اور یاء متحرک ہوں (حرکت خواہ کوئی بھی ہو) اور ان کا ماقبل ساکن ہو تو اس واو اور یا کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیں گے بشرطیکہ وہ شرطیں پائی جائیں جو قاعدہ نمبر ۷ میں بیان کی جا چکی ہیں۔ مثلاً واو اور یاء میں اگر حرکت ضمہ یا کسرہ کی حرکت ہو تو اس حرکت کو نقل کرکے ماقبل کو دیں گے۔ جیسے یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ میں واو اور یاء کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دے دیا اور بس۔ کیونکہ اصل میں یَقْوُلُ اور یَبْیِعُ تھے۔ واو پر ضمہ اور یاء پر کسرہ ہے ان کا ماقبل ساکن ہے۔ لہٰذا انکی حرکت ماقبل کو دیدیا یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ ہو گیا۔ لیکن اگر واو اور یاء پر ضمہ کے بجائے فتحہ کی ہے تو ان کی حرکت کو نقل کرکے ماقبل کو دیں گے۔ اور واو یا ساکن ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے ان کو الف سے بدل دیں گے۔ جیسے کہ یُقَالُ اور یُبَاعُ میں۔ کیونکہ انکی اصل یُقْوَلُ اور یُبْیَعُ تھی۔ واو اور یا۔ پر فتحہ ہے اور ماقبل ساکن ہے۔ لہٰذا ان کی حرکت کو نقل کرکے ماقبل کو دے دیا۔ اور ان واو اور یا کو الف سے بدل دیا۔ یُقَالُ و یُبَاعُ ہو گیا۔ اور اگر اس واو کے بعد یا یاء کے بعد کوئی ساکن ہو تو اجتماع ساکنین ہو جانے کی وجہ سے یہ واو اور یا ساقط ہو جائیں گے (بقیہ صفحہ ۱۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں)

جیسے لَمْ یَقُلْ اصل میں لم یَقُوْلْ تھا۔ واو کی حرکت ماقبل کو دیا تواب لَمْ یَقُوْلْ ہوا۔ واو اور لام دوساکن جمع ہوئے۔ اسلئے واو کو گرادیا۔ اسی طرح لَمْ یَبِعْ اصلمیں لَمْ یَبْیِعْ تھا۔ یار کی حرکت بار کو دیا یا اور ع دوساکن جمع ہوئے تو یار کو گرادیا لَمْ یَبِعْ رہ گیا۔ یہ واو اور یا اسوقت ساقط ہوں گے۔ جبکہ ان پر کسرہ یا ضمہ ہو لیکن اگران پر فتحہ ہو تو اسطرح تعلیل کریں گے۔ کہ ان کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دے دیں گے اور واو اور یا کو الف سے بدلیں گے۔ الف سے بدلنے کی وجہ سے اجتماع ساکنین ہونیکی صورت میں الف کو گرادیں گے۔ جیسے لَمْ یُقَلْ مضارع مجہول میں اصل میں لَمْ یُقْوَلْ تھا۔ واو پر فتحہ ہے اس لئے اسکو نقل کرکے ماقبل کو دیا۔ واو ساکن کو الف سے بدل دیا۔ دوساکن الف اور لام ساکن جمع ہونے کی وجہ سے الف کو گرادیا۔ اسی طرح لَمْ یُبَعْ میں کیا ہے۔ اسکی اصل لم یُبْیَعْ تھی یار پر فتحہ ہے اسکو نقل کرکے ماقبل کو دے دیا۔ یا کو الف سے بدلا الف اور ع دوساکن جمع ہوئے الف کو ساقط کردیا۔ لَمْ یُبَعْ رہ گیا۔

حاصل یہ ہے کہ معتل عین خواہ واوی ہو یا یائی مضارع معروف میں جب حرف جازم داخل ہوگا تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے یہ واو اور یا ساقط ہو جائیں گے اور مضارع مجہول میں جب حرف جازم داخل ہوگا تو ان واو اور یار کو الف سے بدلیں گے۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو ساقط کردیں گے۔ مَنْ وَعَدَ میں واو کی حرکت ماقبل کو نہ دیں گے۔ کیونکہ اسمیں واو فا کلمہ کی جگہ واقع ہے جس طرح واو اور یا اگر متحرک فار کلمہ کی جگہ ہوں تو الف سے نہیں بدل جاتے اسطرح انکی حرکت بھی ماقبل کو نقل نہیں کی جاتی۔ چنانچہ یَطْوِی اور یَحْیٰی میں دوسری شرط کی وجہ سے حرکت نقل نہیں کی گئی۔ کیونکہ یہاں پر واو اور یا لفیف کے عین کلمہ کی جگہ پر واقع ہے۔ جسطرح طَوٰی اور حَیِیَ میں واو اور یا الف سے نہیں بدلے۔ اسی وجہ سے ان کے مضارع میں حرکت نقل نہیں کی گئی۔

مُقْوَالٌ۔ مِحْوَالٌ اور تِبْیَانٌ اور تَمْیِیْزٌ میں چوتھی شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے حرکت کو نقل نہیں کیا گیا کیوں کہ ان میں واو اور یا تینوں میں مدہ زائدہ سے پہلے واقع ہیں۔ لہٰذا جسطرح ان واو اور یا کو الف سے (بقیہ ص۱۱۵ پر)

قاعدہ ۹) حرکت واو و یائے عین ماضی مجہول بعد اسکان ماقبل بما قبل دہند پس واو یا شود۔ چوں قِیْلَ بِیْعَ اُخْتِیْرَ، اُنْقِیْدَ و جائز ست کہ حرکت ماقبل باقی دارند و واو و یاء را ساکن کنند پس یا واو شود۔ چوں قُوْلَ بُوْعَ اُخْتُوْرَ اُنْقُوْدَ و در صورت ابدال اشمام ضمہ بکسرہ فاہم جائز است سے۔ قِیْلَ بِیْعَ بنہجی ادا کنند کہ بوئے ضمہ در کسرۂ قاف و با یافتہ شود۔ دریں قاعدہ شرط است کہ در معروف تعلیل شدہ باشد۔ لہٰذا در اُعْتُوِرَ تعلیل نکنند و ہرگاہ ایں با التقاء ساکنین در صیغ جمع مؤنث غائب تا آخر بیفتد در واوی مفتوح العین فا را ضمہ دہند و در یائی مکسور العین کسرہ۔ صیغ معروف و مجہول بیک صورت شود۔ چوں قُلْتُ بِعْتُ خِفْتُ۔

(بقیہ ص ۱۱۴ کا) نہیں بدلا گیا۔ انکی حرکت کو بھی نقل کرکے ماقبل کو نہیں دیا گیا، لیکن اس قاعدہ سے مقول کا واو اور مبیع کی یا مستثنیٰ ہیں۔ کیونکہ ان کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو نہیں دی گئی - - - - - - - - - -

اسی طرح یَعْوَرُ میں واو کی حرکت یصید میں یار کی حرکت، اَسْوَدُ میں واو کی حرکت اَبْیَضُ یار کی حرکت۔ مسودہ میں واو کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو نہیں دی گئی شرط ۲ کی وجہ سے کیونکہ ان میں لون اور عیب کے معنی پائے جاتے ہیں، اسی طرح اگر واو اور یا متحرک اور ماقبل ساکن ہو مگر صیغہ اسم تفضیل یا صیغہ تعجب یا ایسی ثلاثی مزید کا ہے کہ جو ملحق بہ رباعی ہو تو اسکی حرکت بھی نقل کرکے ماقبل کو نہ دیں گے، اسلئے کہ اگر نقل کرکے ماقبل کو دے دیں گے تو ان کا وزن ختم ہو جائیگا اور الحاق ہی باطل ہو جائے گا اسلئے اَقْوَلُ اسم تفضیل اور مَا اَقْوَلَہٗ، وَاَقْوِلْ بِہٖ فعل تعجب اور شریف درجہور ملحق بہ رباعی میں نقل حرکت نہیں کی جائیگی۔

ترجمہ و مطلب:۔ **قاعدہ ۹)** فعل ماضی مجہول میں واو اور یاء متحرکہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل دیں گے۔ اور انکو ساکن کر دیں گے۔ لیکن واو میں واو ساکن ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے واو کو یاء سے بدل دیں گے۔ اور یا میں (بقیہ ص ۱۱۶ پر)

اس کی ضرورت نہیں۔ جیسے قِیل، بِیع۔ اُختِیرَ اور اُنقِیدَ س۔ کہ ان کی اصل قُوِلَ اور بُیِعَ اور اُختُیِرَ اور اُنقُوِدَ تھی۔ واو کی حرکت ماقبل کو دینے کے بعد واو کو یار سے بدل دیا۔ اور جس میں یار ہے وہ اپنی حالت پر باقی رہی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ صیغہ ماضی مجہول کا ہے۔ اسلئے فار کلمہ تو مضموم ہوگا لہٰذا اس واو اور یار کو ساکن کردیں۔ واو والی صورت میں قِیل سے قُول اور اُنقِیدَ سے انقود ہو جائے گا۔ اور جن کلموں میں یا ہے۔ وہ یا ماقبل میں ضمہ ہونے کی وجہ سے واو سے بدل جائے گی۔ جیسے بِیعَ کی یا ساکن ہونے کے بعد واو سے بدل جائے گی تو بُوعَ اختُورَ ہو جائے گا۔ تبدیل کرنے کی صورت میں اشمام جائز ہے۔ یعنی اگر واو اور یار کی حرکت ماقبل کو دیں جائے تو فار کلمہ کے کسرہ میں ضمہ کی بو آجائے یعنی نیچے کا ہونٹ کسرہ ادا کرتے وقت تھوڑا سا اوپر کو ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ کسرہ مائل بہ ضمہ ہو جائے۔

نوٹ اشمام کا طریقہ اپنے استاذ یا قاری سے معلوم کرنا چاہیئے۔

بہرحال ماضی مجہول میں واو کو یا سے یا یار کو واو سے اسوقت تبدیل کیا جائے گا جبکہ ماضی معروف میں تعلیل ہوئی ہو۔ اگر ماضی معروف میں تعلیل نہیں ہوئی تو اسکی مجہول میں بھی تعلیل نہ کریں گے۔ لہٰذا اُعتُوِرَ میں واو کی حرکت اپنی حالت پر پڑھی جائے گی۔ کیونکہ اسکے معروف اعتَوَرَ میں تعلیل نہیں ہوئی۔

اور ان پانچ صیغوں یعنی قِیلَ قِیلا قِیلوا قِیلت قِیلتا اسی طرح بِیعَ بِیعا بِیعوا بِیعت بِیعتا میں یا باقی رہے گی۔ اور جمع مؤنث سے آخر تک اجتماع ساکنین کی وجہ سے یار ساقط ہو جائے گی اور واوی مفتوح العین میں فا کو مضموم پڑھیں گے۔ اور ان میں معروف ومجہول کی شکل ایک ہی ہو جائے گی۔ اسی طرح واوی اور یائی مکسور العین جمع مؤنث سے آخر تک فار کو کسرہ دیا جائے گا جسطرح معروف میں کسرہ دیا گیا۔ واوی مفتوح العین کی مثال قُلنَ قُلتَ الخ یار کی مثال بِعنَ بِعتَ الخ ہے۔ مثال واوی مکسور العین کی مثال خِفنَ خِفتَ ہے۔

۰×۰

فائدہ: در مجہول استفعال نقل حرکت باین قاعدہ نیست بلکہ بقاعدہ مر ۸ است۔ پس دراں جمیع احوال قیل مثل قُوْلَ و اشمام جاری نخواہد شد۔

(ترجمہ و مطلب) باب استفعال کے معتل عین واوی و یائی کے ماضی مجہول میں واو اور یاء کی حرکت کا نقل کرنا۔ اس قاعدہ مر ۹ سے نہیں ہے بلکہ قاعدہ مر ۸ کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ قاعدہ مر ۸ میں قاعدہ یہ ہے کہ واو اور یا متحرک اور انکا ماقبل ساکن ہو۔ اس باب استفعال پر بھی واو و یا متحرک اور ماقبل ساکن ہوتا ہے۔ جیسے اُسْتُقِیْمَ کی اصل میں اُسْتُقْوِمَ تھا۔ واو متحرک ماقبل ساکن واو کا کسرہ ماقبل کو دیا۔ واو ساکن ہوگیا۔ اور ماقبل اسکا مکسور ہے لہٰذا واو کو یاء سے بدل دیا۔ قاعدہ مر ۹ میں اسکا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کیونکہ قاعدہ مر ۹ میں واو اور یاء متحرک ہوتے ہیں۔ اور ان کا ماقبل بھی متحرک ہوتا ہے۔

قاعدہ مر ۱۰ واو و یاء فعل بعد کسرہ و ضمہ در یفعل و تفعیل و افعل و نفعل ساکن شود چون یدعو و یرمی و بعد فتحہ بقاعدہ قَالَ الف شود چون یخشی و یرضی و اگر واو بعد ضمہ بود و بعد آں واو۔ و یا بعد کسرہ بود و بعد آں یا آں ہم ساکن شود و باجتماع ساکنین بیفتد چون یدعون و یرمین۔
و اگر واو بعد ضمہ بود و بعد آن یا چون تدعین کہ در اصل تدعُوِین بود یا بعد کسرہ بود و بعد آں واو چون یرمون باسکان ماقبل حرکت واو و یا بان نقل کنند پس واو و یا واؤ شدہ باجتماع ساکنین بیفتد چون تدعین و یرمون کہ ایں ہر وقت دو مثال گذشتہ و نَغْزُوْ و یرموا۔

(ترجمہ و مطلب) قاعدہ مر ۱۰ کسی فعل میں لام کلمہ کی جگہ واو بعد ضمہ کے واقع ہو تو وہ واو ساکن ہو جائے گا۔ واو مذکر غائب واو مؤنث غائب اور واو مذکر حاضر اور واحد متکلم و جمع متکلم میں۔ واوی کی مثال یدعو تدعو ادعو ندعو اور اگر یا بعد کسرہ کے واقع ہو تو وہ یا ساکن ہو جائے گی۔ (بقیہ صفحہ ۱۱۸ پر)

(بقیہ صفحہ ۱۱۷ کا) انھیں پانچ صیغوں میں مثل یائی ہیں۔ جیسے یرمی ترمی ارمی نرمی اور اگر واو اور یا لام کلمہ کی جگہ بعد فتحہ کے واقع ہوں گے تو قال اور باع کے قاعدہ کے مطابق الف سے بدل جائیں گے۔ جیسے یَخْشَیْ تَخْشَیْ اَخْشَیْ نَخْشَیْ میں اور یَرْضَیْ تَرْضَیْ اَرْضَیْ نَرْضَیْ میں، اسی طرح یُقْوَیٰ تُقْوَیٰ اُقْوَیٰ نُقْوَیٰ میں اور اگر ضمہ کے بعد واو واقع ہو اور اس کے بعد دوسرا واو آئے یا کسرہ کے بعد یا واقع ہو اور اسکے بعد دوسری یاء آئے تو اول کی مثال یدعون کہ اصل میں یدعوون تھا اور دوسرے کی مثال ترمین ہے۔ جسکی اصل ترمیین ہے، اول میں درمیانی واو کو ساکن کردیا تو واو ساکن جمع ہوئے۔ پہلی واو کو گرادیا۔ یدعون ہوگیا۔ دوسری مثال میں یا واقع ہو تو کسرہ کے درمیان اور یا کے درمیان لہٰذا اول یاء کو حذف کردیا۔ ترمین ہوگیا۔

اگر واو واقع ہو بعد ضمہ اور یاء سے پہلے جیسے تدعوین میں۔ تو اس واو کی حرکت ماقبل کو دیں گے ماقبل کو ساکن کرنے کے بعد۔ تو تدعوین ہو جائے۔ قاعدہ پایا کہ واو ساکن ماقبل اسکا مکسور واو یا ہوگئی۔ دو یا جمع ہوئیں۔ پہلی یا جو فعل کے لام کلمہ کی جگہ ہے گرادی گئی۔ تدعین ہوگیا۔ اور اگر یا واقع ہو بعد کسرہ کے اور واو سے پہلے جیسے یَرْمُوْنَ کی اصل میں یَرْمِیُوْنَ تھا۔ تو اولاً میم کو ساکن کریں گے اسکے بعد یاء کی حرکت یعنی کسرہ میم کو دیں گے۔ اسکے بعد قاعدہ پایا گیا یاء ساکن ماقبل اسکا مضموم اسلئے یا کو واو سے بدل دیا دو ساکن جمع ہوئے دونوں واو اسلئے واو اول کو گرادیا۔ یرمون ہوگیا۔ تیسری مثال لَقُوْا کی ہے اسکی اصل میں لَقِیُوْا تھا۔ یا واقع ہوئی کسرہ اور واو کے درمیان اس لئے یا کی حرکت قاف کو دیا قاف کی حرکت دور کرنے کے بعد پھر یا بعد ضمہ واقع ہونے کی وجہ سے واو سے بدل گئی۔ پھر دو واو ساکن جمع ہوئے پہلا واو گرادیا لَقُوْا ہوگیا

چوتھی مثال رَمُوْا کی ہے اصل میں رَمِیُوْا تھا۔ یا واقع ہوئی بعد کسرہ اور واو کے درمیان اسلئے یاء کی حرکت میم کو دیا میم کو ساکن کرنے کے بعد یا ضمہ بعد واقع ہوئی یاء کو واو کردیا دو واو ساکن جمع ہوئے اول واو کو گرادیا۔ رَمَوْا ہوگیا

قاعدہ ۱۱ واو طرف بعد کسرہ یا شود چون دُعِیَ دُعِیَا (بقیہ صفحہ ۱۱۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

دَاعِیَانِ دَاعِیَۃٌ ۔ جو واو طرف میں بعد کسرہ کے واقع ہو تو وہ واو یا سے بدل دی جاتی ہے۔ جیسے دُعِیَ اصل میں دُعِوَ تھا۔ واو بعد کسرہ طرف میں واقع ہوا یا سے بدل گیا۔ دُعِیَ ہوگیا۔ دُعِیَا اصلیں دُعِوَا تھا۔ واو بعد طرف میں بعد کسرہ اور طرف میں واقع ہو واو کو یا سے بدل دیا۔ دَاعِیَانِ ہوگیا۔ دَاعِیَانِ اصل میں دَاعِوَانِ تھا واو بعد کسرہ اور طرف میں واقع ہوا واو کو یا سے بدل دیا۔ دَاعِیَانِ ہوگیا۔ دَاعِیَۃ اصل میں دَاعِوَۃ تھا۔ واو بعد کسرہ اور طرف میں واقع ہوا اسلئے واو کو یا سے بدل دیا دَاعِیَۃٌ ہوگیا

قاعدہ ۱۲ یائے طرف بعد ضمہ واو شود چون نَهُوَ کہ در اصل نَهُیَ بود صیغہ واحد مذکر غائب از کَرُمَ ۔

ترجمہ ومطلب) جو یا طرف میں واقع ہو اور ضمہ کے بعد واقع ہو تو وہ یا واو سے بدل جاتی ہے۔ جیسے نَهُوَ اصل میں نَهُیَ تھا۔ یا طرف میں بعد ضمہ واقع ہوئی اسلئے یا کو واو سے بدل دیا نَهُوَ ہوگیا۔ نَهُوَ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف ہے۔ باب کَرُمَ سے ۔

قاعدہ ۱۳) واو عین مصدر بعد کسرہ یا شود بشرط آنکہ در فعل آن تعلیل شدہ باشد چون قِیَامًا مصدر قَامَ و صِیَامًا مصدر صَامَ نہ قِوَامًا مصدر قَاوَمَ ہم چنیں واو عین جمع کہ در واحد ساکن بود یا معلل چون حِیَاضٌ جمع حَوضٌ و جِیَادٌ جمع جَیِّدٌ ۔

(ترجمہ ومطلب) قاعدہ ۱۳ مصدر کے عین کلمہ کی جگہ واو ہو اور کسرہ کے بعد واقع ہو۔ تو وہ واو یا سے بدل دیا جائے گا۔ شرط یہ ہے کہ اس مصدر کے فعل میں بھی تعلیل ہوئی ہو۔ جیسے قِیَامًا مصدر ہے قَامَ کا قَامَ قَوَمَ تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح واو کو الف سے بدل دیا ہے تعلیل فعل میں ہوئی ہے

بقیہ صفحہ

اسکا مصدر قِوَاماً ہے واو واقع ہوا مصدر میں عین کی جگہ بعد کسرہ کے اور اسکے فعل میں تعلیل ہوئی ہے، اسلئے اس واو کو یاء سے بدل دیا گیا۔ قیاماً ہوگیا اسی طرح صِیَام صُوَمَ تھا۔ واو کو الف سے بدلا گیا۔ مذکورہ قاعدہ سے، اسلئے اسکے مصدر یعنی صِوَاماً میں واو متحرک بعد کسرہ عین کلمہ میں واقع ہوا صیغہ مصدر کا ہے، اسلئے اس واو کو یاء سے بدل دیا صیاماً ہوگیا۔ حیاض جمع ہے اسکا مفرد حوض ہے واو مفرد میں ساکن ہے لہٰذا جمع میں واو کو یا سے بدل دیا حِوَاض سے حیاض ہوگیا۔ اسی طرح جِیَادٌ اصل میں جِوَادٌ تھا، یہ واو مفرد میں یاء سے بدل کر دوسری یاء میں ادغام پا چکا ہے۔ لہٰذا جمع میں بھی یاء سے بدل گیا جِیَادٌ ہوگیا۔

قاعدہ (۱۴۲) چوں واو و یا غیر بدل جمع شوند در غیر ملحق و اول اینہا ساکن باشد واو یا شدہ در یا ادغام یابد وضمہ ماقبل کسرہ گردد چوں سَیِّدٌ و مَرْمِیٌّ و مَرْضِیٌّ مصدر مَضِیٌّ یَمْضِیْ کہ در اصل مُضُوْیٌ بود و دریں مَضِیٌّ بکسر فا باتباع عین ہم جائز است و ایْوَ امر حاضر اُوٰی یاوی بسبب مبدلیت یا از ہمزہ و در ضَیْوَن بسبب الحاق ایں قاعدہ جاری نشد۔

(ترجمہ و مطلب) اگر کسی کلمہ میں واو اور یا جمع ہوں مگر یہ کسی سے بدلی ہوئی نہ ہوں اسمیں الحاق بھی نہ ہو نیز ان دونوں میں سے ساکن ہو تو واو کو یا کرکے یا میں ادغام کردیں گے۔ اور ماقبل کا ضمہ کسرہ سے بدل جائے گا۔ جیسے سَیِّدٌ مَرْمِیٌّ، مَضِیٌّ کہ سید اصل میں سَیْوِدٌ تھا یا اور واو ایک کلمہ میں جمع ہوئے اول ان میں سے ساکن ہے۔ کلمہ میں الحاق بھی نہیں ہے۔ لہٰذا واو کو یا سے بدل دیا، اور یاء میں ادغام کردیا۔ یا سے پہلے فتحہ ہے اسلئے کسرہ سے نہیں بدلا۔ ضمہ ہوتا تو کسرہ سے بدل جاتا۔ اسی طرح مَرْمِیٌّ اصل میں مَرْمُوْیٌ تھا۔ واو اور یا ایک کلمہ میں جمع ہوئے۔ نیز کسی حرف سے بدلے ہوئے بھی نہیں ہیں۔ اور صیغہ میں الحاق بھی نہیں ہے۔ بقیہ صفحہ ۱۲۱ پر ملاحظہ فرمائیں۔

اور اول ان میں سے ساکن ہے۔ لہٰذا واو کو یا سے بدل دیا۔ مَرْمُوْیٌ ہوا۔ یاء کو یاء میں ادغام کردیا۔ مَرْمُیٌّ ہوا۔ یاء سے پہلے ضمہ ہے لہٰذا کسرہ سے بدل دیا مَرْمِیٌّ ہوگیا۔

اسی طرح مُضِیٌّ اصل میں مُضُوْیٌ واو اور یا ایک کلمہ میں جمع ہوئے اول ان میں سے ساکن ہے۔ اور کوئی ان میں سے بدل کر بھی نہیں آیا اس کلمہ میں الحاق بھی نہیں ہے۔ لہٰذا واو کو یا سے بدل دیا مُضُیْیٌ ہوا یا کو یا میں ادغام کردیا مُضُیٌّ ہوا۔ ض کا ضمہ کسرہ سے بدلا۔ مُضِیٌّ ہوگیا مضی یمضی سے بنایا ہے اصل میں مُضُوْیٌ تھا۔ تعلیل مذکورہ کے مطابق مُضِیٌّ ہوگیا۔ عین کلمہ کی اتباع کرتے ہوئے فاکلمہ یعنی میم کو بھی کسرہ دے دیا۔ مِضِیٌّ ہوگیا اور اُدِیْ یا دی کے امر اِیْوِ میں چونکہ یا ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے۔ اسلئے واو کو یا نہیں کیا۔ اسی طرح ضَیْوَنٌ میں الحاق کی وجہ سے واو کو یا سے نہیں بدلا گیا۔ ورنہ یہ الحاق ہی ختم ہو جائے گا۔

قاعدہ ۱۵ دو واو کہ در آخر فعول باشد ہر دو یا شدہ ادغام یابند وضمہ ماقبل کسرہ شود و رواست کہ فاہم کسرہ یابد چون دِلِیٌّ و دُلِیٌّ

قاعدہ ۱۶ واو لام کلمۂ اسم کہ بعد ضمہ بود لبعدہ کسرہ شدہ یا شود وساکن شدہ باجتماع ساکنین با تنوین حذف شود چون اَدْلٍ در اَدْلُوٌ جمع دَلْوٌ وتفعل وتفاعل مصدر تَفَعَّلَ و تَفَاعَلَ دیا ہم بعد کسرہ شود و بعد اسکان بسبب اجتماع ساکنین بیفتد چون اَظْبٍ در اَظْبُیٌ جمع ظَبْیٌ

قاعدہ ۱۷ واو و یا کہ عین فاعل باشد۔ در فعل تعلیل شدہ ہمزہ شود چون قَائِلٌ و بَائِعٌ

ترجمہ ومطلب:۔ صیغہ فعول کے وزن پر ہو اس میں آخر میں دو واو جمع ہوں تو دونوں واو کو یا سے بدل دیں گے۔ اور دونوں کو ادغام کردیں گے۔ اور ماقبل کا ضمہ کسرہ ہو جائے گا۔ (بقیہ صفحہ ۱۳۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

قاعدہ نمبر۱۸ واؤ یا والف زائد بعد الف مفاعل ہمزہ شود چون عَجَائِزُ در عَجَاوِزُ جمع عجوز وشرائف در شرایف جمع شریفۃ ورسائل جمع رسالۃ وابدال یا بہمزہ در مصائب جمع مصیبۃ باآنکہ اصلی است شاذ است۔

قاعدہ نمبر۱۹ واو ویا کہ طرف باشد وبعد الف زائد افتد ہمزہ شود چون دُعَاءٌ در دُعَاوٌ وردائٌ در ردایٌ وایں ہر دو مصدر اند ودعاءٌ در دعایٌ جمع داعٍ وسماءٌ در سماوٌ جمع اسم کہ در سمو بود واخیاءٌ جمع خیٌ وکساءٌ وبہداءٌ اسم جامد

ترجمہ ومطلب:- قاعدہ نمبر۱۷ وہ واو اور یا جو کہ فاعل کے عین کلمہ میں واقع ہو اور اسکے فعل میں تعلیل ہوئی ہو تو واو ہمزہ ہوجاتا ہے۔ جیسے قَائِل کا اصل میں قَاوِل تھا۔ اسم فاعل کے عین کلمہ میں واقع ہوا۔ اور اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہے لہٰذا واو کو ہمزہ سے بدل دیا قائل ہوگیا۔ اسی طرح بائع کا اصل میں بایِع تھا۔ اسم فاعل کے عین کلمہ میں یا واقع ہوئی فعل میں تعلیل ہوئی ہے لہٰذا یا کو ہمزہ سے بدل دیا۔

قاعدہ نمبر۱۸ کسی کلمہ میں واو یا یا یا الف واقع ہو۔ اور یہ مفاعل کے الف کے بعد واقع ہو تو یہ ہمزہ سے بدل جاتے ہیں۔ جیسے عَجَائِز کی اصل میں عَجَاوِزُ تھا بروزن مفاعل ہے۔ واو واقع ہوا الف جمع کے بعد اسلئے ہمزہ ہوگیا۔ عجائز ہوگیا۔ یہ عجوز کی جمع ہے۔ جیسے شرائف اصل میں شرایف تھا۔ یا واقع ہوئی الف جمع کے بعد اسلئے یاء ہمزہ سے بدل گئی شرائف ہوگیا۔ شریفۃ کی جمع ہے اور جیسے رسائل جمع رسالۃ کی ہے۔ مفاعل کے وزن پر ہے۔ الف واقع ہوا بعد الف جمع کے اس لئے الف کو ہمزہ سے بدل دیا۔ رسائل ہوگیا۔ البتہ مصائب کی اصل مصایب تھی۔ اسکی یا ئی ہے مدہ زائدہ نہیں ہے۔ مگر یا کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے یہ شاذ ہے۔

قاعدہ نمبر۱۹ جو واو اور یا طرف میں الف زائدہ کے بعد واقع ہو (بقیہ صفحہ ۱۲۴)

قاعدہ (۱۳) واو یکہ رابع باشد یا زائد و بعد ضمہ و واو ساکن نباشد یا شود
چوں یُدْعَیَانِ وَاَغْنَیْتُ و استعلیتُ ومدَاعِیٌ مِنْ عاء آلہ کہ در اصل
مَدَاعِیُوْ نزدیک محققان فن صرف داو بہ ہمین قاعدہ باشدہ در یا ادغام گردید
ورنہ قاعدہ اسُر در آں نمی تواند شد زیرا کہ یا در مَدَاعِیُوْ بدل است از الف ۔
قاعدہ ۱۲ الف بعد ضمہ واو شود چوں ضُوْرِبَ وضُوَیرِبٌ و بعد کسرہ
یا چوں مَحَارِیبُ ۔

(بقیہ صـ۱۲۲ کا) وہ ہمزہ سے بدل دی جائے گی ۔ جیسے دُعاءٌ کی اصل دُعَاوٌ تھی ۔ واو بعد الف کے ہر طرف میں واقع ہوئی اسلئے ہمزہ ہو گئی دعاء ہو گیا ۔ اسی طرح رِدَاءٌ اصل میں رِدَایٌ تھا ۔ اس قاعدہ سے یا کو ہمزہ سے بدل دیا ۔ رِدَاءٌ ہو گیا ۔ اسی طرح واو اور یا الف زائدہ کے بعد جمع کے صیغہ میں واقع ہوں تو تب بھی ہمزہ سے بدل جائیں گے ۔ جیسے دِعَاءٌ بکسر دال اصل میں دِعَاوٌ تھا اسکا مفرد دار ہے ۔ جمع میں الف زائد کے بعد واقع ہوا ہمزہ سے بدل گیا ۔ دعاءٌ ہو گیا ۔ اسی طرح آسماء اسم کی جمع ہے ۔ اصل میں اَسْمَاوٌ تھا ۔ اسی قاعدہ سے واو کو ہمزہ سے بدل دیا ۔ اسماءٌ ہو گیا ۔ اور اَحیاءٌ جمع حیٌ کی ہے ۔ اصل میں اَحیایٌ تھا ۔ جمع میں یا الف زائدہ کے بعد واقع ہوئی اسلئے یا کو ہمزہ سے بدل دیا ۔ احیاء ہو گیا ۔ اگر واو و یا اسم جامد میں الف زائدہ کے بعد واقع ہوں تو وہ بھی ہمزہ سے بدل جائیں گے جیسے کِسَاءٌ ورِدَاءٌ کہ اصل میں کساوٌ ردایٌ تھے اسی قاعدہ سے واو اور یا ہمزہ ہو گئے ۔ کساء اور رداء ہو گئے

ترجمہ ومطلب :- اگر کوئی واو کسی کلمہ میں چوتھی یا پانچویں جگہ واقع ہو تو وہ واو یا ہو جائے گا ۔ شرط یہ ہے کہ وہ واو ضمہ اور واو ساکن کے بعد نہ واقع ہو اگر ضمہ کے بعد ہو گا تو یا سے نہ بدلا جائے گا ۔ ایسے ہی اگر واو ساکن کے بعد

- - - - - - - - - - - - - - - - - -

ہو گا تب بھی یا سے نہ بدلا جائے گا جیسے یُدْعَیَانِ (بقیہ صـ۱۲۴ پر)

قاعدہ ۲۲ :- الف زائدہ قبل الف تثنیہ وجمع مؤنث سالم یا شود چون حُبْلَیَانِ وحُبْلَیَاتٌ

قاعدہ ۲۳ :- یا کہ عین وزن فُعْلٌ جمع فُعْلیٰ مؤنث باشد در صفت وبعد کسرہ گردد چون بِیضٌ جمع بَیضاءُ وحِیکیٰ در اسم واو شود بقاعدہ ۳ اسم تفضیل را حکم اسم دادہ اند چون طوبیٰ وکوسیٰ مؤنث اَطْیَبُ واَکْیَسُ

قاعدہ ۲۴ :- واو عین فَعلُولَۃٌ مصدر یا شود چون کِینُونَۃٌ

(بقیہ صفحہ ۱۲۳ کا) کی اصل میں یُدْعَوَانِ تھا۔ واو چوتھی جگہ واقع ہوا، اس سے پہلے ضمہ اور واو ساکن نہیں ہے۔ لہٰذا یا سے بدل گیا یُدْعَیَانِ ہو گیا، اُغْنِیَتُ اصل میں اُغْنُوَت تھا۔ واو چوتھی جگہ واقع ہے اور نہ ضمہ کے بعد ہے یا واو ساکن کے اسلئے یاء سے بدل گیا۔ اعنیتُ ہو گیا، اسی طرح استعلیت میں اصل استعلوت تھا۔ واو چھٹی جگہ واقع ہوا۔ نہ واو ساکن کے بعد ہے نہ ضمہ کے بعد اسلئے واو کو یا سے بدل دیا استعلیت ہو گیا، مَدَاعِیٌّ جمع مِدْعَاءٌ کی ہے جو کہ اسم آلہ ہے۔ اسکی اصل مَدَاعِیْوُ تھی علماء صرف کے اسی قاعدہ سے یہ واو یا ہو کر یا میں مدغم ہوئی ہے، ورنہ سیّدٌ کا قاعدہ اسمیں جاری نہیں ہو سکتا کیونکہ مَدَاعِیْوُ کی یا الف سے بدلی ہوئی ہے۔ اسلئے قاعدہ ۱۲ ۔ اگر کسی کلمہ پر ضمہ کے بعد الف واقع ہو تو وہ الف واو سے بدل جائے گا۔ جیسے ضُوَیْرِبٌ اور ضُوَیْرِبٌ اور کسرہ کے بعد وہ الف یاء ہو جائے گا۔ جیسے محاریب ۔

ترجمہ ومطلب :- کسی کلمہ میں الف تثنیہ سے پہلے الف زائد آئے یا جمع مؤنث سالم کے الف سے پہلے الف زائدہ واقع ہو۔ تو وہ الف یا سے بدل جائیگا جیسے حُبْلَیَانِ کا مفرد حُبْلیٰ ہے، جب اسکا تثنیہ آئے گا تو حبلیٰ کا الف تثنیہ کے الف سے پہلے واقع ہوگا۔ لہٰذا اس الف کو یا سے بدل دیا گیا حُبْلَیَانِ رہ گیا، اسی طرح جب حبلیٰ میں الف زائدہ موجود ہے (بقیہ ۱۲۵ پر)

۱؎ علم الصلی جاری نہیں ہو سکتا۔

(بقیہ صفحہ ۱۲۴ کا) جب اسکی جمع مؤنث سالم بنائیں گے تو یہ الف جمع مؤنث کے الف سے پہلے واقع ہوگا۔ لہٰذا اس الف زائدہ کو حذف کردیا۔ حبلیات ہوگیا

قاعدہ ۲۳ جو جمع فُعل کے وزن پر ہو۔ اور اسکے عین کلمہ میں یا ساکنہ واقع ہو۔ اور اس یاء سے پہلے ضمہ ہو تو یہ یا ساکن ما قبل ضمہ کی وجہ سے واو نہ ہوگی۔ بلکہ یا اپنی حالت پر باقی رہے گی، اس کے ما قبل کا ضمہ کسرہ سے بدل جائے گا۔ جیسے بِیض کی اصل میں بُیض تھا۔ جمع کا صیغہ ہے فعل کے وزن پر ہے۔ عین کلمہ کی جگہ یا ساکنہ ما قبل مضموم واقع ہو اگر واو سے نہیں بدلی گئی ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا بِیض ہوگیا۔ بیض جمع ہے مفرد اسکا بیضاء ہے۔ اسی طرح وہ کلمہ جو فُعلٰی کے وزن پر ہو فعلے کا وزن ہوا اور مؤنث کی صفت ہو اور اسکے عین کلمہ میں یا ساکنہ ہو، اور ما قبل مضموم ہو۔ تو اس یاء کو بھی ما قبل ضمہ کی وجہ سے واو سے نہ بدلا جائے گا۔ جیسے حِیکٰی فعلی کا وزن اور مؤنث کی صفت ہے، یا ساکنہ ما قبل مضموم مگر واو سے نہیں بدلی گئی البتہ ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا گیا۔

اور اگر فُعلٰی کا وزن ہو برائے صفت مؤنث نہ اسمی ہو، اسمیں اگر عین کلمہ کی جگہ یا ساکنہ واقع ہوگی تو یہ یا ساکن ما قبل ضمہ ہونے کی وجہ سے قاعدہ ۳ سے واو ہو جائے گا فُعلٰی اسم تفضیل کو فعلی اسمی کا حکم دیا گیا ہے یعنی اسم تفضیل مؤنث میں یا کو واو سے بدل دیا جائے گا۔ جیسے طوبیٰ وکوسیٰ۔ اصل میں طُیبٰی تھا اسم تفضیل مؤنث کا صیغہ ہے یا عین کلمہ میں ساکنہ ہے بعد ضمہ کے واقع اسلئے یاء کو واو سے بدل دیا گیا، کوسیٰ اصل میں کُیسٰی تھا۔ اسم تفضیل مؤنث ہے یا کلمہ میں ساکنہ بعد ضمہ واقع ہوئی۔ اسلئے یا کو واو سے بدل دیا گیا کوسیٰ اکیس کا مؤنث اسم تفضیل ہے۔

قاعدہ ۲۴ مصدر فعلولۃ کے وزن پر ہو اسمیں واو عین کلمہ کی جگہ واقع ہو تو وہ واو یا سے بدل جائے گا۔ جیسے کَیْنُونَۃ اصل میں کونونۃ تھا۔ مصدر فعلولۃ کا وزن ہے عین کلمہ کی جگہ واو ساکن واقع ہوا اسلئے واو کو یا سے بدل دیا کینونۃ ہوگیا۔ (بقیہ صفحہ ۱۲۶ پر ملاحظہ فرمائیں)

قاعدہ ۲۵ یا وزن افاعل و مفاعل واشباہ آں اگر معروف بالام یا مضاف باشد در حالت رفع و جر ساکن شود - چون ھذہ الجواریْ و جواریکم و مررتُ بالجواریْ و جواریکُمْ و در بے لام و اضافت محذوف شود و تنوین یعین یلحق شود چوں ھذہ جوارٍ و مررتُ بجوارٍ و در حالت نصب مطلقا مفتوح می آید، چوں رأیت الجواریَ و رأیت جواریَ -

قاعدہ ۲۶ واو لام فُعلیٰ بالضم در اسم جامد یا شود و در صفت بحال خود باند واسم تفضیل حکم اسم جامد دارد چوں دنیا و عُلیا و یائے لام فعلی بالفتح واو شود چون تقویٰ ۔

(بقیہ صفحہ ۱۶۵ کا) فائدہ صرفیاں در تقریر ایں قاعدہ بسیار تطویل کردہ اند واصل کَیْنُونَۃ کو ذونۃ برآورد بقاعدہ سید واو را یا کردہ حذف کردہ اند و تحقیق ہمونست کہ گفتم ۔
علماء صرف نے مذکورہ قاعدہ کے بیان کرنے میں مختلف تقریریں کی ہیں جن میں خواہ مخواہ کی طوالت ہوئی ہے صحیح اور آسان قاعدہ وہی ہے جو اصر نے قاعدہ ۲۴ میں بیان کردیا ہے ۔

ترجمہ و مطلب :- صیغہ جمع کا ہوا اور بروزن افاعل اور مَفاعل واقع ہو اگر معرف بالام ہوں یا مضاف واقع ہوں اور ان کے آخر میں یا مذکور ہو تو یہ یا رفع و جر کی حالت میں ساکن ہو جائے گی جیسے ھذہ الجواریْ، وجواریکم جواری دونوں جگہ مفاعِل کے وزن پر ہے، الف لام کی وجہ سے تنوین گر گئی اور مررت بالجواری اور مررت بجواریکم دونوں جگہ یا حالت جر میں ہے - لہٰذا یا ساکن ہو گئی - اور رأیت الجواری اور رأیت جواری میں جواری حالت نصب میں ہے لہٰذا یا کو نصب دیا جائے گا اور ہٰذہ جوارٍ اور رأیت جوارٍ میں جو ورنہ معرف باللام ہے نہ مضاف ہے اس لئے یا حذف کردی گئی اور تنوین را کو دیدی گئی - قاعدہ ۲۶ جو واو فعلی اسم جامد میں لام کلمہ کی (بقیہ صفحہ ۱۶۲ پر)

(بقیہ ص۱۲۶ کا) جگہ واقع ہو اور فا کلمہ مضموم ہو۔ تو یہ واد یا سے بدل جائیگا اور اگر فعلی جسکا فا کلمہ مضموم ہو اور اسم کے بجائے صفت کا صیغہ ہو تو یہ واد اپنی حالت پر برقرار رہے گی۔ اسم تفضیل کو اسم جامد کا درجہ دیا گیا ہے جیسے دنیا اصل میں دُنوٰی تھی، فعلی بالضم اسم کا صیغہ اور واو لام کلمہ کی جگہ واقع ہوا اسلئے واد کو یا سے بدل دیا گیا ہے دنیا ہوگیا، اور تقویٰ اصل میں تقیٰی تھا، بروزن فعلی تو یا واو ہوگئی تقویٰ ہوگیا۔ یہاں تک معتل کے قواعد ۲۷ عدد بیان کئے گئے۔

مشق سوالات

سوال یَعِدُ میں کیا تعلیل واقع ہوئی ہے، اور اسمیں کون سا قاعدہ جاری کیا گیا۔

جواب:۔ واو واقع ہوا علامت مضارع اور کسرہ لازم کے درمیان اس لئے واد گرگیا۔ یَعِدُ رہ گیا۔

سوال:۔ عدۃ میں کیا تغیر واقع ہوا ہے۔

جواب:۔ عدۃ مصدر ہے اسکی اصل وَعْدٌ تھی واو فا کلمہ کی جگہ واقع ہوا اسلئے گرگیا۔ اور واو کے عوض آخر میں تا بڑھا دی گئی۔

سوال:۔ میعاد میں کیا تعلیل ہوئی۔

جواب میعاد اصل میں مِوْعادٌ تھا۔ واو ساکن غیر مدغم بعد کسرہ کے واقع ہوا اس لئے واد کو یا سے بدل دیا، میعاد ہوگیا۔

سوال:۔ دَعَتَا میں کیا تعلیل واقع ہوئی ہے۔

جواب:۔ الف واقع ہوا فعل ماضی میں تائے تانیث سے پہلے اسی لئے گر گیا۔ دعتا رہ گیا۔

سوال:۔ واو اور یا متحرک ماقبل ساکن ہو تو اس کلمہ میں کیا تعلیل واقع ہوگی۔

بقیہ ص۱۲۸ پر

:- بقیہ سوالات صفحہ ۱۶۷ کا :-

جواب :- اگر واو اور یا پر ضمہ ہو تو اسکو نقل کرکے ماقبل دیں گے۔ اور اگر واو اور یا پر حرکت فتحہ کی ہے تو اسکو ماقبل کو دینے کے بعد اس واو اور الف کو الف سے بدل دیں گے۔

سوال :- دَاعٍ اصل میں کیا تھا۔ اسمیں کیا تعلیل واقع ہوئی ہے۔

جواب :- دَاعٍ اصل میں دَاعِوٌ واو طرف میں بعد کسرہ کے واقع ہوا اسلئے گرگیا۔ ضمہ کی تنوین عین کو دیں گے۔ دَاعٍ ہوگیا۔

قسم دوم در صرف مثال

مثال واوی از باب ضرب یضرب الوعد والعدۃ وعدہ کردن۔

صرف صغیر :- وَعَدَ یَعِدُ وَعْدًا وعِدَۃً فھو وَاعِدٌ ووُعِدَ یُوْعَدُ وَعْدًا وعِدَۃً فھو مَوْعُوْدٌ الامر منہ عِدْ والنھی عنہ لَاتَعِدْ الظرف منہ مَوْعِدٌ والآلۃ منہ مِیْعَدٌ ومِیْعَدَۃٌ ومِیْعَادٌ وتثنیتھما مَوْعِدَانِ ومِیْعَدَانِ والجمع منھما مَوَاعِدُ ومَوَاعِیْدُ افعل التفضیل منہ اَوْعَدُ والمؤنث منہ وُعْدٰی وتثنیتھما اَوْعَدَانِ ووُعْدَیَانِ والجمع منھما اَوَاعِدُ واَوْعَدُوْنَ ووُعْدٌ ووُعْدَیَاتٌ

واو از مضارع معروف بقاعدہ ۱۲ حذف شد واز عدہ بقاعدہ ۱۲ و در ماضی مجہول بقاعدہ ۵ جائز است کہ ہمزہ گردد وُعِدَ را اُعِدَ گویند وہم چنیں در مؤنث اسم تفضیل الخ

ترجمہ و مطلب :- مضارع معروف یعنی یَعِدُ سے واو قاعدہ ۱۲ کے مطابق گرگیا اور عِدَۃٌ سے قاعدہ ۱۲ کے مطابق حذف ہوگیا۔ اور ماضی مجہول یعنی وُعِدَ میں واو کو ہمزہ سے بدل کر اُعِدَ پڑھنا بھی درست ہے۔ اسی طرح اسم تفضیل۔ مؤنث میں اُعْدٰی پڑھنا جائز ہے :-

جمع تکسیر مؤنث اسم فاعل اُوَاعِدُ ست اصلش وواعد بود بقاعدہ ۶ واواول ہمزہ شد ودر آلہ واو بقاعدہ ۳ یا شد لیکن در تصغیر یعنی مُوَیْعِدٌ و جمع تکسیر یعنی مواعید بسبب انعدام علت اعلال کہ سکون واو وکسرۂ ماقبل است واو باز آمدہ۔

مثالی یائی از ضرب یضرب اَلْیَسْرُ قمار باختن (جوا کھیلنا)

صرف صغیر یَسَرَ یَیْسِرُ مَیْسِرًا فہو یاسِرٌ ویُسِرَ یُوْسَرُ مَیْسَرًا فہو مَیْسُوْرٌ الامر منہ اِیْسِرْ والنہی عنہ لاتَیْسِرْ الظرف منہ مَیْسِرٌ دریں باب جز ایں کہ در مضارع مجہول بقاعدہ ۳ یا واو شدہ اعلالے نہ گردیدہ۔

ترجمہ ومطلب:۔ مؤنث اسم فاعل کی جمع تکسیر یعنی وَوَاعِدُ میں قاعدہ ۶ پہلا واو بدل دیا گیا۔ اُوَاعِدُ ہو گیا۔ اور اسم آلہ میں یعنی مِوْعَدٌ و مِوْعَدَۃٌ و مِوْعَادٌ واو قاعدہ ۳ کی وجہ سے یا ہو گیا۔ مِیْعَدٌ مِیْعَدَۃٌ اور میعادٌ ہو گیا۔ لیکن مُوَیْعِدٌ تصغیر اور مَوَاعِیْدُ جمع تکسیر میں تعلیل کا سبب نہ ہونے کی وجہ سے لوٹ آیا، سبب تعلیل واو ماقبل مکسور ہے وہ یہاں پایا نہیں جاتا۔

دریں باب الخ۔ اس باب میں مضارع مجہول میں قاعدہ ۳ پائے جانے کی وجہ سے یا واو ہو گیا، دوسری کوئی تعلیل نہیں ہوئی۔

مثالِ واوی از سَمِعَ یَسْمَعُ اَلْوَجَلُ ترسیدن۔
صرف صغیر:۔ وَجِلَ یَوْجَلُ وَجْلاً فہو وَاجِلٌ ووُجِلَ یُوْجَلُ وَجْلاً فہو مَوْجُوْلٌ الامر منہ اِیْجَلْ والنہی عنہ لَا تَوْجَلْ الظرف منہ مَوْجَلٌ والالۃ منہ مِیْجَلٌ ومِیْجَلَۃٌ ومِیْجَالٌ وتثنیتہما مَوْجَلَانِ ومِیْجَلَانِ ومِیْجَلَتَانِ ومِیْجَالَانِ والجمع منہما مَوَاجِلُ ومَوَاجِیْلُ۔ افعل التفضیل منہ اَوْجَلُ والمؤنث منہ وُجْلٰی وتثنیتہما اَوْجَلَانِ ووُجْلَیَانِ والجمع منہما اَوْجَلُوْنَ واَوَاجِلُ ووُجَلٌ ووُجْلَیَاتٌ۔ دریں باب جز آں کہ در امر حاضر یعنی اِیْجَلْ اِیْجَلَا تا آخر وہم چنیں در آلہ واو بقاعدہ ۳ یا شد ودر اواجل بقاعدہ نمبر ۲ ہمزہ گشتہ ودر وَجِلَ ووُجَلٌ ہمزہ شدن جائز است دیگر ہیچ تعلیل نشدہ۔
مثال واوی دیگر۔ از سَمِعَ یَسْمَعُ اَلْوَسْعُ والسَّعَۃُ گنجیدن (سمانا)
صرف صغیر:۔ وَسِعَ یَسَعُ وَسْعًا وسَعَۃً الخ۔
مثال واوی از فتح یفتح اَلْہِبَۃُ بخشیدن۔ **صرف صغیر:** وَہَبَ یَہَبُ ہِبَۃً فہو وَاہِبٌ ووُہِبَ یُوْہَبُ ہِبَۃً فہو مَوْہُوْبٌ الامر منہ ہَبْ والنہی عنہ لَا تَہَبْ الظرف منہ مَوْہَبٌ والالۃ منہ مِیْہَبٌ مِیْہَبَۃٌ مِیْہَابٌ وتثنیتہما مَوْہَبَانِ ومِیْہَابَانِ مَوَاہِبُ ومَوَاہِیْبُ افعل التفضیل منہ اَوْہَبُ والمؤنث منہ وُہْبٰی وتثنیتہما اوہبان ووُہْبَیَانِ والجمع منہما اَوْہَبُوْنَ واَوَاہِبُ ووُہَبٌ ووُہْبَیَاتٌ۔

ترجمہ ومطلب:۔ سمع یَسْمَعُ سے مثال واوی الوجل ہے۔ (ڈرنا) اسکی صرف صغیر متن میں گذر چکا۔
اس باب میں مندرجہ ذیل تعلیلات کے علاوہ اور کوئی تعلیل واقع نہیں ہوئی اس باب کے امر حاضر معروف جیسے اِیْجَلْ اور اسم آلہ جیسے ۔ بقیہ صفحہ ۱۳۱ پر

دریں ہر دو باب واؤ از مضارع معروف بسبب بودنش میان علامت مضارع وفتحہ کلمہ کہ عین یا لامش حرف حلق ست محذوف شدہ و در مصدر وَضَعَ بعد حذف فاء عین را فتحہ دادند وکسرہ ہم واعلالات دیگر صیغ بقیاس ضَعَ وَعَدَ یَعِدُ بودہ است مثال واوی از حَسِبَ یَحْسِبُ الوَمَقُ والمِقَۃُ دوست داشتن وَمِقَ یَمِقُ الخ۔

(بقیہ صفحہ ۱۳۰ کا) مِیجَلٌ مِیجَلَۃٌ و مِیجَالٌ میں ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے واو یا ہوگیا، اسمیں قاعدہ ۳ پایا گیا۔ اور اَدَاجِل اصل میں وَواجِل اول واو قاعدہ ۶ سے ہمزہ ہوگیا، ماضی مجہول وُجِلَ اور جمع اسم تفضیل مؤنث وُجَلٌ میں وُجُوہٌ کے قاعدہ سے واو کو ہمزہ سے بدل دینا جائز ہے، مثال واوی از سمع یسمع سے دوسری مثال الوسع والسعۃ ہے، معنی سمانا۔
صرف صغیر وَسِعَ یَسَعُ وُسْعًا وسَعَۃً ہے۔
مثال واوی فتح یفتح سے الھبۃ ہے جسکے معنی ہیں عطار کرنا بخشش کرنا صرف صغیر وَھَبَ یَھَبُ ھِبَۃً الخ ہے۔ دوسری مثال واوی سمع یسمع کا مصدر اَلْوُسْعُ والسَّعَۃُ ہے۔ جس کے معنی سمانا صرف صغیر وَسِعَ یَسَعُ وَسَعًا فھو وَاسِعٌ الخ گردان اصل میں آچکی ہے)
مثال واوی فتح یفتح سے الھبۃ ہے بخشش کرنا، صرف صغیر وَھَبَ یَھَبُ ھِبَۃً ہے۔ رگردان اصل میں آچکی ہے)

ترجمہ ومطلب:- ان دونوں بابوں کے مضارع معروف سے واؤ گر گیا ہے، کیونکہ یہاں واو عین مفتوحہ اور علامت مضارع کے درمیان واقع ہوا اور ایسے کلمہ میں واقع ہوا ہے جسکا لام کلمہ حرف حلقی میں سے ہے۔ اسلئے قاعدہ نمبر ایک کی وجہ سے واو گرا دی گئی اور وَسِعَ کے مصدر وُسْعٌ سے واو کو گرا دیا۔ اور عین کلمہ کو فتحہ دے دیا لیکن عین کلمہ کو کسرہ پڑھنا بھی جائز ہے۔ مثال واوی باب حَسِبَ یَحْسِبُ سے (بقیہ صفحہ ۱۳۲ پر)

اعلال صیغ ایں باب بعینہ مثل وَعَدَ یَعِدُ است در صرف کبیر ایں ابواب جز تغیر - ایں کہ شرح کردیم دیگر ہیچ تغیر واقع نشود ہمہ ابواب را بر صرف کبیر می باید گردانید :

(بقیہ صفحہ ۱۳۱ کا) اَلوَمقُ والمِقَۃُ دوست رکھنا۔ **صرف صغیر**:۔ وَمِقَ یَمِقُ وَمقًا ومقۃ فھو وامِقٌ ووُمِقَ یُومَقُ وَمقًا ومقۃ فھو موموقٌ الامر منہ اِمِقْ والنہی عنہ لاتَمِقْ الظرف منہ مَوْمِقٌ والاٰلۃ منہ مِیْمَقٌ ومِیْمَقۃٌ مِیْمَاقٌ وتثنیتھما مَوْمِقَان ومِیمقانِ والجمع منھما ادمقون وادامق ومَوَامِقُ ومقیات :۔

ترجمہ ومطلب:۔ اس باب میں تعلیل بالکل وَعَدَ یَعِدُ کی طرح ہوئی ہیں۔ ان تمام بابوں کی صرف کبیر میں علاوہ اسکے جو ہم نے پوری وضاحت سے بیان کیا ہے۔ دوسرا کوئی تغیر واقع نہیں ہوا۔ لہٰذا تمام بابوں کو صرف کبیر کی طرح گردانا چاہیئے۔

مثال واوی از باب افتعال اَلاِتِّقَادُ افروختہ شدن آتش اِتَّقَدَ یَتَّقِدُ اِتِّقَادًا الخ :

ترجمہ ومطلب:۔ باب افتعال سے مثال واوی کی مثال الاِتِّقَادُ ہے۔ جس کے معنی آگ کا بھڑکنا۔ **صرف صغیر**:۔ اِتَّقَدَ یَتَّقِدُ اِتِّقَادًا فھو مُتَّقِدٌ واُتُّقِدَ یُتَّقَدُ اِتِّقَادًا فھو مُتَّقَدٌ الامر منہ اِتَّقِدْ والنہی عنہ لا تَتَّقِدْ الظرف منہ مُتَّقَدٌ :۔

مثال یائی از باب افتعال اَلاِتِّسَارُ قمار باختن اِتَّسَرَ یَتَّسِرُ اِتِّسَارًا الخ

ترجمہ ومطلب:۔ باب افتعال سے مثال یائی کی مثال الاِتِّسَارُ ہے :۔

بقیہ ص۱۳۴ پر

جوا کھیلنا، صرف صغیر:۔ اِتَّسَرَ یَتَّسِرُ اِتِّسَارًا فهو مُتَّسِرٌ وَاُتُّسِرَ یُتَّسَرُ اِتِّسَارًا فهو مُتَّسَرٌ الامر منه اِتَّسِرْ والنهی عنه لَا تَتَّسِرْ الظرف منه مُتَّسَرٌ۔

درین ہر دو باب بقاعدہ ۱۳ واؤ و یا تا شدہ در تا مدغم گردیدہ:۔
مثال واوی از استفعال اِستَوقَدَ یَستَوقِدُ اِستِیقَادًا واز افعال آوقَدَ یُوقِدُ اِیقَادًا استیقاد و ایقاد ہر دو بمعنی آتش افروختن ست واو ہر دو بقاعدہ نمبر ۳ یا شدہ۔ و در صرف کبیر ایں چہار باب جز اعلالین مذکورین اعلالے دیگر نیست۔

ترجمہ ومطلب:۔ ان دونوں بابوں میں یا اور واؤ قاعدہ ۱۳ کے مطابق تا ہوگئیں اور ایک دوسرے میں ادغام پاگئیں۔
مثال واوی باب استفعال سے صرف صغیر: استوقد یَستَوقِدُ استیقادًا فهو مُستَوقِدٌ واُستُوقِدَ یُستَوقَدُ استیقادًا فهو مُستَوقَدٌ الامر منه استوقِدْ والنهی عنه لا تَستَوقِدْ الظرف منه مستوقَدٌ
دونوں کے معنی آگ روشن کرنے کے ہیں۔ دونوں بابوں سے واو قاعدہ ۳ سے یا ہوگیا۔ اور ان چاروں ابواب میں علاوہ مذکورہ بالا دو تعلیلوں کے دوسری کوئی تعلیل واقع نہیں ہوئی۔
باب افعال سے صرف صغیر:۔ آوقَدَ یُوقِدُ اِیقَادًا فهو مُوقِدٌ الامر منه اَوقِدْ والنهی عنه لا تُوقِدْ الظرف منه مُوقَدٌ

قسم سوم در صرف اجوف

اجوف واوی از نَصَرَ یَنْصُرُ القول گفتن. قَالَ یقول قولاً فهو قائل وقِیلَ یُقَالُ قولاً فهو مَقُوْلٌ الامر منه قل والنهی عنه لاتَقُلْ الظرف منه مقالٌ والالة منه مِقْوَلٌ ومقولة ومِقْوَالٌ وتثنیهما مِقْوَلانِ والجمع منهما مَقَاوِلُ ومَقَاوِیلُ افعل التفضیل منه اَقْوَلُ والمؤنث منه قولی وتثنیهما اقولان وقولیان والجمع منهما اقولون واقاول وقول وقولیات۔ در مِقْوَلٌ ومِقْوَلَةٌ حرکت واو بما قبل بایں جہت نہ دادند کہ ایں ہر دو در اصل مِقْوَالٌ بودند الف را حذف کردند مِقْوَلٌ شد۔ وبعد حذف الف تا در آخر افزودند مِقْوَلَۃٌ شد ودر مِقْوَالٌ بسبب مانع کہ وقوع الف بعد واو ست نقل حرکت نکردند پس دریں ہر دو کہ فرع آں ہستند ہم نقل حرکت نمودند

(ترجمہ ومطلب) تیسری قسم اجوف کے بیان میں۔
اجوف واوی نَصَرَ یَنْصُرُ سے القول کہنا۔ صرف صغیر قال یقول الخ اوپر متن میں مذکور ہے) مِقْوَلٌ اور مِقْوَلَۃٌ میں اولاً واو کی حرکت ماقبل کو دیتے اور واو کو الف سے بدل دیتے۔ مگر ایسا نہیں کیا کیونکہ مِقْوَلٌ اصل میں مِقْوَالٌ تھا الف کو حذف کر دیا گیا مِقْوَلٌ ہو گیا اور الف حذف کرنے کے بعد م مِقْوَال میں اگر واو کی حرکت قاف کو دے دیں گے۔ تو واو اور الف دو ساکن جمع ہو جائیں گے، اسلئے واو کی حرکت ماقبل کو نہیں دے سکتے۔ لہٰذا مقول اور مقولۃ میں بھی نقل نہیں کیا۔ کیونکہ یہ تو مقوال کی فرع ہیں۔

صرف کبیر:۔ بحث اثبات فعل ماضی معروف۔ قَالَ قَالَا قَالُوْا قَالَتْ قَالَتَا قُلْنَ قُلْتَ قُلْتُمَا قُلْتُمْ قُلْتِ قُلْتُمَا قُلْتُنَّ قُلْتُ قُلْنَا بقاعدہ ۲ واو در قَالَ تا قَالَتَا بالف بدل شدہ ودر مابعد قالتا باجتماع ساکنین حذف گردیدہ قاف مضموم گشتہ۔ بقیہ صفحہ ۱۳۵ پر ملاحظہ فرمائیں

؎ آخر میں تا کا اضافہ کر دیا مقولۃ ہو گیا۔

بحث اثبات فعل ماضی مجہول قِیْلَ قِیْلَا قِیْلُوْا قِیْلَتْ قِیْلَتَا قُلْنَ قُلْتَ قِیْلْتُمَا قُلْتُمْ قُلْتِ قُلْتُمَا قُلْتُنَّ قُلْتُ قُلْنَا۔ قیل دراصل قُوِلَ بود بقاعدہ نہم قیل شد ہم چنیں تا قیلتا۔ در قُلْنَ تا آخر چوں یائے بالتقائے ساکنین بیفتاد بسبب وادی بودنش قاف را ضمہ دادند۔

بحث اثبات فعل مضارع معروف۔ یَقُوْلُ یَقُوْلَانِ یَقُوْلُوْنَ تَقُوْلُ تَقُوْلَانِ یَقُلْنَ تَقُوْلُوْنَ تَقُوْلِیْنَ تَقُلْنَ اَقُوْلُ نَقُوْلُ۔ در جمیع ایں صیغ کہ دراصل بسکون قاف وضم عین بودند بقاعدہ ۸ ضمہ واو بقاف دادہ و در یَقُلْنَ و تَقُلْنَ آن واو بالتقائے ساکنین بیفتاد۔

اثبات فعل مضارع مجہول یُقَالُ یُقَالَانِ یُقَالُوْنَ تُقَالُ تُقَالَانِ یُقَلْنَ تُقَالُوْنَ تُقَالِیْنَ تُقَلْنَ اُقَالُ نُقَالُ در جمیع ایں صیغ کہ بسکون قاف وفتحہ واو بودند بقاعدہ ۸ فتحہ واو بقاف دادہ واو را الف کردند وآن الف در یُقَلْنَ و تُقَلْنَ بالتقائے ساکنین بیفتا و نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف لن یقول لن یقولا الخ مجہول لن یُقَالَ الخ در بحث جز تغیریکہ در مضارع شدہ تغیر دیگر واقع نشدہ

ترجمہ ومطلب :۔ قِیْلَ اصل میں قُوِلَ تھا۔ قاعدہ ۹ سے قیل ہوگیا قِیْلَتَا تک اسی طرح کیا گیا ہے اور قُلْنَ میں اور اسکے بعد آخر تک یعنی قُلْنَا تک چونکہ التقائے ساکنین کی وجہ سے یا گرگئی تھی۔ اس لئے واو ہونے کی وجہ سے قاف کو ضمہ دے دیا گیا،

در جمیع ایں صیغ یقول اور اسکے تمام صیغوں میں قاعدہ ۸ کے مطابق چوں کہ قاف ساکن اور عین کلمہ مضموم تھا۔ اسلئے واو کا ضمہ قاف کو دیدیا یقول ہوگیا۔ اور یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں وہی واو دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے ساقط ہوگیا۔

نفی جحد بلم در مضارع معروف الخ لَمْ یَقُلْ لَمْ یَقُوْلا الخ مجہول لَمْ یُقَلْ لَمْ یُقَالا الخ۔ دریں بحث جز ایں کہ واؤ در لَمْ یَقُلْ و اخوات او و الف در لم یُقَلْ و اخوات او بالتقائے ساکنین بیفتاد تغیرے دیگر غیر ماوقع فی المضارع واقع نشد۔

بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَیَقُوْلَنَّ لیقولانّ لَیَقُوْلُنَّ لَتَقُوْلَنَّ لَتَقُوْلَانِّ لیقلنانّ لتقولنّ لتقلنانّ لأقولنّ لنقولنّ۔ مجہول لَیُقَالَنَّ لیقولانّ لَیُقَالُنَّ لَتُقَالَنَّ لَتُقَالَانِّ لَیُقَلْنَانِّ لا تقالنّ لَتُقَلْنَانِّ لَأُقَالَنَّ لَنُقَالَنَّ

دراین ہر چہار گردان تغیرے غیر ماوقع فی المضارع نشدہ، امر حاضر معروف قُلْ قُوْلَا قُوْلُوْا قُوْلِیْ قُلْنَ۔ قُلْ دراصل تَقُوْلُ بود بعد حذف علامت مضارع متحرک ماند در آخر وقف کردند۔ واو بالتقائے ساکنین افتاد قُلْ شد۔ و بعضے امر را از اصل بنا می کنند پس اُقْوُلْ می شود باز حرکت واو بماقبل دادہ واو را بالتقائے ساکنین حذف کردہ ہمزۂ وصل را باستغنا حذف می کنند بر ہمیں وضع دیگر صیغ امر را قیاس باید کرد۔

(بقیہ صفحہ ۱۳۵ کا) در جمیع صیغ الخ مضارع مجہول یعنی یقال سے آخر تک تمام صیغوں میں چونکہ قاف ساکن اور واو بر فتحہ ہے۔ لہٰذا قاعدہ نمبر ۸ سے واو کا فتحہ قاف کو دے دیا اور واو کو الف سے بدل دیا اور وہ الف یُقَلْنَ اور تُقَلْنَ میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ نفی تاکید بلن لن یقول الخ اس گردان میں علاوہ اس تغیر کے جو مضارع میں کیا گیا ہے دوسرا کوئی تغیر واقع نہیں ہوا۔

ترجمہ ومطلب :- دریں بحث جز ایں کہ الخ۔ نفی جحد بلم کی معروف و مجہول کے صیغوں میں علاوہ اس کے لَمْ یَقُلْ اور اسکے اخوات سے واو اور لَمْ یُقَلْ اور اسکے اخوات سے الف دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے (بقیہ صفحہ ۱۳۷ پر)

(بقیہ صفحہ ۱۳۶ کا) گر گیا ہے۔ اور دوسرا کوئی تغیر نہیں واقع ہوا۔ علاوہ اسکے کہ مضارع میں اس سے پہلے تعلیل ہو چکی تھی۔ دوسری کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ یعنی نفی جحد بلم کے مضارع معروف سے واو کو اور مجہول سے الف کو التقائے ساکنین کی وجہ سے ساقط ہو گیا۔ دوسرا کوئی نیا تغیر نہیں ہوا۔

سوا اس کے جو تعلیل مضارع معروف و مجہول میں ہو چکی تھی وہ یہاں بھی ہوگی۔

بحث لام تاکید با نون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف:۔ لَیَقُوْلَنَّ لَیَقُوْلَانِّ لَیَقُوْلُنَّ لَتَقُوْلَنَّ لَتَقُوْلَانِّ لَیَقُلْنَانِّ لَتَقُوْلَنَّ لَتَقُوْلَانِّ لَتَقُوْلُنَّ لَتَقُوْلِنَّ لَتَقُوْلَانِّ لَتَقُلْنَانِّ لَاَقُوْلَنَّ لَنَقُوْلَنَّ

مجہول:۔ لَیُقَالَنَّ لَیُقَالَانِّ لَیُقَالُنَّ لَتُقَالَنَّ لَتُقَالَانِّ لَیُقَلْنَانِّ لَتُقَالَنَّ لَتُقَالَانِّ لَتُقَالُنَّ لَتُقَالِنَّ لَتُقَالَانِّ لَتُقَلْنَانِّ لَاُقَالَنَّ لَنُقَالَنَّ:۔

دریں ہر چہار (ان چاروں گردانوں لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ و خفیفہ اور معروف و مجہول) مضارع میں جو تغیر واقع ہوا ہے وہی ان میں بھی واقع ہوا ہے اس کے علاوہ نیا کوئی تغیر نہیں ہوا قُلْ اصل میں تَقُوْلُ تھا۔ علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد فاء کلمہ چونکہ متحرک تھا۔ اس لئے آخر کو ساکن کر دیا گیا۔ قُوْلْ ہوا۔ دو ساکن جمع ہوئے واو اور لام واو کو گرا دیا۔ قُلْ ہو گیا اور بعض صرفی اسمیں تعلیل دوسری طرح پر کرتے ہیں۔ یعنی امر کو اصل سے بناتے ہیں۔ پس علامت مضارع کے حذف کرنے کے بعد شروع میں ہمزہ وصلی لاتے ہیں اُقْوُلْ ہوا۔ اسکے بعد واو کی حرکت قاف کو دیکر واو کو التقائے ساکنین (اور واو لام) واو کو حذف کر دیتے ہیں،

امر کے باقی صیغوں کو اسی پر قیاس کر لینا چاہیئے۔:

صیغ امر بالام وصیغ نہی مثل صیغ نفی جحد بلم است کہ در آنہا در محل جزم واؤ الف افتادہ است وبس چون لِیَقُلْ و لَا تَقُلْ وقس علیٰ ہذا در نون ثقیلہ وخفیفہ وامر ونہی۔ واو والف کہ در مواقع جزم ساقط شدہ بود بسبب تحرک ما قبل نون باز آمدہ

امر حاضر معروف بانون ثقیلہ۔ قُوْلَنَّ قُوْلَانِّ قُوْلُنَّ قُوْلِنَّ قُلْنَانِّ

امر غائب ومتکلم معروف بانون ثقیلہ لِیَقُوْلَنَّ لِیَقُوْلَانِّ لِیَقُوْلُنَّ لِتَقُوْلَنَّ لِتَقُوْلَانِّ لِیَقُلْنَانِّ لِاَقُوْلَنَّ لِنَقُوْلَنَّ۔ امر غائب بانون خفیفہ۔ لِیَقُوْلَنْ لِیَقُوْلُنْ لِتَقُوْلَنْ لِاَقُوْلَنْ لِنَقُوْلَنْ بحث امر غائب مجہول بانون ثقیلہ۔ لِیُقَالَنَّ لِیُقَالَانِّ لِیُقَالُنَّ، لِتُقَالَنَّ، لِتُقَالَانِّ لِیُقَلْنَانِّ لِتُقَالُنَّ لِتُقَالِنَّ لِتُقَلْنَانِّ لِاُقَالَنَّ لِنُقَالَنَّ۔

نون خفیفہ ہم بریں قیاس کنند:۔

ترجمہ ومطلب:۔ امر بالام کے تمام صیغ۔ اور نہی کے تمام صیغے نفی جحد بلم کے صیغوں کی طرح ہیں کہ جسطرح ان میں جزم کی حالت میں واو گر گیا۔ یہاں بھی گر جائے گا۔ جیسے لِیَقُلْ اور لَا تَقُلْ اسی پر نون ثقیلہ وخفیفہ امر اور نہی کو بھی قیاس کرو۔ کہ واو الف محل جزم میں واقع ہو گئے لیکن نون سے ما قبل متحرک ہو جانے کی وجہ سے واو واپس آگیا۔

بحث امر حاضر معروف بانون ثقیلہ قُوْلَنَّ قُوْلَانِّ قُوْلُنَّ قُوْلِنَّ قُلْنَانِّ۔ امر غائب معروف بانون ثقیلہ لِیَقُوْلَنَّ لِیَقُوْلَانِّ... لِیَقُوْلُنَّ لِتَقُوْلَنَّ لِتَقُوْلَانِّ لِیَقُلْنَانِّ لِاَقُوْلَنَّ لِنَقُوْلَنَّ بانون خفیفہ:۔ لِیَقُوْلَنْ لِیَقُوْلُنْ لِتَقُوْلَنْ لِاَقُوْلَنْ لِنَقُوْلَنْ

بحث امر مجہول بانون ثقیلہ لِیُقَالَنَّ لِیُقَالَانِّ لِیُقَالُنَّ، لِتُقَالَنَّ لِتُقَالَانِّ لِیُقَلْنَانِّ لِتُقَالُنَّ لِتُقَالِنَّ لِتُقَلْنَانِّ لِاُقَالَنَّ لِنُقَالَنَّ

نون خفیفہ کو بھی اسی طرح قیاس کرنا چاہیئے

بحث نہی حاضر معروف بانون ثقیلہ لَا یَقُوْلُنَّ الخ مجہول لَا یُقَالُنَّ الخ نون خفیفہ ہمیں قیاس۔ بحث اسم فاعل قَائِلٌ قَائِلَانِ قَائِلُوْنَ، قَائِلَۃٌ قَائِلَتَانِ قَائِلَاتٌ۔ قَائِلٌ دراصل قَاوِلٌ بود بقاعدہ ۱۷ واو ہمزہ شد وہم چنیں در دیگر صیغ بحث اسم مفعول مقول مَقُوْلٌ مَقُوْلَانِ مقولون مَقُوْلَۃٌ مقولتانِ مَقُوْلَاتٌ۔ مَقُوْلٌ دراصل مَقْوُوْلٌ بود بقاعدہ ۸ واو بماقبل دادہ واو را بالتقائے ساکنین حذف کردند مَقُوْلٌ شد فائدہ اختلاف است دریں کہ واوِ اول درہچو موقع حذف می شود یا واو دوم بعضے می گویند کہ واو دوم بایں جہت کہ زائد است وزائد اولیٰ بحذف است و بعضے می گویند کہ اول چہ دوم علامت است وعلامت محذوف نمی شود ہر چند کہ بیشتر صرفیان حذف دوم را ترجیح دادہ اند۔ مگر نزد راقم راجح حذف اول است چہ علی العموم دستور ہمیں ست کہ در ہم چوں ساکنین اول محذوف می شود زائد باشد یا اصلی پس ایں داز سخن نظر اخود نیا ید برآورد۔

ترجمہ ومطلب :۔ بحث نہی حاضر معروف بانون ثقیلہ لَا یَقُوْلُنَّ الخ مجہول لَا یُقَالُنَّ الخ۔ اور نون خفیفہ کی گردان اسی طرح زبان پر لانا چاہیئے۔
بحث اسم فاعل قَائِلٌ قَائِلَانِ قَائِلُوْنَ الخ قائل اصل میں قَاوِلٌ تھا۔ قاعدہ ۱۷ کی روسے واو ہمزہ سے بدل گیا۔ باقی صیغوں میں یہی عمل کیا گیا ہے۔
بحث اسم مفعول مقول مقولان مقولون الخ مَقُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا۔ قاعدہ ۸ سے واو کی حرکت کو نقل کرکے ماقبل کو دیا۔ اور التقائے ساکنین کی وجہ سے واو کو گرادیا گیا۔ (قاعدہ) علماء صرف میں اس بارہ میں اختلاف ہے کہ اسم مفعول اور ایسی تمام جگہوں میں ۔ ۔ ۔ جہاں دو واو جمع ہوں ایک واو زائدہ یعنی علامت اور دوسری واو اصلی ہو تو کس کو حذف کرنا چاہیئے بعض لوگ دوسرے واو کو حذف کرنے کے قائل ہیں۔ اس وجہ سے کہ یہ واو زائد ہے اور حذف کرنے کے مسئلے میں زائد کو حذف کرنا اولیٰ ہوا کرتا ہے۔ دوسرے بعض علماء کی رائے کے ہے کہ اول واو کو حذف کرنا اولیٰ ہے (بقیہ صفحہ ۱۴۰)

نکتہ ثمرہٴ اختلاف درینجو مواقع بحسب ظاہر ہیچ معلوم نمی شود چہ بہر کیف مَقُوْلٌ می شود واو اول را حذف کنند یا دوم را مولوی عصمت اللہ صاحب سہارنپوری در شرح خلاصۃ الحساب در بیان صرف و منع صرف لفظ رحمٰن دریں باب سخنے خوش نوشتہ واں اینکہ در مسائل فقہیہ ثمرہٴ خلاف ہمچو اختلافات برمی آید مثلاً شخصے حلف کرد امروز بواو زائد تکلم نخواہم کرد ولفظ مقول برزبان آورد پس برمذہب شخصے کہ بحذف اول قائل است حانث خواہد شد و برمذہب قائل بحذف دوم حانث نخواہد شد۔ یا زن را گفت کہ اگر تو امروز بواؤ زائد تکلم کنی ترا طلاق است واں لفظ مَقُوْلٌ برزبان آورد پس برمذہب اول طلاق خواہد افتاد و بر حذف دوم نہ ۱۲

(بقیہ صفحہ ۱۳۹ کا) کیونکہ اول اگرچہ اصلی ہے۔ مگر دوسرا واو علامت مفعول ہے۔ اور علامت حذف نہیں کی جاتی۔ اگرچہ زیادہ تر علماء صرف کی رائے یہ ہے کہ واو دوم کو حذف ہونا چاہیئے۔ مگر مصنف کے نزدیک اول واو کو حذف کرنا راجح اور بہتر ہے۔ کیونکہ عام طور پر دستور یہی ہے کہ اس قسم کے اجتماع ساکنین میں اول ہی کو حذف کیا جاتا ہے۔

ترجمہ و مطلب :- نکتہ :- ان جیسے مقامات پر اختلاف کا کوئی نتیجہ بظاہر معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ اول واو کو حذف کریں یا دوسرے واو کو حذف کیا جائے۔ بہرحال صیغہ مقول ہی پڑھا جائے گا۔

جناب مولانا عصمت اللہ صاحب سہارنپوری نے خلاصۃ الحساب کی شرح میں صرف اور منع صرف کے بیان میں لفظ رحمٰن پر بحث کرتے ہوئے ایک عمدہ بات تحریر کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ فقہیہ کے مسائل میں اس قسم کے اختلاف کا ثمرہ یہ نکلتا ہے کہ مثلاً ایک شخص نے قسم کھائی کہ آج میں واو زائد زبان پر نہ لاؤنگا۔ اور اس نے لفظ مقول زبان ادا کیا۔ تو ان لوگوں کے مذہب پر جو واو اول کو حذف کرنے کے قائل میں کہنے والا حانث ہو جائیگا (بقیہ صفحہ ۱۴۲ پر)

اجوف یائی - از ضرب یضرب البَیْعُ فروختن بَاعَ یَبِیْعُ بَیْعًا فَهُوَ بَائِعٌ وبِیْعَ یُبَاعُ بَیْعًا فهو مَبِیْعٌ الامر منه بِعْ والنهی عنه لَا تَبِعْ الظرف منه مَبِیْعٌ والآلة منه مِبْیَعٌ ومِبْیَعَةٌ ومِبْیَاعٌ وتثنیتهما مُبْیَعَانِ مِبْیَعَانِ والجمع منهما مَبَائِعُ ومَبَایِعُ افعل التفضیل منه اَبْیَعُ والمؤنث منه بُوْعٰی وتثنیتهما اَبْیَعَانِ و بُوْعَیَانِ والجمع منهما اَبْیَعُوْنَ واَبَایِعُ وبُیَعٌ وبُوْعَیَاتٌ - ظرف دریں باب ہم شکل مفعول گردیدہ چون بقاعدہ ۸ حرکت عین بفا دادند و در مفعول بعد نقل حرکت وحذف عین فارا کسرہ دادہ بسبب آں واو را یا کردند ظرف ہم مَبِیْعٌ است کہ دراصل مَبْیِعٌ بودہ ومفعول ہم مَبِیْعٌ کہ دراصل مَبْیُوْعٌ بود۔

اثبات فعل ماضی معروف بَاعَ بَاعَا بَاعُوا بَاعَتْ بَاعَتَا بِعْنَ بِعْتَ بِعْتُمَا بِعْتُمْ بِعْتِ بِعْتُمَا بِعْتُنَّ بِعْتُ بِعْنَا (بقاعدہ ۷ یا در بَاعَ تا آخر الف شدہ مابعد بَاعَتَا الف بالتقائے ساکنین افتادہ بسبب یائی بودن فا کلمہ کسرہ یافتہ - اثبات فعل مجہول بِیْعَ بِیْعَا الخ

(بقیہ صفحہ ١٤٠ کا) وہ جو لوگ دوسرے واؤ کے حذف کرنے کے قائل ہیں حانث نہ ہوگا - یا کسی نے اپنی بیوی سے کہا اگر تو نے آج واؤ زائد زبان پر نکالا تو تجھ کو طلاق ہے - عورت نے لفظ مقول زبان سے ادا کیا تو پہلے مذہب کی بنیاد پر طلاق واقع ہو جائے گی - اور جو لوگ دوسرے واؤ کو حذف مانتے ہیں - ان کے نزدیک طلاق واقع نہ ہو گی۔

ترجمہ ومطلب :- اجوف یائی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے البیع فروخت کرنا بیچنا - صرف صغیر بَاعَ یَبِیْعُ الخ (گردان متن میں مذکور ہے) باب ضرب کا اسم ظرف کا صیغہ بالکل اسم مفعول کے صیغہ کے وزن پر ہے - قاعدہ ۸ سے جب عین کلمہ کی حرکت فا کو دیا اور اسم مفعول میں عین کلمہ کی حرکت نقل کرنے کے بعد عین کلمہ کو حذف کر دیا تو فا کلمہ کو کسرہ دے دیا اسی وجہ سے (بقیہ صفحہ ١٤٢ پر)

اثبات فعل ماضی مجہول بِیعَ بِیعَا الخ بِیعَ اصل بُیِعَ بود بقاعدہ ۹ کسرۂ یا بیا دادند و یا در بِعنَ تا آخر بالتقاء ساکنین بیفتاد اثبات فعل مضارع معروف یبیعُ یبیعان تا آخر حرکت یا بقاعدہ ۸ بما قبل رفتہ و یا در یَبِعْنَ وتَبِعْنَ و نَبِعْنَ بالتقاء ساکنین ساقط شدہ مضارع مجہول یُبَاعُ یُبَاعانِ تا آخر بر قیاس یُقَالُ یُقَالانِ تا آخر۔ نفی تاکید بلن لن یَبِیعَ تا آخر مجہول لن یُبَاعَ تا آخر تغیرے جدید ندارد۔ نفی جحد بلم در فعل مضارع لَمْ یَبِعْ لَمْ یَبِیعَا تا آخر مجہول لم یُبَعْ لَمْ یُبَاعَا الخ در لَمْ یَبِعْ و لَمْ تَبِعْ و لَمْ اَبِعْ یا در معروف الف در مجہول باجتماع ساکنین افتاد در دیگر صیغ عیناً وقع فی المضارع تغیرے نشدہ۔ لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَیَبِیعَنَّ تا آخر مجہول لَیُبَاعَنَّ تا آخر و ہم چنیں نون خفیفہ۔ امر حاضر معروف بابِعْ بِیعَا بیعوا بیعی بعن بوضع قل قولا اعلال باید کرد۔ امر حاضر معروف با نون ثقیلہ بِیعَنَّ تا آخر در بِیعَنَّ یا کہ در بِعْ بالتقائے ساکنین افتادہ بود بسبب مفتوح شدن عین باز آمدہ ؎۔

بقیہ صفحہ (۱۴۱) واو کو یا کر دیا۔ اسم ظرف بھی مَبِیعٌ ہے جو اصل میں مَبْیِعٌ تھا۔ یا متحرک ماقبل ساکن یا کی حرکت ماقبل کو دے دیا مَبِیعٌ ہو گیا۔ اور اسم مفعول مَبِیعٌ ہے۔ مگر اصل اسکی مبیوع تھی قاعدہ ۸ سے یا کی حرکت ماقبل کو دینے کے بعد دو ساکن جمع ہوئے واو اور یا۔ واو کو گرا دیا۔ یا کی مناسبت سے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا مَبِیع ہو گیا۔ اس اسم ظرف اور اسم مفعول گو صورت میں ایک ہیں۔ مگر اصل کے اعتبار سے دونوں مختلف ہیں۔ اثبات فعل ماضی معروف۔ د گردان باع متن آ چکا ہے یاد کر لیں ؎۔

ترجمہ و مطلب ؎۔ بِیعَ اصل میں بُیِعَ تھا۔ قاعدہ ۹ سے یا کا کسرہ با کو دیا بِیعَ ہو گیا۔ بِعْنَ سے آخر تک التقاء ساکنین کی وجہ سے یا گر گئی۔ بحث اثبات فعل مضارع معروف یَبِیعُ یَبِیعَانِ یَبِیعُ۔ یاء کی حرکت قاعدہ ۸ سے (بقیہ صفحہ ۱۴۳ پر)

امر بالام و نہی مثل لم یبع تا آخر و در نون ثقیلہ و خفیفہ اینہا یائے محذوف باز آید ؛-

(بقیہ صفحہ ۱۴۲ کا) ماقبل کو دے دیا بِیعَ ہوگیا۔ اور بِعنَ اور بِعْنَ سے یا التقائے ساکنین کی وجہ سے ساقط ہوگئی۔ مضارع مجہول یُبَاعُ یُبَاعَانِ آخر تک یقال یقالان کی طرح آخر تک سمجھئے۔ نفی تاکید بلن لن یَبیعَ آخر تک۔ مجہول لن یباع آخر تک میں کوئی نیا تغیر واقع نہیں ہوا۔ نفی جحد بلم در فعل مضارع لم یَبِعْ لَمْ یَبِعْنَا آخر تک مجہول لن یُبَاعَ آخر تک میں کوئی نیا تغیر واقع نہیں ہوا۔
نفی جحد بلم در فعل مضارع لم یبِعْ لَمْ یَبِعْنَا آخر تک مجہول لم یُبَعْ لم یُبَاعَ آخر تک لم یَبِعْ لَمْ تبع لم اَبِعْ میں یا معروف کے صیغوں میں اور الف مجہول کے صیغوں میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ دوسرے صیغوں میں مضارع کی تعلیلوں کے علاوہ کوئی دوسری تعلیل واقع نہیں ہوئی۔
لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَیَبِیعَنَّ آخر تک مجہول لَیُبَاعَنَّ آخر تک نون خفیفہ بھی اسی طریقہ پر ہے۔ امر حاضر معروف بِعْ الخ قُلْ کی طرح اسمیں بھی تعلیل کرنا چاہیئے۔ امر حاضر معروف با نون ثقیلہ بِیعَنَّ آخر تک بِیعَنَّ میں یا جو کہ بع کے صیغہ سے التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی تھی۔ عین کلمہ کے مفتوح ہونے کی وجہ سے واپس آگئی۔

ترجمہ و مطلب :- بحث امر بالام اور نہی کے صیغوں تعلیل کے اعتبار سے نفی جحد بلم کی طرح ہے جس وقت امر بالام اور نہی کے صیغوں میں نون ثقیلہ و خفیفہ لاحق ہوگا تو یا دوبارہ لوٹ آئے گی۔

بحث اسم فاعل بَائِعٌ بائعان بائعون تا آخر بقاعدہ ۱۷ یا ہمزہ شد

اس بحث میں قاعدہ ۱۷ سے یا ہمزہ سے بدل گئی۔ یعنی یا طرف کے نزدیک الف زائد کے بعد واقع ہوئی اسلئے ہمزہ سے بدل گئی۔ قاعدہ ۱۷
بحث اسم مفول مَبِيعٌ مَبِيعَانِ مَبِيعُونَ مَبِيعَةٌ مَبِيعَتَانِ مَبِيعَاتٌ

اعلال مَبِيعٌ مذکور شدہ ہم بریں نمط اعلال ہمہ صیغ مفعول است ۔

مَبِيع کی تعین: پہلے گذر چکی ہے، اسی طرح مفعول کے باقی صیغوں کی تعلیل کرنا چاہیئے۔

اجوف واوی۔ از سَمِعَ يَسْمَعُ الخوف ترسیدن۔ خاف یخاف خوفا فھو خائفٌ وخِيفَ يُخافُ خوفا فھو مخوفٌ الامر منہ خَفْ والنھی عنہ لا تَخَفْ تا آخر۔ ماضی معروف خَافَ خَافَا خَافُوْا خَافَتْ خَافَتَا خِفْنَ تا آخر در خِفْنَ تا آخر بسبب کسرۂ عین فا کلمہ را بعد حذف عین کسرہ دادند ۔

ترجمہ ومطلب ۔ اجوف واوی باب سمع سے الخوف ڈرنا۔ صرف صغیر خَافَ يَخَافُ خَوْفًا فھو خَائِفٌ وخِيفَ يُخَافُ خَوْفًا فھو مَخُوفٌ الامر منہ خَفْ والنھی عنہ لَا تَخَفْ ہے۔
ماضی معروف خَافَ خَافَا خَافُوْا خَافَتْ خَافَتَا خِفْنَ خِفْتَ خِفْتُمَا خِفْتُمْ خِفْتِ خِفْتُمَا خِفْتُنَّ خِفْتُ خِفْنَا ہے۔
خِفْنَ سے آخر عین کلمہ کا کسرہ فا کلمہ کو دیا۔ فا کلمہ کی حرکت دور کرنے کے بعد خَوِفْنَ واو مکسور ہے۔ جو کہ ثقیل ہے واو کی حرکت خا کو دیا۔ دو ساکن جمع ہوئے۔ واو کو گرادیا۔ خِفْنَ ہو گیا۔

باقی صیغ را اعلال بقواعدیکہ نوشتہ ایم و در صرف قال اعمال آں شدہ می باید آورد۔

باقی تمام صیغوں کی تعلیل ہمارے لکھے ہوئے قواعد کے مطابق خود کر لینا چاہئے ان قواعد کے مطابق قال میں ہم نے عمل کر کے بتا دیا ہے۔

امر حاضر معروف خَفْ خَافَا خَافُوْا خَافِي خِفْنَ خَفْ را از تَخَافُ ساختند بعد حذف تا چوں متحرک ماندہ آخر را وقف کردند الف بالتقائے ساکنین بیفتاد و خافا را از تخافانِ ساختند بعد حذف علامت مضارع نون اعرابی را بیفگندند صیغۂ تثنیہ امر حاضر و جمع مذکر آں با صیغۂ تثنیہ مذکر غائب ماضی و جمع آں متحد شدہ۔

ترجمہ و مطلب:۔ خَفْ واحد مذکر امر حاضر کو تخاف سے بنایا گیا ہے۔ علامت مضارع تا کو حذف کرنے کے بعد فا کلمہ چونکہ متحرک تھا۔ لہٰذا آخر کو ساکن کر دیا، دو ساکن جمع ہوئے۔ الف اور ف الف کو گرا دیا۔ خف ہو گیا اسی طرح تثنیہ مذکر حاضر خافا کو تخافانِ بناتے ہیں، مضارع کی علامت کو حذف کرنے کے بعد نون اعرابی گرا دیا۔ امر حاضر کا تثنیہ مذکر اور جمع مذکر ماضی کے تثنیہ و جمع مذکر کے ساتھ متحد ہے، مگر اصل میں ہر ایک جدا ہے۔
امر حاضر معروف با نون ثقیلہ خافَنَّ سے آخر تک وہ الف جو خف میں ساقط ہو گیا تھا۔ خافَنَّ میں اجتماع ساکنین نہ ہونے کی وجہ سے واپس آ گیا۔

صیغ نہی ولم ولن ولام امر برزبان باید آورد واعلال آں باصول محررہ تقریر باید کرد۔
بحث نہی حاضر لَا تَخَفْ لَا تَخَافَا لَا تَخَافُوْا لَا تَخَافِیْ لَا تَخَفْنَ۔
بحث نفی جحد بلم لَمْ تَخَفْ لَمْ تَخَافَا لَمْ تَخَافُوْا لَمْ تَخَافِیْ لَمْ تَخَفْنَ
بحث امر حاضر مجہول لِتُخَفْ لِتُخَافَا لِتُخَافُوْا لِتُخَافِیْ لِتُخَفْنَ۔
بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف لَنْ تَخَافَ لَنْ تَخَافَا لَنْ تَخَافُوْا لَنْ تَخَافِیْ لَنْ تَخَفْنَ ؛

ترجمہ ومطلب:- نہی کے صیغے۔ اسی طرح نفی جحد بلم اور جسمیں لن داخل اور لام امر کو زبان پر جاری کرنا چاہیئے۔ اور ان کی تعلیلات ہمارے بیان کردہ قواعد کے تحت بیان کرنا چاہیئے۔
گردان نہی حاضر لَا تَخَفْ لَا تَخَافَا لَا تَخَافُوْا لَا تَخَافِیْ لَا تَخَفْنَ۔
اور نفی جحد بلم کی گردان لَمْ تَخَفْ لَمْ تَخَافَا لَمْ تَخَافُوْا لَمْ تَخَافِیْ لَمْ تَخَفْنَ
اور امر حاضر مجہول کی گردان لِتُخَفْ لِتُخَافَا لِتُخَافُوْا لِتُخَافِیْ لِتُخَفْنَ :۔ ہے تفصیل اوپر گذر چکی ہے۔

سوال:- خافی کون صیغہ ہے اسمیں کیا تعلیل واقع ہوئی ہے۔
جواب:- خافی امر حاضر واحد مؤنث ہے۔ اصل میں تخافین تھا۔ علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد نون اعرابی کو گرادیا کیونکہ امر میں نون اعرابی گرجاتی ہے۔ خافی رہ گیا۔
سوال۔ لا تخف کی تحقیق کیجئے۔ جواب:- لا تخف میں لا نہی موجود ہے۔ بحث نہی حاضر کا واحد مذکر ہے۔ لا تخاف تھا۔ جب مضارع کے آخر کو ساکن کردیا تو دوساکن جمع ہونے کی وجہ سے الف کو گرادیا لا تخف رہ۔ اسی طرح نفی جحد بلم اور امر حاضر میں تعلیل کی جائے گی۔ سوال:- خفن کیا صیغہ ہے۔ اسمیں کیا تعلیل ہوئی ہے۔ جواب:- خفن صیغہ جمع مؤنث حاضر بحث امر ہے اسکی اصل تخفن تھی امر بنانے کیلئے جب علامت مضارع کو گرایا تو خفن ہوگیا

فائدہ:- صیغ امر اجوف را از صیغ مہموز عین کہ دراں بقاعدۂ سَلْ ہمزہ حذف شدہ بہ ہمیں وضع امتیاز باید کرد کہ در اجوف غیر واحد مذکر و جمع مؤنث بہمہ صیغہا عین باقی می ماند چون قُوْلا قُوْلُوا قُوْلِی و بِیعا بِیعُوا بِیعِی و خافا خافُوا خافِی و در نون ثقیلہ و خفیفہ ہم عین باز آید چون قُوْلَنَّ بِیْعَنَّ خافَنَّ و در مہموز عین در جمیع صیغ عین محذوف ماند، چون ذِرَا ذِرُوْا ذِرِی ذِرْنَ و سَلا سَلُوا سَلِی سَلْنَ

ترجمہ و مطلب:- یہاں مصنف رحمۃ اللہ علیہ معتل عین اور مہموز العین کے امر حاضر معروف کی گردانوں میں فرق بیان کر رہے ہیں، معتل عین امر حاضر معروف کی گردان میں واحد مذکر حاضر اور جمع مؤنث حاضر بحث امر سے عین کلمہ کو گرادیں ان دونوں صیغوں کے علاوہ باقی صیغوں میں عین کلمہ باقی رہے گا۔

لیکن ہمزہ اگر عین کلمہ میں واقع ہو تو وہ حاضر کے تمام صیغوں میں ساقط ہو جائیگا دوسرا فرق ان دونوں میں یہ بھی ہے کہ معتل عین میں امر حاضر نون ثقیلہ اور امر حاضر نون خفیفہ کی گردان میں واو ویا واپس آجائیں گے۔ لیکن... مہموز العین میں ان گردانوں میں بھی ہمزہ واپس نہ ہوگا۔ معتل عین کی مثال قُلْ قُولا قُولُوا قُولِی الخ۔ اجوف یائی کی مثال بِعْ بِیعا بِیعُوا الخ۔ خَفْ خافا خافُوا الخ یہ معتل عین واوی ویائی کی مثالیں ہیں۔ اول نصر دوم ضرب اور تیسری مثال سمع معتل عین واوی ہے۔ ان صیغوں میں واحد کے صیغے، جیسے قُلْ۔ بِعْ اور خَفْ۔ اسی طرح جمع مؤنث حاضر کے صیغ قُلْنَ، بِعْنَ، خَفْنَ۔ سے واو ویا حذف ہوئی ہے۔ باقی پانچ صیغوں میں واو یا یا باقی ہیں۔ برخلاف مہموز العین کے کہ ہمزہ گر جاتی ہے۔ جیسے سَلْ سَلا سَلُوا سَلِی سَلْنَ، ذَرْ ذَرا ذَرُوا ذَرِی ذَرْنَ۔ لُمْ لُما لُمُوا لُمِی لُمْنَ۔ میں تمام صیغوں سے ہمزہ ساقط ہو گیا ہے۔ اور خافَنَّ۔ بِیعَنَّ قُوْلَنَّ ان صیغوں میں نون ثقیلہ آنے کے بعد حرف علت عین کلمہ واپس آگیا مگر سَلَنَّ ذَرَنَّ لُمَنَّ مہموز کے صیغے میں نون ثقیلہ داخل ہونیکے بعد بھی ہمزہ لوٹ کر نہیں آیا۔

اجوف یائی از سمع النَّیْلُ یافتن نَالَ یَنَالُ نَیْلاً فهو نَائِلٌ ونِیْلَ یُنَالُ نَیْلاً فهو مَنِیْلٌ الامر منه نَلْ والنهی عنه لَا تَنَلْ الظرف منه مَنَالٌ والالة منه مِنْیَلٌ ومِنْیَلَةٌ ومِیْنَالٌ وتثنیهما مَنَالانِ ومِنْیَالانِ والجمع منهما مَنَائِلُ ومَنَایِلُ افعل التفضیل منه اَنْیَلُ والمؤنث منه نُوْلٰی وتثنیتهما اَنْیَلانِ ونُیْلَیَانِ والجمع منهما اَنْیَلُوْنَ واَنَائِلُ ونُیَلٌ ونِیْلَیَاتٌ اعلالات جملہ صیغش بقیاس آنچہ بیان کردہ ایم میتواں کرد وہم چنیں از دیگر ابواب ثلاثی مجرد تصاریف وصیغ می باید آورد۔

ترجمہ ومطلب:- اجوف یائی باب سمع یسمع سے النَّیْلُ پانا۔

صرف صغیر:- نَالَ یَنَالُ نَیْلاً فهو نَائِلٌ ونِیْلَ یُنَالُ نَیْلاً فهو مَنِیْلٌ الامر منه نَلْ والنهی عنه لَا تَنَلْ الظرف منه مَنَالٌ والالة منه مِنْیَلٌ ومِنْیَلَةٌ ومِیْنَالٌ وتثنیتهما مَنَالانِ ومِنْیَالانِ والجمع منهما مَنَائِلُ ومَنَایِلُ افعل التفضیل منه اَنْیَلُ والمؤنث منه نُوْلٰی وتثنیتهما اَنْیَلانِ ونُیْلَیَانِ والجمع منهما اَنْیَلُوْنَ واَنَائِلُ ونُیَلٌ ونُیْلَیَاتٌ الخ

اس باب کے تمام صیغوں کی تعلیلات ہمارے بیان کردہ طریقوں کے مطابق بیان کرنا چاہیئے۔ اسکے علاوہ ثلاثی مجرد کے دیگر ابواب کے صیغوں کی گردان اور صیغوں کی تعلیلیں کرنا چاہیئے۔

اجوف واوی از باب افتعال الاقتیاد کشیدن۔ اقتاد یقتاد اقتیاداً فهو مُقْتَادٌ واُقْتِیْدَ یُقْتَادُ اِقْتِیَاداً فهو مُقْتَادٌ الامر منه اِقْتَدْ والنهی عنه لَا تَقْتَدْ الظرف منه مُقْتَادٌ اسم فاعل ومفعول بیک صورت شدہ لیکن اسم فاعل دراصل مُقْتَوِدٌ بود بکسرہ واو واسم مفعول مُقْتَوَدٌ بفتح واو و ظرف ہم بوزن مفعول می باشد بہمیں صورت است صیغہ تثنیہ وجمع مذکر امر حاضر اِقْتَادَا اِقْتَادُوْا با تثنیہ وجمع مذکر غائب ماضی متحد است۔ مگر

بقیہ متن ص ۱۴۹ پر

مگر اصل ماضی بفتح واو است و اصل امر کہ از مضارع ساختہ شدہ بکسر واو است بر آوردن اعلال دیگر صیغ دشوار نیست ؛۔

ترجمہ و مطلب :۔ باب افتعال سے اجوف واوی کی مثال الاقتیاد ہے کھینچنا۔ اقتیاد مصدر اصل میں اِقْتِوَادٌ تھا۔ واو متحرک ماقبل مکسور واو کو یا سے بدل دیا۔ اقتیاد ہوگیا۔ اقتاد واحد مذکر غائب بحث ماضی ہے۔ اصل میں اقتود تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ واو چوتھی جگہ واقع ہوا۔ اس لئے واو کو الف سے بدل دیا اِقْتَيَدَ ہوا۔ پھر یا متحرک ماقبل مفتوح یاء کو الف سے بدلا۔ اقتاد ہوگیا۔ اسی طرح فعل مضارع یَقْتَادُ اصل میں یَقْتَوِدُ تھا واو چوتھی جگہ واقع ہوا اس لئے یا سے بدل گیا اور ماقبل فتحہ ہونے کی وجہ سے یا الف سے بدل گئی۔ یقتاد ہوگیا۔ مُقْتَادٌ صیغہ اسم فاعل اصل میں مُقْتَوِدٌ تھا۔ مذکورہ قاعدے سے واو چوتھی جگہ واقع ہوئی کہ اس لئے یاء سے بدل دی گئی مُقْتَيِدٌ ہوا۔ پھر یا متحرک ماقبل مفتوح یا الف ہوگئی۔ مُقْتَادٌ ہوا۔
اُقْتِيْدَ اصل میں اُقْتُوِدَ تھا واو پر کسرہ ثقیل تھا۔ نقل کرکے ماقبل کو دیا واو ساکن ماقبل مکسور واو یا سے بدل گیا اُقْتِيْدَ ہوگیا
فعل مضارع مجہول یُقْتَادُ مضارع معروف والی تعلیل کیجئے۔ اسم مفعول مقتادٌ میں بھی تعلیل وہی ہوگی جو اسم فاعل میں کی گئی ہے۔ تعلیل کے بعد اسم فاعل .. مُقْتَادٌ اسم مفعول مقتادٌ اور اسم ظرف مُقْتَادٌ تینوں صیغے یکساں ہیں۔ مگر ہر ایک کی اصل میں فرق ہے۔

اجوف یائی از باب افتعال الاختیار برگزیدن۔ اِخْتَارَ یَخْتَارُ و اختیارٌ مثل اقتاد یقتاد۔

ترجمہ و مطلب) باب افتعال سے اجوف یائی۔ اس کا مصدر الاختیار ہے پسند کرنا۔ اختیار میں گردان اور تعلیل اقتیاد کی طرح ہوگی۔ فرق صرف یہ ہے اختیار اجوف یائی ہے اور اقتیاد اجوف واوی ہے

اجوف واوی از باب استفعال ۔ الاستقامۃ استوار شدن ۔

صرف صغیر:۔ اِستَقَامَ یَستَقِیمُ اِستِقَامۃً فھو مُستَقِیمٌ الامر منہ اِستَقِمْ والنھی عنہ لا تَستَقِمْ الظرف منہ مُستَقَامٌ اِستَقَامَ دراصل اِستَقْوَمَ بود بقاعدہ ۸ حرکت واو بما قبل دادہ واو را الف کردند یَستَقِیمُ دراصل یَستَقْوِمُ بود نقل حرکت واو بماقبل واو بقاعدہ ۳ یا شد ۔ اِستِقَامَۃً دراصل علیٰ ما ہو المشہور استقواما بود بعد اعمال قاعدہ یقال الف بالتقائے ساکنین افتاد و تا در آخر برائے عوض افزودند استقامۃً شد ۔ مُستَقِیم دراصل مستقوِمٌ بود مثل یَستَقِیمُ در آن تعلیل کردند ۔

ترجمہ ومطلب:۔ باب استفعال سے اجوف واوی مصدر الاستقامۃ ہے ۔ گردان متن میں گذر چکی ہے ماضی استقامَ اصل میں اِستَقْوَمَ تھا ۔ واو کی حرکت قاف کو دیا ۔ اور واو کو الف سے بدلا ۔ استقام ہوگیا یَستَقِیمُ اصل میں یَستَقْوِمُ تھا ۔ واو کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیا ۔ اور واو کو قاعدہ ۳ کے مطابق یا سے بدل دیا ۔ یَستَقِیم ہوگیا ۔ استقامۃً مصدر کے بارہ میں مشہور ہے کہ اصل میں استقوامًا تھا ۔ واو کا فتحہ نقل کرکے ماقبل کو دیا ۔ واو ماقبل فتحہ کی وجہ سے الف سے بدل دیا ۔ دو الف ساکن جمع ہونے کی وجہ سے ایک الف کو گرادیا ۔ استقامٌ ہوا ۔ واو محذوف کی عوض آخر میں ۃ بڑھا دیا استقامۃً ہوگیا ۔

مستقیمٌ اسم فاعل ہے ۔ اصل میں مستقوِمٌ تھا ۔ واو کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیا واو یا ہوگیا ۔ اسی طرح یَستَقِیم میں کیا گیا تھا ۔

امر کے صیغوں نہی کے صیغوں اور نفی جحد بلم کے صیغوں میں اور دوسرے عوامل ناصب و جازم کے داخل ہونے کے بعد یا کو دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے گرا دیں گے ۔ جیسے استقم لا تستقم لم یستقم اور یستقیم ان یستقیم تھا یستقیم میں یا التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی اسی طرح جمع مؤنث

بقیہ صفحہ ۱۵۱ پر

اجوف یائی از باب استفعال. الاستخارۃ طلب خیر کردن۔ صرف صغیر استخار یستخیر الخ چوں استقام یستقیم۔

(بقیہ صفحہ ۱۵۰ کا) غائب کے صیغہ یستقمن میں اور جمع مؤنث حاضر تستقمن میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے واو گر گیا۔ اور جب امر اور نہی کے صیغوں میں نون ثقیلہ وخفیفہ لاحق کریں گے تو اجتماع ساکنین کے نہ ہونے کی وجہ سے یا دوبارہ لوٹ آئے گی۔ جیسے اِستَقِیمُنَّ اور لا تستقیمنّ میں یا واپس کے گئی ہے۔

ترجمہ ومطلب:۔ باب استفعال کی اجوف یائی مصدر الاستخارۃ ہے۔ بھلائی طلب کرنا۔ اس کی گردان استقام یستقیم کی طرح کرنا چاہیئے۔ استخار اصل میں استخیر تھا۔ یا متحرک ماقبل اسکا ساکن ہے۔ یاء کی حرکت ماقبل کو دیا۔ اور یاء کو الف سے بدل دیا یستخیر اصل میں یستخیر تھا۔ یاء کا کسرہ نقل کرکے خاء کو دیا۔ یستخیر ہوگیا۔ مصدر استخارۃ اصل میں استخیار تھا۔ یا کا فتحہ خا کو دیا۔ اور یا کو الف سے بدل دیا۔ دو ساکن جمع ہوئے۔ الف کو گرا دیا۔ یاء محذوفہ کے عوض آخر میں ۃ بڑھا دیا۔ استخارۃ ہوگیا۔ اس باب کی دوسری تعلیلوں کو استقام یستقیم کے طرز پر کرنا چاہیئے۔ صرف فرق یہ ہوگا۔ کہ استقام میں اصل واو نکالا گیا تھا۔ استخارۃ کے صیغوں میں یاء اصل میں نکالی جائے گی۔

اجوف واوی از افعال اَقام یُقِیمُ اِقامۃً فھو مُقِیمٌ وَاُقِیمَ یُقامُ اِقامۃً فھو مقامٌ الامر منہ اَقِمْ والنھی عنہ لا تُقِمْ الظرف منہ مُقامٌ اعلالات صیغ ایں باب بعینہ اعلالات اِستقام یَستقیم است

(ترجمہ ومطلب) باب افعال کا اجوف واوی اس کا (بقیہ صفحہ ۱۵۲ پر)

(بقیہ صفحہ ۱۵۱ کا)
مصدر الاقامۃ ہے۔ اَقَامَ فعل ماضی ہے اس کی اصل اَقْوَمَ تھی۔ واو کی حرکت ماقبل کو دی۔ قاعدہ پایا کہ واو اصل میں متحرک تھا اور اس کا ماقبل مفتوح ہوگیا۔ اس لئے واو کو الف سے بدل دیا یُقِیْمُ اصل میں یُقْوِمُ تھا۔ واو کا کسرہ ماقبل کو دیا۔ قاعدہ پایا واو ساکن ماقبل مکسور واو کو یا سے بدل دیا۔ یُقِیْمُ ہوگیا۔ یُقَامُ میں یُسْتَقَامُ کی طرح تعلیل کی جائے گی۔
الاقامۃ مصدر کی تعلیل استقواماً مصدر کی طرح کی جائے گی
مقام اسم مفعول ہے یُقَامُ فعل مضارع کی طرح اس میں تعلیل ہوگی
اَقِمْ امر حاضر معروف اصل میں اَقْوِمْ تھا واو کا کسرہ ماقبل کو دیا۔ واو ماقبل کسرہ کی وجہ یا سے بدل گیا۔ اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے یا ساقط ہوگئی۔ اَقِمْ رہ گیا۔
لَا تُقِمْ اصل میں لَا تُقْوِمْ تھا۔ اَقِمْ کی طرح اس میں بھی تعلیل ہوگی
الغرض اس باب کی جملہ تعلیلات باب استقام یستقیم کی طرح سے کی جائیں گی۔

قسم چہارم در صرف ناقص و لفیف

ناقص واوی از باب نَصَرَ یَنْصُرُ چون الدُّعَاءُ والدَّعْوَۃُ خواستن دَعَا یَدْعُوْا دُعَاءً و دَعْوَۃً فہو دَاعٍ و دُعِیَ یُدْعٰی دُعَاءً و دَعْوَۃً فہو مَدْعُوٌّ الامر منہ اُدْعُ والنہی عنہ لاتدْعُ الظرف منہ مَدْعًی والالۃ منہ مِدْعًی مِدْعَاۃٌ مِدْعَاءٌ وتثنیتہما مَدْعَیَانِ ومِدْعیانِ والجمع منہما مَدَاعٍ و مَدَاعِیُّ۔۔ افعل التفضیل منہ اَدْعٰی والمؤنث منہ دُعْیٰی وتثنیتہما ادعیانِ ودُعْیَیَانِ والجمع منہما اَدَاعٍ و اَدْعُوْنَ و دُعًی و دُعْیَیَاتٌ درمَدْعًی ظرف و مِدْعًی آلہ واو کہ بقاعدہ ۸ الف شدہ بود بسبب اجتماع ساکنین یا تنوین بیفتاد واگر دریں ہر دو صیغہ بسبب الف و لام یا اضافت تنوین نباشد الف حذف نشود چون المَدْعٰی والمِدْعٰی و مَدْعَاکم و مدعاکم و در مِدْعَاءٌ بقاعدہ ۱۹ واو ہمزہ شدہ مثل دُعَاءٌ مصدر در مَدَاعٍ جمع ظرف و اداۃ جمع مذکر اسم تفضیل تعلیل قاعدہ ۲۵ شدہ در مَدْعَیَان ومِدْعیانِ تثنیئہ ظرف وآلہ و ادعَیَانِ تثنیئہ اسم تفضیل و مَدَاعِیُّ جمع آلہ واو بقاعدہ ۲۰ و در دُعًی بقاعدہ ۲۶ یا شدہ و در دُعْیَیَانِ و دُعْیَیَات الف بقاعدہ ۲۲ یا شدہ ہم چنیں ہر جا دریں ہر دو بیند۔

ترجمہ ومطلب) چوتھی قسم فعل ناقص اور لفیف کی گردان کے بیان میں ناقص واوی باب نَصَرَ سے الدعاءُ والدعوۃ بلانا۔ چاہنا۔ مَدْعًی اسم ظرف ہے اصل مَدْعَوٌ تھی۔ قاعدہ نمبر کے مطابق واو کو الف سے بدلا الف اور تنوین دو ساکن جمع ہوئے الف گر گیا۔ مَدْعًی ہو گیا۔ یہی تعلیل مِدْعًی اسم آلہ میں بھی ہوئی ہے۔ اگر مَدْعًی اسم ظرف اور اسم آلہ مِدْعًی میں الف لام داخل ہو۔ یا اور اضافت کی وجہ سے تنوین نہ آئے (بقیہ صفحہ ۱۵۴ پر)

(بقیہ ص۱۵۳ کا) جو الف واو سے بدل کر آیا ہے وہ حذف ہو جائے گا جیسے
اَلْمُدَّعِیْ اَلْمِدْعِیْ اور مِنْہ مَدَاعِیْکُمْ اور مِدْعَاکُمْ مِدْعَاءٌ اصل میں
مِدْعَاوٌ تھا۔ واو طرف میں الف زائدہ کے بعد واقع ہوا اس لئے ۱۹
کے تحت واو ہمزہ سے بدل گیا۔ جیسے دُعَاءٌ مصدر میں واو اسی قاعدہ سے
تبدیل ہوئی ہے۔ مَدَاعٍ اصل میں مَدَاعِوٌ مَفَاعِلٌ کے وزن پر تھا
اسم ظرف جمع کا صیغہ ہے۔ واو کسرہ کے بعد واقع ہوا یا سے بدل گیا
مدَاعِیٌ ہوا۔ دو ساکن جمع ہوئے یا اور تنوین یا گر گئی۔ مَدَاعٍ ہو گیا
ایسے ہی اَدَاعٍ اصل میں اَدَاعِوٌ تھا اسم تفضیل جمع مذکر ہے۔ واو بعد
کسرہ واقع ہوا یا سے بدل گیا اَدَاعِیٌ ہو گیا، اسکے قاعدہ ۲۵ جاری کیا
جائیگا قاعدہ یہ ہے۔ جو جمع کا صیغہ مَفَاعِلٌ یا اَفَاعِلٌ کے وزن پر ہو اور
آخر میں یا ہو تو وہ الف لام یا اضافت نہ ہونے کی صورت میں گر جائیگی
اور تنوین عین کلمہ میں لگ جائے گی۔ جیسے مَدَاعٍ یا گر گئی اور تنوین عین
کلمہ میں لگ گئی ہے۔ اسی طرح اَدَاعٍ میں یا ساقط ہونے کے بعد تنوین عین
کلمہ میں لگی ہے۔ اور اگر ان پر الف لام داخل ہو جائے۔ جیسے المداعی یا
الاداعی تو یہ دونوں رفع وجر کی حالت پر ساکن رہیں گے۔ اسی طرح اگر یہ
جمع کا صیغہ مضاف واقع ہو مداعیکم اور اداعیکم تو بھی یہ یا ساکن ہی رہے
گی نصب کی حالت میں یہ باقی رہے گی اور یا پر فتحہ آجائے گا۔ جیسے
رایت مَدَاعِیَ واَدَاعِیَ ومَدَاعِیَکُمْ واَدَاعِیَکُمْ مَدْعَیَانِ ظرف
تثنیہ اور مِدْعَیَانِ اسم آلہ تثنیہ اور اَدْعَیَانِ اسم تفضیل تثنیہ
اور مَدَاعِیْ اسم آلہ جمع ہے۔ نمبر ۲۰ کے قاعدہ سے واو یا ہو گئی۔ قاعدہ
۲۰ یہ ہے جو واو اور یا چوتھی یا اس سے زائد جگہ۔ میں واقع ہو اور اس واو
سے پہلے یا زائدہ اور ضمہ نہ ہو تو وہ واو یا ہو جاتی ہے۔ دُعْیَا اصل میں
دُعْوَا واو قاعدہ ۲۶ سے یا ہو گیا قاعدہ ۲۶ یہ ہے۔ فُعْلٰی کا وزن اسم
میں ہو تو وہ واو یا سے بدل جاتی ہے اسی واسطے دُعْوٰی اسم تفضیل
کا واو یا سے بدل گیا اور دُعْیٰ ہو گیا ہے۔ دُعْیَیَانِ اور دُعْیَیَاتٌ (بقیہ ص۱۵۵ پر)

فائدہ :- ہر الف کہ بدل از واو باشد بصورت الف نوشتہ شود لہٰذا در دُعَا الف می نویسند و بدل از یٰ بصورت یٰ چوں رَمٰی - در دَعَوَا تثنیہ واو بسبب اتصال آں با لف تثنیہ سلامت ماندہ و در دَعَوْا جمع الف بالتقائے ساکنین افتاد و در دَعَتْ دَعَتَا بسبب اتصال تائے تانیث و از دَعَوْنَ تا آخر جملہ صیغ بر اصل اند :۔

بقیہ صفحہ ۱۵۴ کا) میں وہ الف یا سے بدل گیا ہے۔

اثبات فعل ماضی معروف :۔ دَعَا دَعَوَا دَعَوْا دَعَتْ دَعَتَا دَعَوْنَ دَعَوْتَ دَعَوْتُمَا دَعَوْتُمْ دَعَوْتِ دَعَوْتُمَا دَعَوْتُنَّ دَعَوْتُ دَعَوْنَا۔ داو در دعا کہ در اصل دَعَوَ بود بقاعدہ ۲ الف شد

دعا اصل میں دَعَوَ بوز - قاعدہ ۲ کی وجہ سے واو الف سے بدل گیا۔ دُعَا ہو گیا۔

ترجمہ و مطلب :- ہر وہ الف جو واو سے بدلا ہوا ہو - لکھنے میں الف لکھا جائے گا۔ جیسے دُعَا میں الف واو سے بدل کر آیا ہے اور الف ہی لکھا گیا ہے۔ لیکن اگر کسی کلمہ میں اولاً یا بھی - یاء کو الف سے بدلا گیا ہے تو کتابت میں یٰ لکھی جائے گی۔ جیسے رَمٰی - دَعَوَا میں واو الف سے بدلا ہوا نہیں ہے اسلئے کہ واو اگر الف سے ملا ہوا ہو تو وہ تبدیل نہیں ہوتا دَعَوْا اصل میں دَعَوُوْا تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح واو کو الف سے بدلا الف اور واو دو ساکن جمع ہوئے الف کو گرا دیا - دَعَوْا ہو گیا۔ دَعَوَتْ اسی قاعدہ سے واو الف ہو گیا ، اور الف و تاء ساکنہ جمع ہوئے الف ساقط ہو گیا - دَعَتْ ہو گیا ، اور دَعَتَا اصل میں دَعَوَتَا تھا واو متحرک ماقبل مفتوح واو الف ہو گیا ، الف چونکہ تاء تانیث سے متصل ہوا - اسلئے گر گیا -

سوال :- دَعَتَا کون سا صیغہ ہے اور اسمیں کیا تعلیل ہوئی -

دز جمع صیغ ایں بحث واو بقاعدہ ۱ یا شدہ و در دُعُوْا جمع مذکر غائب یا بقاعدہ ۱ بعد نقل حرکتش بما قبل حذف شدہ۔

(بقیہ صفحہ ١٥٥ کا) جواب دُعَوْتا تھا۔ واد متحرک ماقبل مفتوح واو کو الف سے بدلا مگر تا تانیث سے ملا ہوا ہے اسلئے الف گر گیا۔
اثبات فعل ماضی مجہول دُعِیَ دُعِیَا دُعُوْا دُعِیَتْ دُعِیَتَا دُعِیْنَ دُعِیْتَ دُعِیْتُمَا دُعِیْتُمْ دُعِیْتِ دُعِیْتُمَا دُعِیْتُنَّ دُعِیْتُ دُعِیْنَا :-

---

ترجمہ و مطلب) اس گردان کے تمام صیغوں میں قاعدہ ۱ کی رو سے یا ہو گئی اور دُعُوا صیغہ جمع مذکر غائب میں یاء کی حرکت نقل کرنے کے بعد حذف ہو گئی اس میں قاعدہ ۱ پایا گیا۔
بحث اثبات فعل مضارع معروف یَدْعُو یَدْعُوَانِ یَدْعُوْنَ تَدْعُو تَدْعُوَانِ یَدْعُوْنَ تَدْعُوْنَ تَدْعِیْنَ تَدْعُوْنَ اَدْعُوْ نَدْعُوْ -

---

صیغہائے تثنیہ مطلقًا و صیغہائے جمع مؤنث بر اصل اند۔ و در یَدْعُوْ و اخواتش واؤ بقاعدہ ۱ ساکن شدہ و در ہر دو جمع مذکر و تَدْعِیْن واحد مؤنث بقاعدہ مذکورہ حذف شدہ و صورتِ جمع مذکر و مؤنث دریں بحث یکے است

ترجمہ و مطلب :- بحث اثبات فعل مضارع معروف یَدْعو یدعوان الخ
اس بحث میں تثنیہ کے چار صیغ اور جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر یہ دونوں صیغے ۶ صیغے اپنی اصل حالت میں برقرار ہیں۔ ان میں تعلیل نہیں ہوئی۔ اور واحد کے صیغے جیسے یدعو۔ تدعو۔ ادعو اور ندعو۔ میں واحد مذکر غائب واحد مؤنث غائب و حاضر و واحد متکلم و جمع متکلم ان پانچ صیغوں میں قاعدہ ۱ سے واد ساکن ہو گیا۔ اسی طرح صیغہ جمع مذکر غائب یدعون اور حاضر تدعون اور واحد مؤنث حاضر تدعین (بقیہ ص ١٥٧ پر)

اثبات فعل مضارع مجہول۔ یُدْعیٰ یُدْعَیَانِ یُدْعَوْنَ تُدْعیٰ تُدْعَیَانِ یُدْعَیْنَ تُدْعَوْنَ تُدْعَیْنَ تُدْعَیْنَ ؛ اُدْعیٰ نُدْعیٰ درجمیع ایں صیغہا واو بقاعدہ نمبر ۲۰ یاشدہ بعدازاں بقاعدہ نمبر ۷ الف شدہ درغیر تثنیہ و غیر جمع مؤنث۔ وآں الف در یُدْعَوْن و تُدْعَوْن و تُدْعَیْن واحد مؤنث حاضر بالتقائے ساکنین حذف شدہ وصورت واحد مؤنث و جمع مؤنث حاضر متحد شدہ تُدْعَیْنَ لیکن واحد دراصل تُدْعَوِیْنَ بود واو بقاعدہ نمبر ۲۰ یا شدہ بعدازاں یا بقاعدہ نمبر ۷ الف شدہ بالتقائے ساکنین افتادہ و جمع مؤنث حاضر دراصل تُدْعَوْن بود واو باشد وبس ۔

بقیہ صفحہ ۱۵۶ کا) ان تینوں صیغوں میں قاعدہ نمبر ۱ سے واو ساکن ہوا اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگیا۔

ترجمہ ومطلب :- بحث اثبات فعل مضارع مجہول۔ یُدْعیٰ الخ مضارع مجہول کے تمام صیغوں میں واو نمبر ۲۰ کے قاعدہ سے یا سے بدل گیا۔ پھر چار تثنیہ اور جمع مؤنث غائب وجمع مؤنث حاضر کے علاوہ تمام صیغوں میں یا قاعدہ نمبر ۷ سے الف ہوگئی۔ اورالف دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر سے گر گیا۔ اور واحد مذکر غائب و واحد مؤنث غائب واحد مذکر حاضر واحد متکلم وجمع متکلم وہ الف باقی رکھا گیا ہے جیسے یُدْعیٰ تُدْعیٰ اُدْعیٰ نُدْعیٰ میں الف باقی ہے یدعون تدعون تدعین ان تینوں صیغوں میں الف دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے گر گیا۔ اور یُدْعَیَان تُدْعَیَان یُدْعَیْن تُدْعَیْن سے صرف واو کو یا سے بدلا گیا ہے۔ نیز اس گردان میں تُدْعَیْنَ واحد مؤنث حاضر اور تُدْعَیْن جمع مؤنث حاضر صورت میں دونوں یکساں ہیں۔ مگر اصل کے لحاظ سے ایک دوسرے سے جدا ہیں اسلئے کہ واحد مؤنث حاضر کی اصل تُدْعَوِیْنَ ہے۔ جمع مؤنث حاضر کی اصل تُدْعَوْن ہے۔ قاعدہ نمبر ۲۰ جو واو چوتھی یا اس سے (بقیہ صفحہ ۱۵۸ پر)

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف :- لَنْ یَدْعُوَ لَنْ یَدْعُوَا لَنْ یَدْعُوْا لَنْ تَدْعُوَ لَنْ تَدْعُوَا لَنْ یَدْعُوْنَ لَنْ تَدْعُوَا لَنْ تَدْعُوْا لَنْ تَدْعِیْ لَنْ تَدْعُوْنَ لَنْ اَدْعُوَ لَنْ نَدْعُوَ دریں صیغ عمل لن ہمچنیکہ در صحیح جاری می شود و جاری شدہ تغیر جز آنکہ در مضارع شدہ بود بظہور نیامدہ :-

(بقیہ صفحہ ۱۵۷ کا) زائد جگہ میں واقع اور ضمہ یا واو کے بعد واقع نہ ہو اس واو کو یا سے بدل دیا جاتا ہے۔

ترجمہ و مطلب :- نفی تاکید بلن الخ جو تعلیل اور جو تغیر لن داخل ہونے سے پہلے مضارع معروف کیا گیا ہے۔ وہی یہاں بھی ہوگا۔ اسکے علاوہ اور کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ صرف پانچ جگہوں سے نون اعرابی گرایا اور چار جگہ نصب کیا

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول :- لَنْ یُدْعٰی لَنْ یُدْعَیَا لَنْ یُدْعَوْا لَنْ تُدْعٰی لَنْ تُدْعَیَا لَنْ یُدْعَیْنَ لَنْ تُدْعَوْا لَنْ تُدْعَیْ لَنْ تُدْعَیْنَ لَنْ اُدْعٰی لَنْ نُدْعٰی :- در یُدْعٰی واخوات او بسبب بودن الف نصب لن ظاہر نشدہ و در باقی صیغ ہمچو صحیح عمل لن جاری شدہ تغیرے جدید رونمودہ :-

ترجمہ و مطلب :- نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف الخ یُدْعٰی اور اس کے اخوات یعنی واحد کے چار صیغے الف ہونے کی وجہ سے لن کا نصب لفظوں میں ظاہر نہیں ہوا۔ کیونکہ الف کسی اعراب کو قبول نہیں کرتا باقی جہاں نون اعرابی آتا ہے لن کی وجہ سے ساقط ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ دوسرا کوئی تغیر نہیں ہوا :-

نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف۔ لَمْ یَدْعُ لَمْ یَدْعُوَا لَمْ یَدْعُوْا لَمْ تَدْعُ لَمْ تَدْعُوَا لَمْ یَدْعُوْنَ لَمْ تَدْعُ لَمْ تَدْعُوَا لَمْ تَدْعُوْا لَمْ تَدْعِیْ لَمْ تَدْعُوَا لَمْ تَدْعُوْنَ لَمْ اَدْعُ لَمْ نَدْعُ۔ در مواقع جزم واو ساقط شدہ و در دیگر صیغ مثل صحیح عمل لَمْ ظاہر شدہ تغیرے نیفزدہ

معروف کی پوری گردان میں لم نے واو حرف علت کو ساقط کیا ہے۔ باقی صیغوں میں صحیح کی طرح گردان کی جائے گی۔

نفی جحد بلم در فعل مستقبل مجہول۔ لَمْ یُدْعَ لَمْ یُدْعَیَا لَمْ یُدْعَوْا لَمْ تُدْعَ لَمْ تُدْعَیَا لَمْ یُدْعَیْنَ لَمْ تُدْعَ لَمْ تُدْعَیَا لَمْ تُدْعَوْا لَمْ تُدْعَیْ لَمْ تُدْعَیَا لَمْ تُدْعَیْنَ لَمْ اُدْعَ لَمْ نُدْعَ در مواقع جزم الف حذف شدہ و بس۔

نفی جحد بلم مجہول میں جزم کے صیغوں سے الف حذف کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی تغیر نیا نہیں کیا گیا۔

بحث لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف۔ لَیَدْعُوَنَّ لَیَدْعُوَانِّ لَیَدْعُنَّ لَتَدْعُوَنَّ لَتَدْعُوَانِّ لَیَدْعُوْنَانِّ لَتَدْعُنَّ لَتَدْعُوَانِّ لَتَدْعُنَّ لَتَدْعِنَّ لَتَدْعُوَانِّ لَتَدْعُوْنَانِّ لَاَدْعُوَنَّ لَنَدْعُوَنَّ در صیغ مضارع ہمچنانکہ در صحیح از نون ثقیلہ تغیرات می شود ہموں طور اینجا شدہ و بس

(ترجمہ و مطلب) بحث لام تاکید بانون تاکید میں نون ثقیلہ و نون خفیفہ لاحق ہونے کے بعد جو تغیرات مضارع میں صحیح کے صیغوں میں ہوئے تھے اسی طرح کے تغیرات یہاں بھی ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی تغیر نہیں ہوا۔

٭

بحث لام تاکید با نون ثقیلہ مجہول۔ لَیُدْعَیَنَّ لَیُدْعَیَانِّ لَیُدْعَوُنَّ لَتُدْعَیَنَّ لَتُدْعَیَانِّ لَیُدْعَیْنَانِّ لَتُدْعَوُنَّ لَتُدْعَیِنَّ لَتُدْعَیْنَانِّ لَاُدْعَیَنَّ لَنُدْعَیَنَّ۔ لَیُدْعَیَنَّ دراصل یُدْعیٰ بود چون لام تاکید در اول ونون ثقیلہ در آخر آوردند نون ثقیلہ فتحہ ماقبل خود خواست الف قابل حرکت نبود لہٰذا یارا کہ اصل الف بود واپس آوردند و فتحہ دادند لَیُدْعَیَنَّ شد وقیس علیہ لَتُدْعَیِنَّ لَاُدْعَیَنَّ لَنُدْعَیَنَّ

ترجمہ ومطلب:۔ اس گردان میں لَیُدْعَیَنَّ واحد مذکر غائب اصل میں یُدْعیٰ تھا۔ جب اس کے شروع لام تاکید اور آخر میں نون تاکید داخل کیا گیا۔ نون ثقیلہ نے اپنے ماقبل کو فتحہ چاہا۔ الف کسی حرکت کو قبول نہیں کرتا۔ تو پھر اسی یا کو جو الف سے پہلے تھی۔ واپس لے آئے۔ اور اس کو فتحہ دے دیا۔ لَیُدْعَیَنَّ ہوگیا، اسی پر واحد کے دوسرے صیغوں کو قیاس کرلیجئے۔

سوال:۔ در لَن یُدْعیٰ چرا بسبب نصب یارا واپس نیاوردند کہ بران فتحہ ظاہر می شد۔ جواب:۔ اگر یارا باز آوردند باز الف می شد چہ علت اعلال کہ تحرک یا وانفتاح ماقبل ست موجود ست و در لَیُدْعَیَنَّ و در اخواتش علت اعلال موجود نیست زیرا کہ اتصال نون ثقیلہ از موانع اجرائے قاعدہ ۷ است لَیُدْعَوُنَّ دراصل یُدْعَوْنَ بود آوردن لام تاکید در اول ونون ثقیلہ در آخر وحذف نون اعرابی اجتماع ساکنین شد میان واو ونون واؤ غیر مدہ بود آنرا ضمہ دادند وہم چنیں در لَتُدْعَوُنَّ ودر لَتُدْعَیِنَّ یارا کسرہ دادند

ترجمہ ومطلب) اگر یا کو ظاہر کیا جاتا تو اسکون کی وجہ سے نصب آجاتا۔ تو لن یُدعیٰ ہوجاتا پھر قاعدہ ۷ جاری کرکے یا متحرک ماقبل اسکا مفتوح یا الف سے بدل جاتی۔ اور لن عمل لفظوں میں ختم ہوجاتا (بقیہ صفحہ ۱۶۱ پر)

فائدہ چون اجتماع ساکنین اگر اول مدّہ باشد آنرا حذف می کنند واگر غیر مدہ باشد واو را ضمہ می دہند و یا را کسرہ۔ مَدّہ حرف علت ساکن را گویند کہ حرکتِ ماقبل آن موافق باشد۔ و غیر مدّہ آنکہ این چنیں نہ باشد۔

(بقیہ صفحہ ۶۰ کا) چونکہ یہ بے قاعدہ بات تھی۔ اسی وجہ سے یا کو لفظوں میں ظاہر نہیں کیا گیا۔ لَیُکُنْ عَیَنَّ اور لَتَدْعَیَنَّ لَہُ دْعَیَنَّ کُنْتُ عَیَنَّ ان چاروں صیغوں میں یا متحرک ماقبل مفتوح اگرچہ پایا جاتا ہے، مگر چونکہ نمبر ۷ کے قاعدہ میں بیان کیا جاچکا ہے کہ نون ثقیلہ من جملہ موانعات عمل میں سے ہے۔ یہاں وہ قاعدہ پایا ہی نہیں گیا۔ جسکی وجہ سے تبدیلی کا عمل جاری کیا جاتا۔

ترجمہ و مطلب:۔ فائدہ اگر کسی جگہ دو ساکن جمع ہوں ان میں پہلا ساکن اگر حرف مدّہ ہو خواہ واو ہو یا ہو الف تو وہ حذف کر دیا جائے گا۔ جیسے... اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکاۃ قَالَ الْحَمْدُ اور اول دوم مثالوں میں واو مدّہ گرایا گیا ہے، اور قالا الحمد میں الف مدّہ کو گرایا گیا ہے۔
اور فی الارض میں یا مدہ گری ہے اگر پہلا ساکن غیر مدّہ ہو۔ تو اگر یہ غیر مدہ واو ہو تو اس کو ضمہ دے کر اگلے ساکن سے ملا کر پڑھیں گے۔ جیسے عَصَوُا الرسول اور اگر غیر مدہ یا ہو تو اسکو کسرہ دیکر پڑھیں گے۔ جیسے کَفَّیِ الیدین)۔۔
(دونوں ہاتھوں کی دونوں ہتھیلیاں)
حرف مد حرف علت کو کہتے ہیں۔ جو کہ ساکن ہو۔ اور ماقبل کی حرکت اس کے موافق ہو یعنی یا ساکن ماقبل مکسور، اور واو ساکن ماقبل مضموم ہو تو اسکو حرف مدہ کہتے ہیں۔ اسی طرح الف ساکن ماقبل مفتوح ہو تو اسکو بھی حرف مدہ کہتے ہیں الف ہمیشہ مدہ ہوتا ہے۔ مگر واو اور یا کبھی مدہ اور کبھی غیر مدہ ہوتے ہیں۔
حرف لین، واو اور یا ساکن ماقبل کی حرکت ان کے مخالف ہو تو ان کو حرف لین کہتے ہیں۔ جیسے خَوْف، بَیْت میں واو اور یا غیر مدہ ہیں۔

لام تاکید با نون خفیفہ در فعل مستقبل معروف - لَیَدْعُوَنْ لَیَدْعُنْ لَتَدْعُوَنْ لَتَدْعُنْ لَتَدْعِنْ لَاَدْعُوَنْ لَنَدْعُوَنْ مجہول لَیُدْعَیَنْ لَیُدْعَوُنْ .. لَتُدْعَیَنْ لَتُدْعَوُنْ لَتُدْعَوُنْ لَتُدْعَیِنْ لَاُدْعَیَنْ لَنُدْعَیَنْ -

امر حاضر معروف :- اُدْعُ اُدْعُوَا اُدْعُوْا اُدْعِیْ اُدْعُوْنَ واو در اُدْعُ بسبب سکون وقفی حذف شدہ و دیگر صیغ از مضارع ہمران نمط ساختہ شدہ اند کہ در صحیح ساختہ بودند :-

---

ترجمہ و مطلب :- اُدْعُ امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر ہے - اصل میں اُدْعُوْ تھا واو امر کے سکون وقفی کی وجہ سے گر گیا - اُدْعُ رہ گیا - دوسرے چار صیغوں میں امر اسی طرح بنایا گیا ہے جیسے صحیح مضارع سے بنایا جاتا ہے یعنی تثنیہ مذکر جمع مذکر واحد مؤنث حاضر سے نون اعرابی کو گرادیا گیا - اور بس اور جب نون ثقیلہ لائیں گے تو حذف شدہ واو واپس آجائے گا کیونکہ نون ثقیلہ آنے کے بعد سکون وقفی باقی نہ رہا - لہٰذا اُدْعُوَنَّ میں واو واپس آگئی باقی صیغوں میں حسب معمول تعلیلات کی گئی -

---

امر غائب و متکلم معروف :- لِیَدْعُ لِیَدْعُوَا لِیَدْعُوْا لِتَدْعُ لِیَدْعُوْنَ لِاَدْعُ لِنَدْعُ - امر مجہول لِیُدْعَ لِیُدْعَیَا تا آخر مانند لم یُدْعَ لم یُدْعَیَا تا آخر - امر حاضر معروف با نون ثقیلہ اُدْعُوَنَّ اُدْعُوَانِّ اُدْعُنَّ اُدْعِنَّ اُدْعُوْنَانِّ بعد آوردن نون ثقیلہ در اُدْعُ واو محذوف را کہ بسبب وقف حذف شدہ بود حالاً وقف نماندہ باز آوردند و فتحہ دادند و در دیگر صیغ حسب معمول تغیرات کردند

اُدْعُ میں جب نون ثقیلہ داخل کیا گیا - تو وہ واو جو وقف کی وجہ سے حذف کردیا گیا تھا - چونکہ اب وقف نہیں رہا - اس لئے وہ واو واپس آگیا - اور واو کو فتحہ دے دیا - اور دوسرے صیغوں میں حسب معمول تعلیل واقع ہوئی ہیں

امر غائب و متکلم معروف با نون ثقیلہ لِیَدْعُوَنَّ لِیَدْعُوَانِّ لِیَدْعُنَّ لِتَدْعُوَنَّ لِیَدْعُوانِّ لِیَدْعُونَانِّ لِاَدْعُوَنَّ لِنَدْعُوَنَّ - در لِیَدْعُوَنَّ واخواتش واو کہ بسبب جزم افتادہ بود باز آمدہ مفتوح شدہ - دیگر ہمہ حسب معمول است ۔

ترجمہ و مطلب :- امر غائب و متکلم معروف با نون ثقیلہ لِیَدْعُوَنَّ الخ ان چاروں صیغوں میں واو محذوفہ واپس آگیا نون ثقیلہ داخل ہونے سے پہلے سکون وقفی کی وجہ سے واو حذف کر دیا گیا تھا۔ نون ثقیلہ آنے کی وجہ سے آخر میں سکون باقی نہ رہا۔ کیونکہ ان چاروں صیغوں میں نون ثقیلہ اپنے ماقبل مفتوح چاہتا ہے۔ لہٰذا واو مفتوح واپس آگیا۔ باقی صیغوں میں عمل حسب دستور سابق ہے :

امر مجہول با نون ثقیلہ - لِیُدْعَیَنَّ الخ بصورت مضارع مجہول با نون ثقیلہ است سوائے اینکہ لام ایں مکسور است ولام مضارع مفتوح در لِیُدْعَیَنَّ واخوات او بسبب انعدام جزم یا را کہ اصل الف محذوف بود باز آوردند چرا کہ الف قابل فتحہ کہ نون ثقیلہ آنرا می خواہد نبود نون خفیفہ جمیع صیغ امر بقیاس نون ثقیلہ می تواں دریافت :

بحث امر مجہول با نون ثقیلہ - یہ بحث بالکل ایسی ہی ہے جیسے بحث مضارع لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ کی۔ فرق صرف اتنا ہے کہ امر کی بحث میں لام امر مکسور ہوتی ہے۔ اور مضارع کی بحث میں لام تاکید مفتوح ہوتا ہے۔ لِیُدْعَیَنَّ واحد مذکر غائب لِتُدْعَیَنَّ واحد مؤنث غائب و واحد مذکر حاضر اور لِاُدْعَیَنَّ اور لِنُدْعَیَنَّ اصل میں یُدْعٰی تُدْعٰی اُدْعٰی نُدْعٰی تھے۔ جب ان کے اول میں لام امر اور آخر میں نون ثقیلہ بڑھایا تو الف جو کہ یاء سے بدل کر آیا تھا۔ قابل حرکت نہ رہا۔ لہٰذا یاء کو واپس لے آئے ۔

نہی معروف لَا یَدْعُ لَا یَدْعُوَا لَا یَدْعُوْا لَا تَدْعُ لَا تَدْعُوَا . . .
لَا یَدْعُوْنَ لَا تَدْعُوْا لَا تَدْعِیْ لَا تَدْعُوْنَ لَا اَدْعُ لَا نَدْعُ
بوضع لم یدع تا آخر نہی مجہول لَا یُدْعَیَنَّ لَا یُدْعَیَانِّ تا آخر بقیاس
امر بانون ثقیلہ نون خفیفہ راہم بریں قیاس می باید بر آورد

(ترجمہ ومطلب) نہی میں نون ثقیلہ کی گردان بالکل اسی طرح ہوگی جس طرح کہ امر بانون ثقیلہ کی گردان ہوتی ہے اسی طرح نون خفیفہ کی بھی گردان ہوگی۔

بحث اسم فاعل۔ دَاعٍ دَاعِیَانِ دَاعُوْنَ دَاعِیَۃٌ دَاعِیَتَانِ دَاعِیَاتٌ
دریں ہمہ صیغ واو بقاعدہ ۱۱ یا شد و در داعٍ بقاعدہ ۱۰ یا ساکن شدہ بسبب
اجتماع ساکنین حذف گردیدہ۔ اگر بریں صیغہ الف ولام آید یا بسبب اضافت
برآں تنوین نیاید صرف براسکانِ یا اکتفا کنند و حذف نشود۔ چون الداعی
وداعیکم وداعی گاہے حذف یا ہم آمدہ چنانچہ در قولہ تعالیٰ یَوْمَ
یَدْعُ الدَّاعِ وایں ہمہ درحالت رفع وجر است و درحالتِ نصب داعیا
والداعی وداعیکم گویند۔

بحث اسم فاعل اس گردان میں واو قاعدہ ۱۱ سے یا سے بدل گئی۔ اور داعٍ میں یا قاعدہ ۱۰ سے اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگئی ہے یہ دونوں قاعدے گزر چکے ہیں۔ اگر داعٍ پر الف ولام داخل ہو یا داعٍ مضاف واقع ہو تو یا کو ساکن کردیں گے مگر حذف نہ کریں گے۔ جیسے الداعی اور داعیکم چونکہ تنوین موجود نہیں ہے اسلئے یا کو حذف نہیں کیا گیا اسوجہ سے الف لام اور اضافت کی وجہ سے تنوین ساقط ہوگئی اور دو ساکن جمع نہ ہوسکے۔ اس لئے یاء کو ساکن کرکے چھوڑ دیا۔
نیز الداعی میں یاء کا حذف بھی قرآن مجید میں آیا ہے یوم یدع الداع۔

بحث اسم مفعول۔ مَرْمُوٌّ مَرْمُوَّانِ مَرْمُوُّوْنَ مَرْمُوَّةٌ مَرْمُوَّتَانِ مَرْمُوَّاتٌ دریں صیغ واؤ مفعول در واؤ لام ادغام یافتہ وبس۔

ترجمہ ومطلب) اس بحث میں واؤ مفعول کو لام کلمہ میں جو واؤ ہے اس سے ادغام کردیا گیا ہے اسکے علاوہ اور کوئی تعلیل نہیں ہوئی۔

ناقص یائی از باب ضرب یضرب۔ الرَّمْيُ تیر انداختن صرف صغیر رَمٰى يَرْمِيْ رَمْيًا فهو رَامٍ ورُمِيَ يُرْمٰى رَمْيًا فهو مَرْمِيٌّ الامر منه اِرْمِ والنهي عنه لَا تَرْمِ الظرف منه مَرْمًى والآلة منه مِرْمًى مِرْمَاةٌ مِرْمَاءٌ وتثنيتهما مَرْمَيَانِ ومِرْمَيَانِ والجمع منهما مَرَامٍ ومَرَامِيُّ افعل التفضيل منه اَرْمٰى والمؤنث منه رُمْيٰى وتثنيتهما اَرْمَيَانِ ورُمْيَيَانِ والجمع منهما اَرَامٍ واَرْمَوْنَ ورُمًى ورُمْيَيَاتٌ ظرف ازیں باب باوصف کسر عین مضارع مفتوح العین آمدہ بقاعدہ کہ نوشتہ ایم کہ از ناقص مطلقا ظرف مفتوح العین آید ویائے آں الف شدہ بسبب اجتماع ساکنین باتنوین افتادہ وہم چنیں در مِرْمًى آلہ وبوقت عدم تنوین الف باقی ماند چون اَلْمَرْمٰى وَمَرْمَاكُمْ مَرَامٍ جمع ظرف واَرَامٍ جمع تفضیل کہ دراصل مَرَامِيُ بودہ باعمال قاعدہ نمبر ۲۵ مرامٍ واَرَامٍ شدہ در اَرْمٰى یا بقاعدہ ۷ الف شدہ رُمْيٰى مؤنث وہر دو تثنیہ براصل اند وہم چنیں رُمْيَيَاتٌ در رُمًى جمع تکسیر رُمْيٰى ی الف شدہ باجتماع ساکنین باتنوین افتادہ

ترجمہ ومطلب:- ناقص یائی باب ضرب سے الرَّمْيُ مصدر ہے تیر پھینکنا۔ مضارع مکسور العین کا ظرف مکسور العین آتا ہے مگر یہاں مفتوح العین آیا ہے اسلئے کہ ہر ایک قاعدہ سابق میں گزرچکا ہے کہ ناقص کا مضارع خواہ مفتوح العین ہو یا مکسور العین ظرف بہرحال عین کے فتحہ کے ساتھ آئے گا اسی واسطے

(بقیہ صـ۱۶۶ پر)

بحث اثبات فعل ماضی معروف رَمٰی رَمَیَا رَمَوْا رَمَتْ رَمَتَا رَمَیْنَ ۔ رَمَیْتَ رَمَیْتُمَا رَمَیْتُمْ رَمَیْتِ رَمَیْتُمَا رَمَیْتُنَّ رَمَیْتُ رَمَیْنَا در رَمٰی رَمَوْا رَمَتْ رَمَتَا یا بقاعدہ ۲ الف شدہ و در غیر رَمٰی بالتقائے ساکنین با تائے تانیث حذف گردیدہ دیگر ہمہ صیغ بر اصل اند۔

بقیہ صفحہ ۱۶۵ کا) یہاں مَرْمًی آیا ہے۔ مَرْمًی اصل مَرْمَیٌ تھی۔ یا متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے یا الف سے بدل دی گئی الف اور تنوین دو ساکن جمع ہوئے۔ اس لئے الف کو گرا دیا مَرْمًی ہو گیا۔ اسی طرح اسم آلہ کا صیغہ مِرْمًی ہے اصل میں مِرْمَیٌ تھا۔ یا متحرک ماقبل مفتوح یا الف سے بدل گئی۔ دو ساکن جمع ہوئے الف اور تنوین الف کو گرا دیا مِرْمًی رہ گیا لیکن ان صیغوں میں جب کسی وجہ سے تنوین باقی نہ رہے گی تو الف واپس آئے گا۔ جیسے اَلْمَرْمٰی مَرْمَاکُمْ، اسی طرح مَرَامٍ جمع ظرف کا صیغہ ہے اسکی اصل مَرَامِیٌ تھی۔ قاعدہ ۲۵ کی وجہ سے یا گر گئی۔ اور تنوین عین کلمہ کو دے دی گئی۔ صیغہ اَرَامٍ اسم تفضیل جمع تکسیر، اس میں بھی قاعدہ ۲۵ جاری کیا جائے گا۔ چنانچہ یاء کو حذف کر کے تنوین عین کلمہ کو دے دی گئی۔ اَرْمٰی اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر ہے۔ یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدلا اَرْمَیَانِ و رُمْیَیَانِ اول تثنیہ مذکر اسم تفضیل ہے اور دوسرا اسم تفضیل تثنیہ مؤنث ہے ان میں کوئی تعلیل نہیں ہوئی۔ رُمْیٰ واحد مؤنث بحث اسم تفضیل اصل میں رُمْیَیٌ تھا۔ یا کو جب الف سے بدلا گیا تو الف اور تنوین میں اجتماع ساکنین ہوا۔ اسلئے الف گر گیا۔ رُمًی ہو گیا۔

ترجمہ و مطلب) رَمٰی اصل میں رَمَیَ تھا۔ یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدلا۔ رَمٰی ہو گیا۔ رَمَوْا اصل میں رَمَیُوْا تھا یا متحرک ماقبل مفتوح یا الف سے بدل گئی۔ الف اور واو دو ساکن جمع ہوئے۔ الف کو گرا دیا رَمَوْا ہو گیا، رَمَتْ اصل میں رَمَیَتْ تھا۔ یا الف سے بدلنے کا بعد الف اور تا دو ساکن جمع ہوئے الف کو گرا دیا۔ رَمَتْ ہو گیا

بحث فعل ماضی مجہول رُمِیَ رُمِیَا رُمُوا تا آخر در جمیع ایں صیغ درغیر رُمُوا که بقاعدہ ۱۰ حرکت یا بما قبل رفتہ یا حذف شدہ ہیچ یک تعلیل نشدہ

ترجمہ ومطلب) اس گردان میں رُمُوا کے علاوہ باقی تمام صیغ اپنی اصل پر ہیں۔ کوئی تعلیل نہیں ہوئی۔ البتہ رُمُوا میں تعلیل یہ ہوئی ہے کہ رُمُوا اصل میں رُمِیُوا تھا۔ قاعدہ ۱۰ کے مطابق یا کی حرکت نقل کرکے ماقبل میم کو دیا دو ساکن جمع ہوئے یا اور واو یا کو گرادیا رُمُوا ہوگیا۔

بحث اثبات فعل مضارع معروف۔ یَرْمِیْ یَرْمِیَانِ یَرْمُوْنَ تَرْمِیْ تَرْمِیَانِ یَرْمِیْنَ تَرْمُوْنَ تَرْمِیْنَ اَرْمِیْ نَرْمِیْ در یَرْمِیْ وتَرْمِیْ واَرْمِیْ ونَرْمِیْ یا بقاعدہ ۱۰ ساکن شدہ ودر یَرْمُوْنَ وتَرْمُوْنَ وتَرْمِیْنَ بقاعدہ مذکور حذف شدہ۔ باقی صیغ یعنی تثنیہ ہا وہر دو جمع مؤنث براصل است وصورت واحد مؤنث حاضر بعد حذف یا مثل جمع مؤنث حاضر یعنی تَرْمِیْنَ

ترجمہ ومطلب) یرمی ترمی نرمی ارمی ان چاروں صیغوں میں یا کو ۱۰ قاعدہ کے مطابق ساکن کیا گیا ہے۔ اور یرمون ترمون ترمین ان تینوں صیغوں میں بھی یا کو مذکورہ قاعدہ سے حذف کیا گیا ہے۔ باقی صیغے چار و تثنیہ کے جمع مؤنث وغائب وحاضر اپنی اصل پر ہیں۔ اور واحد مؤنث حاضر اور جمع مؤنث حاضر کے صیغے یکساں ہیں۔ یعنی ترمین

بحث اثبات فعل مضارع مجہول۔ یُرْمٰی یُرْمَیَانِ یُرْمَوْنَ تُرْمٰی تُرْمَیَانِ یُرْمَیْنَ تُرْمَوْنَ تُرْمَیْنَ تُرْمَیْنَ اُرْمٰی نُرْمٰی۔ تثنیہ ہا وہر دو جمع مؤنث براصل است ودر باقی صیغ یا بقاعدہ ۷ الف شدہ۔ در مواقع ساکنین یعنی یُرْمَوْنَ وتُرْمَوْنَ وتُرْمَیْنَ واحد مؤنث حاضر حذف شدہ۔

ترجمہ و مطلب بقیہ ص۱۶۷ کا) چار و تثنیہ اور جمع مؤنث غائب و حاضر اپنی اصل حالت پر ہیں۔ اور باقی صیغوں میں یا قاعدہ ۲ سے الف ہو گئی اور اجتماع ساکنین جن جگہوں پر ہوتا ہے یعنی یُرْمُوْن تُرْمُوْن تُرْمِیْن واحد مؤنث حاضر یا حذف کر دی گئی ہے۔

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف:۔ لَنْ یَّرْمِیَ لَنْ یَّرْمِیَا لَنْ یَّرْمُوْا تا آخر جز عملیکہ لَنْ می کند تغیرے در صیغ حادث نشدہ :۔

ترجمہ و مطلب) لن کا عمل یہ ہے کہ پانچ جگہ نصب کرتا اور ۵ جگہوں سے نون اعرابی کو گرا دیتا ہے اور دو جگہ کوئی عمل نہیں کرتا یہی عمل لن کا جو ذکر کیا گیا یہاں پر واقع ہوا ہے اسکے علاوہ اور کوئی نیا قاعدہ جاری نہیں ہوا۔

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول لَنْ یُّرْمٰی لَنْ یُّرْمَیَا لَنْ یُّرْمَوْا تا آخر جز اینکہ در یُرْمٰی و تُرْمٰی و اُرْمٰی و نُرْمٰی عمل لن بسبب الف ظاہر نشدہ در ہیچ صیغہ تغیرے جدید بظہور نرسیدہ۔

ترجمہ و مطلب) علاوہ اسکے کہ الف کی وجہ سے لن کا عمل لفظوں میں ظاہر نہیں ہوا اس گردان میں کوئی دوسرا تغیر واقع نہیں ہوا۔ وہ صیغے واحد مذکر غائب واحد مؤنث غائب واحد مذکر حاضر واحد متکلم جمع متکلم۔ کیونکہ ان کے آخر میں الف آیا ہے اور الف پر حرکت ظاہر نہیں ہوتی۔ باقی صیغوں میں لن کا عمل ظاہر ہوا ہے۔

بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف۔ لَمْ یَرْمِ لَمْ یَرْمِیَا لَمْ یَرْمُوْا لَمْ تَرْمِ لَمْ تَرْمِیَا لَمْ یَرْمِیْنَ لَمْ تَرْمُوْا لَمْ تَرْمِیْ لَمْ تَرْمِیْنَ لَمْ اَرْمِ لَمْ نَرْمِ در مواقع جزم یا ساقط شده و در دیگر صیغ عمل لَمْ بطور صحیح ظہور پذیر فتہ۔

ترجمہ و مطلب) جن جن صیغوں میں لم جزم کرتا ہے، وہاں سے حرف علت یا حذف ہوگئی۔ یرم ترمِ نرمِ ارمِ باقی صیغوں میں لم جس طرح صحیح میں عمل کرتا ہے۔ یہاں بھی کرے گا، دوسرا نیا تغیر نہیں ہوا

مجہول لَمْ یُرْمَ لَمْ یُرْمَیَا تا آخر حال آن مثل معروف است :۔

ترجمہ و مطلب) اس گردان میں معروف کی طرح عمل ہوا ہے۔

بحث لام تاکید با نون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَیَرْمِیَنَّ لَیَرْمِیَانِّ لَیَرْمُنَّ لَتَرْمِیَنَّ لِتَرْمِیَانِّ لَیَرْمِیْنَانِّ لَتَرْمُنَّ لَتَرْمِنَّ لَتَرْمِیْنَانِّ لَاَرْمِیَنَّ لَنَرْمِیَنَّ۔ برقیاس لَیَضْرِبَنَّ بعد اعلال، ہمچنیکہ مضارع ماندہ بودہ مثل صحیح تغیرات شدہ۔

(ترجمہ و مطلب) مضارع کے صیغوں میں تعلیل کے بعد جو شکل ہوئی تھی اس پر لام تاکید اور نون ثقیلہ داخل ہونے سے وہی تغیرات واقع ہوئے ہیں جو صحیح کے صیغوں میں ان کے داخل ہونے سے ہوا کرتے ہیں۔
برقیاس لیضربن جسطرح ضرب کی بحث سے جمع مذکر غائب و حاضر کے صیغوں سے واو حذف کیا گیا ہے واحد مونث کی یا حذف کی گئی ہے وہی واو اور یا یہاں بھی حذف کئے جائیں گے بر خلاف مجہول کے کہ واو اور یا یہ عو کی طرح مجہول میں لوٹ آتے ہیں۔

مجہول لَیُرْمَیَنَّ لَیُرْمَیَانِّ لَیُرْمَوُنَّ لَتُرْمَیَنَّ لَتُرْمَیَانِّ لَیُرْمَیْنَانِّ لَتُرْمَوُنَّ لَتُرْمَیِنَّ لَتُرْمَیْنَانِّ لَاُرْمَیَنَّ لَنُرْمَیَنَّ برقیاس... لَیُعْیُنَّ عَیَنَّ تا آخر۔

(ترجمہ ومطلب) اس بحث کی تعلیل لَیُعْیُنَّ عَیَنَّ مجہول کی طرح کی جائے گی۔ جس طرح لَیُعْیُنَّ عَیَنَّ کی بحث میں جمع مذکر غائب وحاضر مجہول میں واو لوٹ آتا ہے۔ ایسے ہی اس گردان میں ان صیغوں میں یا لوٹ آئی ہے اور جسطرح واحد مؤنث حاضر لَتُعْیُنَّ عَیَنَّ میں یا لوٹ آتی ہے۔ اس میں بھی لوٹ آئے گی۔

نون خفیفہ معروف ومجہول ہم بریں نمط ا۔

نون خفیفہ معروف ومجہول کی گردان اسی طرز پر کی جائے گی جیسے کہ نون ثقیلہ کی گئی ہے۔ ا۔

امر حاضر معروف اِرْمِ اِرْمِیَا اِرْمُوْا اِرْمِیْ اِرْمِیْنَ در صیغہ واحد مذکر حاضر یا بسبب وقف افتادہ ودیگر صیغہا از مضارع حسب دستور ساختہ اند۔

(ترجمہ ومطلب) واحد مذکر حاضر امر اِرْمِ سے یا سکون وقفی کی وجہ سے التقاء ساکنین ہوا یا حذف ہوگی۔ باقی چار صیغے مضارع حاضر سے امر کے قانون کے موافق بنائے گئے ہیں۔

سوال :- چوں اُرْمُوْا از تَرْمُوْنَ ساختند بعد حذف علامت مضارع بسبب سکون ما بعد آں ہرگاہ ہمزۂ وصل آوردند بایستے ہمزۂ مضموم آرند زیرا کہ عین کلمہ مضموم است۔
جواب :- اگرچہ عین کلمہ فی الحال در تَرْمُوْنَ مضموم است لیکن در اصل مکسور است چہ اصلش تَرْمِيُوْنَ بعد بودہ و ہمزۂ وصل باعتبار حرکت اصلی می آرند و ہمیں جہت در اُدْعِيْ کہ از تَدْعِيْنَ ساختہ شدہ ہمزۂ وصل مضموم آوردند :-

---

ترجمہ و مطلب) اُرْمُوْا صیغہ جمع مذکر حاضر کو تَرْمُوْنَ مضارع جمع حاضر سے بنایا جاتا ہے۔ اور شروع میں ہمزہ وصل مکسور لایا جاتا ہے۔ حالانکہ قاعدہ امر بنانے کا یہ چاہتا ہے کہ ہمزہ وصل مضموم لایا جائے کیونکہ تَرْمُوْنَ سے علامت مضارع تا کو حذف کرنے کے بعد فا کلمہ ساکن ہے اور عین کلمہ مضموم ہے۔ لہٰذا ہمزہ وصل آنا چاہیئے۔ اور یہاں مکسور لائی گئی ہے۔
جواب :- اگرچہ یہاں تَرْمُوْنَ میں موجودہ شکل میں میم مضموم ہے۔ مگر اصل میں عین کلمہ مکسور تھا۔ اس لئے کہ تَرْمُوْنَ باب ضرب سے ہے۔ اصل تَرْمِيُوْنَ تھی۔ تَضْرِبُوْنَ کے وزن پر۔ یا کا ضمہ میم کو دیا۔ دو ساکن یا اور واو جمع ہوئے یاء کو حذف کر دیا تَرْمُوْنَ ہو گیا۔ لہٰذا اُرْمُوْا ہمزہ مکسور اصل کے اعتبار سے لایا گیا ہے موجودہ شکل کے اعتبار سے نہیں لایا گیا۔

امر غائب و متکلم معروف لِيَرْمِ لِيَرْمِيَا لِيَرْمُوْا لِتَرْمِ لِتَرْمِيَا لِيَرْمِيْنَ لِاَرْمِ لِنَرْمِ امر مجہول لِيُرْمَ لِيُرْمَيَا برقیاس لَمْ يُرْمَ لَمْ يُرْمَيَا تا آخر بودہ است و ہم چنیں نہی معروف چون لَا يَرْمِ لَا يَرْمِيَا تا آخر و نہی مجہول چون لَا يُرْمَ تا آخر۔

امر غائب معروف کی گردان اور مجہول کی گردان لم یرم کی گردان کی طرح کی جائیگی

نون ثقیلہ و خفیفہ چوں در امر نہی در آید حرف علت محذوف باز آمدہ مفتوح گردد و در دیگر صیغ تغیر زائد مانی الصیح نشود۔

بقیہ صفحہ ۱۷۱ کا اسی طرح نہی معروف لا یرم اور نہی مجہول لا یُرم (مثل لم تو) کی جائے گی۔

(ترجمہ و مطلب) امر اور نہی کے صیغوں میں جب نون ثقیلہ و خفیفہ داخل ہوگا۔ وہ حرف علت جو امر و نہی میں حذف کر دیا گیا تھا۔ نون ثقیلہ و خفیفہ آنے کے بعد مفتوح ہو کر لوٹ آئے گا۔ باقی صیغوں میں جو تبدیلی مضارع میں ہوئی تھی۔ اسمیں بھی ہوگی۔

امر حاضر معروف بانون ثقیلہ۔ اِرْمِيَنَّ اِرْمِيَانِّ اِرْمُنَّ تا آخر۔ امر غائب متکلم معروف بانون ثقیلہ۔ لِيَرْمِيَنَّ لِيَرْمِيَانِّ الخ مجہول بانون ثقیلہ لِيُرْمَيَنَّ تا آخر۔ امر حاضر معروف بانون خفیفہ اِرْمِيَنْ اِرْمُنْ اِرْمِنْ۔ امر غائب و متکلم معروف بانون خفیفہ لِيَرْمِيَنْ لِيَرْمُنْ لِتَرْمِيَنْ لِاَرْمِيَنْ لِنَرْمِيَنْ امر مجہول بانون خفیفہ لِيُرْمَيَنْ لِيُرْمَوُنْ لِتُرْمَيَنْ لِتُرْمَوُنْ لِتُرْمَيِنْ لِاُرْمَيَنْ لِنُرْمَيَنْ۔ نہی معروف بانون خفیفہ لَا يَرْمِيَنْ لَا يَرْمُنْ لَا تَرْمِيَنْ لَا تَرْمُنْ لَا تَرْمِنْ لَا اَرْمِيَنْ لَا نَرْمِيَنْ نہی مجہول بانون خفیفہ مثل امر مجہول

(ترجمہ و مطلب) نہی مجہول بانون خفیفہ کی گردان امر مجہول بانون خفیفہ کے طرز پر کرلی جاہیئے

اسم فاعل رَامٍ رَامِیَانِ رَامُوْنَ رَامِیَۃٌ رَامِیَاتَانِ رَامِیَاتٌ در غیر رَامٍ کہ یا ساکن شدہ باجتماع ساکنین افتادہ و رَامُوْنَ کہ حرکت یا بماقبل رفتہ یا واو شدہ حذف گشتہ بہیچ یک صیغہ اعلال نیست ۔

(ترجمہ و مطلب) رَامٍ اصل میں رَامِیٌ تھا۔ ضمہ یا پر دشوار تھا۔ ساقط کر دیا۔ یا اور تنوین دو ساکن جمع ہوئے یا کو گرا دیا۔ رَامٍ ہو گیا۔ رَامُوْنَ اصل میں رَامِیُوْنَ تھا۔ ضمہ یا نقل کرکے ماقبل کو دیا۔ یا ساکن ماقبل مضموم کی وجہ سے واو سے بدل گئی اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ باقی صیغوں میں تعلیل نہیں ہوئی۔

اسم مفعول مَرْمِیٌّ مَرْمِیَّانِ تا آخر در جمیع صیغ واو بقاعدہ ۱۴ یا شدہ در یا ادغام یافتہ و ضم ماقبل بکسرہ بدل شدہ ۔

اسم مفعول کے تمام صیغوں صیغوں قاعدہ ۱۴ کی روسے واو یا سے بدل گیا۔ اور یا کا یا میں ادغام ہو گیا اور میم کا ضمہ کسرہ سے بدل دیا گیا قاعدہ ۱۴ ملاحظہ کر لیجئے۔

ناقص واوی از باب سَمِعَ یَسْمَعُ

اَلرِّضٰی وَالرِّضْوَانُ خوشنود شدن و پسند کردن رَضِیَ یَرْضٰی رِضْوَانًا فھو رَاضٍ و رُضِیَ یُرْضٰی رِضًی و رِضْوَانًا فھو مَرْضِیٌّ الامر منہ اِرْضَ والنھی عنہ لَا تَرْضَ الظرف منہ مَرْضًی والاٰلۃ منہ مِرْضًی مِرْضَاۃٌ مِرْضَاءٌ وتثنیتھما مَرْضَیَانِ و مِرْضَیَانِ والجمع منھما مَرَاضٍ و مَرَاضِیُّ افعل التفضیل منہ اَرْضٰی والمؤنث منہ رُضْیٰ وتثنیتھما اَرْضَیَانِ و رُضْیَیَانِ والجمع منھما اَرْضَوْنَ و اَرَاضٍ

و دُضِیَ و دُضِیَاتُ در جمیع صیغ معروف ایں باب ہم اعلال مثل اعلال دُعِیَ و یُدْعیٰ شدہ و ہمہ اعلالات صیغ ایں باب مثل صیغ باب دَعَا یَدْعُو ست جز مَرْضِیٌّ مفعول کہ در اصل مَرْضُوْوٌ بودہ بر خلاف قیاس قاعدہ دِلِیٌّ دراں جاری شدہ می باید فہمید و می باید گردانید :۔

ترجمہ و مطلب) باب سمع یسمع سے ناقص واوی مصدر الرضی والرضوان۔ خوش ہونا۔ اور پسند کرنا۔ اس باب کے معروف کے تمام صیغوں میں تعلیل وہی جاری کی گئی ہے۔ جو تعلیل دُعِیَ یُدْعیٰ مجہول کے صیغوں میں کی گئی تھی۔ اسلئے کہ دُعِیَ مجہول کی اصل دُعِوَ تھا واو بعد کسرہ واقع ہونے کی وجہ سے یا سے بدل گیا۔ اسی طرح رَضِیَ معروف کی اصل رضِوَ تھی واو کسرہ کے بعد واقع ہوا اس یا سے بدل گیا۔ رضِیَ ہوگیا۔ دُضِیَ مجہول میں تعلیل اسی طرح پر ہوئی ہے۔ دُضِوَ تھا، واو بعد کسرہ واقع ہوا اس لئے یا سے بدل گیا۔ دُضِیَ ہوگیا۔ حاصل یہ ہے کہ اس باب کے معروف و مجہول تمام صیغوں میں دُعِیَ یُدْعیٰ کی طرح تعلیل ہوئی ہے۔ البتہ مرضیٌّ اسم مفعول کی تعلیل میں فرق ہے اسمیں دِلِیٌّ کی طرح تعلیل کی گئی ہے۔ اصل مَرْضِیٌّ کی مَرْضُوْوٌ تھی، دُلُوٌّ کی طرح دونوں واو کو یا سے بدل دیا۔ ماقبل کا ضمہ یا کی مناسبت سے کسرہ سے تبدیل کردیا گیا مَرْضِیٌّ ہوگیا۔ مگر دُلِیٌّ میں فعُولٌ کے وزن ہونے کی وجہ سے دونوں واو یا سے بدلے گئے تھے۔ مگر مَرْضِیٌّ یہ قاعدہ نہیں پایا جارہا ہے مرضوٌ فعولٌ کے وزن پر نہیں ہے۔

اثبات فعل مضارع معروف یَقِیْ یَقِیَانِ یَقُوْنَ تَقِیْ تَقِیَانِ یَقِیْنَ تَقُوْنَ تَقِیْنَ تَقِیْنَ اَقِیْ نَقِیْ واو یقی و جملہ صیغ بقاعدہ یَعِدُ حذف شدہ و در یا قواعد صرف رَمٰی یَرْمِیْ جاری گشتہ۔

بقیہ صفحہ ۱۷۵ کا) یا لام کلمہ ہے۔ اس باب کے واو یعنی فا کلمہ میں معتل فار کے قواعد جاری ہوں گے۔ اور لام کلمہ میں ناقص کے قاعدے جاری کئے جائیں گے۔ مثلاً یَقِیْ مضارع معروف اصل میں یَوْقِیُ تھا واو علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہوا لہٰذا حذف ہوگیا۔ یَقِیُ ہوگیا۔ جسطرح یَعِدُ اور یَجِدُ میں کیا گیا تھا۔ اور ضمہ یا پر ثقیل تھا۔ ساکن کردیا۔ یَقِیْ ہوگیا۔ جیسے یَرْمِیْ میں کیا گیا ہے۔ باقی صیغوں میں اسی طرح تعلیل کرنا چاہیئے۔

ترجمہ و مطلب) فعل مضارع یقی اور باقی تمام صیغوں میں یَعِدُ کے قاعدہ سے واو حذف ہوگیا۔ یا یعنی لام کلمہ میں رَمٰی یَرْمِیْ کی طرح قواعد جاری کئے گئے ہیں۔

ماضی معروف وَقٰی وَقَیَا وَقَوْا الخ چوں رَمٰی رَمَیَا رَمَوْا تا آخر مجہول وُقِیَ تا آخر چوں رُمِیَ تا آخر

اس باب کی ماضی معروف اور ماضی مجہول کی گردان اور تعلیل رَمٰی یرمی کی معروف و مجہول کی طرح کی جائے گی۔

مضارع مجہول یُوْقٰی یُوْقَیَانِ یُوْقَوْنَ الخ چوں یُرْمٰی الخ

مضارع مجہول کی گردان یُرْمٰی کی طرح کی جائے گی۔

ناقص یائی باب سمع

اَلْخَشْیَۃُ ترسیدن خَشِیَ یَخْشٰی خَشْیَۃً فہو خاشٍ تا آخر بوضع مجہول رُمِیَ یُرْمٰی اعلال افعال ایں باب شدہ و در دیگر صیغ صرف صغیر مثل صرف صغیر رَمٰی یَرْمِیْ

(ترجمہ و مطلب) ناقص یائی باب سمع سے مصدر الخشیۃ ڈرنا صرف صغیر خَشِیَ یَخْشٰی الخ ہے۔ باب کے معروف و مجہول تمام صیغوں کی تعلیل وہی ہوگی۔ جو باب رَمٰی یَرْمِیْ میں مجہول کی تعلیل کی گئی ہے اگر رُمِیَ مجہول اپنی اصل پر ہے تو یہاں خَشِیَ معروف اپنی اصل حالت پر ہے۔ اور یُرْمٰی مجہول میں یا الف ہوگئی ہے تو یَخْشٰی میں یا الف سے بدل گئی ہے اسی طرح باقی صیغوں کو سمجھنا چاہیئے۔

لفیف مفروق از ضَرَبَ یَضْرِبُ

اَلْوِقَایَۃُ نگاہ داشتن وَقٰی یَقِیْ وِقَایَۃً فہو وَاقٍ وُقِیَ یُوْقٰی وِقَایَۃً فہو مَوْقِیٌّ الامر منہ قِ والنہی عنہ لَاتَقِ الظرف منہ مَوْقًی والآلۃ منہ مِیْقًی مِیْقَاۃٌ مِیْقَاءٌ وتثنیتہما مَوْقَیَانِ ومِیْقَیَانِ والجمع مَوَاقٍ ومَوَاقِیُّ افعل التفضیل منہ اَوْقٰی والمؤنث منہ وُقْیٰی وتثنیتہما اَوْقَیَانِ وُقْیَیَانِ والجمع منہما اَوْقَوْنَ وَاَوَاقٍ وَوُقًی وَوُقْیَیَاتٌ در فا کلمہ ایں باب قواعد مثال و در لام کلمہ قواعد ناقص جاریست۔

(ترجمہ و مطلب) اس باب کے صیغوں میں واو فا کلمہ ہے۔ قاف عین کلمہ اور

بقیہ صفحہ ۱۷۶ پر

مجہول یُوْقَیَنَّ تا آخر چون یُرْمَیَنَّ تا آخر، نون خفیفہ ہم بریں قیاس

(بقیہ صفحہ ۱۷۷) بعض صیغوں میں نون ثقیلہ کی وجہ سے یا مفتوح ہو جائے گی۔ اور بعض صیغوں میں واو اور یا۔ گر جائیں گے۔ صیح میں بھی یہی ہوتا ہے۔

مجہول کی گردان یُرْمَیَنَّ کی طرح کرنی چاہیئے۔ اور نون خفیفہ بھی اسی طرح کرنی چاہیئے۔

امر حاضر معروف۔ قِ قِیَا قُوْا قِی قِیْنَ۔ قِ دراصل تَقِیْ بود۔ بعد حذف علامت مضارع متحرک ماند، در آخر وقف نمودند یا بیفتاد قِ شد۔ دیگر صیغہا حسب دستور از مضارع ساختہ اند۔
امر غائب ومتکلم معروف لِیَقِ لِیَقِیَا لِیَقُوْا لِتَقِ لِتَقِیَا لِیَقِیْنَ لِاَقِ لِنَقِ
امر مجہول لِتُوْقَ تا آخر چون لِیُرْمَ تا آخر۔
امر معروف با نون ثقیلہ قِیَنَّ قِیَانِّ قُنَّ قِنَّ قِیْنَانِّ۔
امر غائب ومتکلم معروف با نون ثقیلہ لِیَقِیَنَّ لِیَقِیَانِّ لِیَقِیْنَّ تا آخر
امر مجہول با نون خفیفہ۔ لِیُوْقَیَنْ لِیُوْقَوُنْ لِتُوْقَیَنْ لِاُوْقَیَنْ لِنُوْقَیَنْ۔ نہی معروف لَا یَقِ لَا یَقِیَا لَا یَقُوْا لَا تَقِ لَا تَقِیَا لَا یَقِیْنَ لَا تَقُوْا لَا تَقِیْ لَا تَقِیْنَ لَا اَقِ لَا نَقِ نہی مجہول۔ لَا یُوْقَ لَا یُوْقَیَا لَا یُوْقَوْا لَا تُوْقَ لَا تُوْقَیَا لَا یُوْقَیْنَ لَا تُوْقَوْا لَا تُوْقَیْ لَا تُوْقَیْنَ لَا اُوْقَ لَا نُوْقَ۔

(ترجمہ ومطلب) امر حاضر معروف قِ ہے، اصل میں تَقِیْ تھا۔ تاء علامت مضارع کے حذف کرنے کے بعد متحرک تھا اس لئے آخر کو ساکن
بقیہ صفحہ ۱۷۹ پر

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف لَنْ یَّقِیَ لَنْ یَّقِیَا لَنْ یَّقُوْا لَنْ تَقِیَ لَنْ تَقِیَا لَنْ یَّقِیْنَ لَنْ تَقِیَ لَنْ تَقِیْنَ لَنْ اَقِیَ لَنْ نَقِیَ۔
لن جز علے کہ در صحیح می کند دریں باب سبب تمیزے دیگر نشدہ۔ ہماں اعلال کہ در مضارع بود ماندہ مجہول لَنْ یُوْقٰی لَنْ یُوْقَیَا تا آخر چوں لَنْ یُّرْمٰی تا آخر۔

لَنْ ناصبہ مضارع میں داخل ہوکر جو عمل صحیح کے صیغوں میں کرتا ہے۔ وہی عمل اس باب میں بھی کرے گا۔ مضارع میں جو تعلیل ہوئی تھیں۔ اس بحث میں بھی وہی تعلیل ہوں گی۔

نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف لَمْ یَقِ لَمْ یَقِیَا لَمْ یَقُوْا لَمْ تَقِ لَمْ تَقِیَا لَمْ یَقِیْنَ لَمْ تَقُوْا لَمْ تَقِیْ لَمْ تَقِیْنَ لَمْ اَقِ لَمْ نَقِ۔
لام کلمہ در لَمْ یَقِ واخواتش بجزم افتادہ ودیگر صیغہا بدستوراست۔ مجہول لَمْ یُوْقَ لَمْ یُوْقَیَا تا آخر چوں لَمْ یُرْمَ تا آخر۔

(ترجمہ ومطلب) لَمْ کے داخل ہونے کے بعد لَمْ یَقِ کا لام کلمہ گر جائیگا اسی طرح لَمْ تَقِ۔ لَمْ اَقِ اور لَمْ نَقِ میں لام کلمہ گر جائے گا۔
باقی صیغے اپنی حالت پر ہیں۔ مجہول کی گردان لَمْ یُرْمَ کی طرح آپ کر لیجئے۔

لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف۔ لَیَقِیَنَّ لَیَقِیَانِّ لَیَقُنَّ لَتَقِیَنَّ لَتَقِیَانِّ لَیَقِیْنَانِّ لَتَقِیَنَّ لَتَقِیَانِّ لَتَقُنَّ لَتَقِنَّ لَتَقِیْنَانِّ لَاَقِیَنَّ لَنَقِیَنَّ در لام کلمہ چوں صرف لَیَرْمِیَنَّ عمل باید کرد۔

---

۱۲ اس بحث میں لام کلمہ میں وہی عمل کرنا چاہیے۔ جو لَیَرْمِیَنَّ میں کیا گیا ہے

بحث اسم فاعل وَاقٍ وَاقِیَانِ وَاقُوْن تا آخر چوں رام اس بحث کی گردان رام کی طرح کی جائے گی۔
بحث اسم مفعول۔ مَوْقِیٌّ چون مَرْمِیٌّ۔ اسکی گردان مرمی کی طرح ہے

لفیف مفروق از حَسِبَ یَحْسِبُ

چوں اَلْوِلَایَۃُ مالک شدن۔ وَلِیَ یَلِیْ وِلَایَۃً فہو وَالٍ وَوُلِیَ یُوْلٰی وِلَایَۃً فہو مَوْلِیٌّ الامر منہ لِ والنھی عنہ لاتَلِ الظرف منہ مَوْلٰی والاٰلۃ منہ مِیْلٰی مِیْلَاۃٌ مِیْلَاءٌ وتثنیہما مَوْلَیَانِ ومِیْلَیَانِ والجمع منہما مَوَالٍ ومَوَالِیُّ افعل التفضیل منہ اَوْلٰی والمؤنث منہ وُلْیٰ وتثنیتہما اَوْلَیَانِ ووُلْیَانِ والجمع منہما اَوَالٍ واَوْلَوْن ووُلٰی ووُلْیَیَاتٌ حسب قواعد شرحہ بالا بقیاس وَقٰی یَقِیْ صیغ ایں باب را اعلال باید کرد وجملہ صیغ صرف کبیر ببائد خواند۔

بحث اثبات فعل ماضی معروف۔ وَلِیَ وَلِیَا وَلُوْا وَلِیَتْ وَلِیَتَا وَلِیْنَ وَلِیْتَ وَلِیْتُمَا وَلِیْتُمْ وَلِیْتِ وَلِیْتُمَا وَلِیْتُنَّ وَلِیْتُ وَلِیْنَا

مجہول۔ وُلِیَ وُلِیَا وُلُوْا مثل معروف اخیر تک

بحث اثبات فعل مضارع معروف یَلِیْ یَلِیَانِ یَلُوْنَ تَلِیْ تَلِیَانِ یَلِیْنَ تَلُوْنَ تَلِیْنَ تَلِیْنَ اَلِیْ نَلِیْ۔ بحث اثبات فعل مضارع مجہول یُوْلٰی یُوْلَیَانِ یُوْلَوْنَ تُوْلٰی تُوْلَیَانِ یُوْلَیْنَ تُوْلَوْنَ تُوْلَیْنَ تُوْلَیْنَ اُوْلٰی نُوْلٰی۔

(ترجمہ ومطلب) لفیف مفروق از حَسِبَ یَحْسِبُ۔ دو حرف علت اور دونوں کلمے میں جدا ہوں۔ باب حَسِبَ سے الولایۃ مصدر ہے۔ مالک ہونا صرف صغیر۔ وَلِیَ یَلِیْ وِلَایَۃً الخ ہے۔
ہمارے بیان کئے ہوئے قواعد کے مطابق جو۔۔ وَقٰی یَقِیْ میں (بقیہ

صفحہ ۱۸۱ پر)

(بقیہ صفحہ ۱۷۸ کا) کر دیا گیا۔ ساکن ہونے کی وجہ سے یا ساقط ہو گئی قِ رہ گیا۔ امر کے باقی تمام صیغ مضارع سے بنائے گئے ہیں۔

تقیان اصل میں توقیان تھا۔ واو قاعدہ ۲ سے گر گیا۔ تقیان رہ گیا، اور امر بناتے وقت تا علامت مضارع گر گئی۔ قیان رہ گیا۔ امر کی وجہ سے مضارع کی نون اعرابی گرا دیا۔ قیا۔ رہ گیا۔ قوجمع حاضر بحث امر ہے توقیون سے بنایا گیا۔ واو قاعدہ ۲ سے گر گیا۔ تقیون رہ گیا۔ پھر یار کا ضمہ نقل کرکے ماقبل کو دیا، دو ساکن یا اور واو جمع ہوئے یا کو گرا دیا تقون رہ گیا۔ امر بناتے وقت علامت مضارع تا ساقط ہو گئی اور نون اعرابی گر گیا۔ قو رہ گیا۔

قِیَنَّ اصل میں قِ تھا۔ جب نون ثقیلہ بڑھایا گیا تو یار واپس آگئی۔ اور مفتوح ہو گئی قِیَنَّ ہو گیا۔ قُنَّ اصل میں قُوْنَّ تھا۔ اجتماع ساکنین واو اور نون ساکن میں ہوا۔ واو گر گیا قُنَّ رہ گیا۔

قِنَّ واحد مؤنث حاضر کی اصل قِیْنَّ تھی اجتماع ساکنین کی وجہ سے یا ساقط ہو گئی تو قِنَّ رہ گیا۔

نہی معروف بانون ثقیلہ لَا یَقِیَنَّ لَا یَقِیَانِّ لَا یَقُنَّ لَا تَقِیَنَّ لَا تَقِیَانِّ لَا یَقِیْنَانِّ لَا تَقُنَّ لَا تَقِنَّ لَا تَقِیَانِّ لَا تَقِیْنَانِّ لَا اَقِیَنَّ لَا نَقِیَنَّ۔ نہی مجہول بانون ثقیلہ لَا یُوْقَیَنَّ لَا یُوْقَیَانِّ لَا یُوْقَوُنَّ لَا تُوْقَیَنَّ لَا تُوْقَیَانِّ لَا یُوْقَیْنَانِّ لَا تُوْقَوُنَّ لَا تُوْقَیِنَّ لَا تُوْقَیْنَانِّ لَا اُوْقَیَنَّ لَا نُوْقَیَنَّ

نہی معروف بانون خفیفہ لَا یَقِیَنْ لَا یَقُنْ لَا تَقِیَنْ لَا تَقِیَنْ لَا تَقِنْ لَا اَقِنْ لَا نَقِنْ مجہول لَا یُوْقَیَنْ لَا یُوْقَوُنْ لَا تُوْقَیَنْ لَا تُوْقَیِنْ لَا تُوْقَوُنْ لَا تُوْقَیِنْ لَا اُوْقَیَنْ لَا نُوْقَیَنْ۔

ان بحثوں کی تعلیلیں وہی ہیں جو اوپر گذر چکی ہیں

ناقص واوی از باب افتعال

اَلْاِحْتِبَاءُ زانو ایستادہ کردن جوہ بستہ نشستن اِحْتَبیٰ یَحْتَبِیْ اِحْتِبَاءً فھو مُحْتَبٍ الامر منہ اِحْتَبِ والنھی عنہ لَا تَحْتَبِ الظرف منہ مُحْتَبًی

ترجمہ و مطلب) ناقص واوی باب افتعال سے اَلْاِحتباءُ دونوں زانوں کو کھڑا کرکے دونوں ہاتھ سے پیروں کو پکڑ کر اکڑو ہوکر بیٹھنا۔

احتباءٌ کی اصل احتباوٌ تھی۔ واو طرف میں بعد الف زائدہ کے واقع ہوا۔ اسلئے ہمزہ ہوگیا۔ اِحتبیٰ اصل میں اِحْتَبَوَ تھا۔ واو چونکہ کلمہ میں پانچویں جگہ واقع ہوا اسلئے یاء سے بدل گیا۔ اِحْتَبَیَ ہوا۔ یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدل دیا۔ اِحْتَبیٰ ہوا۔

یَحْتَبِیْ اصل میں یَحْتَبِوُ تھا۔ واو تیسری جگہ سے زائد میں اسلئے یا سے بدل گیا۔ پھر چونکہ یاء پر ضمہ ثقیل ہوتا ہے۔ اسلئے اسکو ساکن کردیا، یحتبی ہوگیا۔ محتب اصل میں مُحْتَبِوٌ تھا۔ واو تیسری جگہ سے زائد میں واقع ہوا اس سے یا سے بدل گیا۔ یا پر ضمہ ثقیل تھا ساکن کردیا۔ یا اور تنوین دو ساکن جمع ہوئے۔ اسلئے یا کو گرادیا۔ مُحْتَبٍ ہوگیا۔ اِحْتَبِ اصل میں اِحْتَبِوْ تھا واو یا ہوا اور یا ساکن وقفی کی وجہ سے گرگئی۔ اِحْتَبِ رہ گیا۔

بحث نہی لَا تَحْتَبِ اسم ظرف مُحْتَبًی اصل میں مُحْتَبَوٌ واو کو یا کیا تو مُحْتَبَیٌ ہوا۔ یا الف سے بدل گئی اور الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے ساقط ہوگیا۔ صرف کبیر اِحْتَبیٰ اِحْتَبَیَا اِحْتَبَوْا اِحْتَبَتْ اِحْتَبَتَا اِحْتَبَیْنَ اِحْتَبَیْتَ الخ۔

بحث امر حاضر معروف۔ اِحْتَبِ اِحْتَبِیَا الخ۔

(بقیہ صفحہ ۱۸۰ کا) گذر چکے ہیں۔ اسی طرز پر تعلیل کرنا چاہیئے۔ اور صرف کبیر کے تمام صیغے پڑھنا چاہیئے۔ صرف کبیر ماضی۔ مضارع معروف و مجہول کی لکھ دی گئی ہے۔

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف لَنْ یَّلِیَ لَنْ یَّلِیَا لَنْ یَّلُوْا الخ مجہول لَنْ یُّوْلیٰ لَنْ یولیا لن یولوا۔

بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف۔ لَمْ یَلِ لَمْ یَلِیَا لَمْ یَلُوْا۔ الخ مجہول لَمْ یُوْلَ لَمْ یُوْلَیَا لَمْ یُوْلَوْا الخ بحث لام تاکید با نون تاکید در فعل مستقبل معروف لَیَلِیَنَّ لَیَلِیَانِّ لَیَلُنَّ الخ بحث مجہول۔ لَیُوْلَیَنَّ لَیُوْلَیَانِّ لَیُوْلَوُنَّ الخ۔ بحث امر حاضر لِ لِیَا لُوْا لِیْ لِیْنَ نہی لَا تَلِ۔ اسم فاعل وَالٍ وَالِیَانِ وَالُوْنَ الخ۔ اسم مفعول۔ مَوْلِیٌّ مَوْلِیَانِ مَوْلِیُّوْنَ الخ۔ اسم ظرف مَوْلیٰ مَوْلَیَانِ مَوَالٍ اسم آلہ۔ مِیلیٰ الخ اسم تفضیل مذکر اَوْلیٰ الخ مونث وُلْیٰ

لفیف مقرون از ضَرَبَ

اَلطَّیُّ: پیچیدن طَوٰی یَطْوِیْ طَیًّا فھو طَاوٍ وتا آخر چون رَمیٰ یَرمی تا آخر۔ صرف صغیر طوی یطوی طیا فھو طاو الخ

صرف کبیر ماضی معروف۔ طَوٰی طَوَیَا طَوَوْا الخ۔ مضارع معروف۔ یَطْوِیْ یَطْوِیَانِ یَطْوُوْنَ الخ بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف لَنْ یَّطْوِیَ الخ بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف لَمْ یَطْوِ۔ بحث لام تاکید با نون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَیَطْوِیَنَّ الخ۔ امر حاضر اِطْوِ اِطْوِیَا اِطْوُوْا الخ

ترجمہ و مطلب) لفیف مقرون باب ضرب سے الطی لپیٹنا۔ صرف صغیر طوی یطوی الخ ہے۔ رمی یرمی الخ کی طرح گردان پوری کیجئے۔ اور صرف کبیر ماضی مضارع لام تاکید نون ثقیلہ اسم فاعل و اسم مفعول وغیرہ کی گردان کو اشارۃً بیان کیا گیا ہے۔ آپ سبکو رمی یرمی کے وزن پر سمجھ کر محفوظ کریں۔

اُنْمَحُوْا اُنْمُحَتْ اُنْمَحَتَا اُنْمَحَیْنَ اُنْمَحَیْتَ الخ۔
بحث اثبات فعل مضارع معروف۔ یَنْمَحِیْ یَنْمَحِیَانِ یَنْمَحُوْنَ تَنْمَحِیْ تَنْمَحِیَانِ یَنْمَحِیْنَ۔ تَنْمَحُوْنَ تَنْمَحِیْنَ اَنْمَحِیْ نَنْمَحِیْ۔
بحث امر حاضر معروف۔ اِنْمَحِ اِنْمَحِیَا اِنْمَحُوْا اِنْمَحِیْ اِنْمَحِیْنَ
بحث اسم فاعل۔ مُنْمَحٍ مُنْمَحِیَانِ مُنْمَحُوْنَ مُنْمَحِیَةٌ مُنْمَحِیَتَانِ مُنْمَحِیَاتٌ۔ لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَیَنْمَحِیَنَّ لَیَنْمَحِیَانِّ لَیَنْمَحُنَّ الخ

ناقص یائی از باب اِنْفِعَال

اَلْاِنْبِغَاءُ مناسب شدن۔ باب انفعال سے مصدر انبغاء ہے مناسب ہونا۔
صرف صغیر اِنْبَغٰی یَنْبَغِیْ اِنْبِغَاءً فهو مُنْبَغٍ الامر منه اِنْبَغِ والنهی عنه لَاتَنْبَغِ الظرف منه مُنْبَغًی۔
صرف کبیر بحث اثبات فعل ماضی معروف۔ اِنْبَغٰی اِنْبَغَیَا اِنْبَغَوْا اِنْبَغَتْ اِنْبَغَتَا اِنْبَغَیْنَ اِنْبَغَیْتَ اِنْبَغَیْتُمَا اِنْبَغَیْتُمْ اِنْبَغَیْتِ اِنْبَغَیْتُمَا اِنْبَغَیْتُنَّ اِنْبَغَیْتُ اِنْبَغَیْنَا اثبات فعل مضارع معروف۔ یَنْبَغِیْ یَنْبَغِیَانِ یَنْبَغُوْنَ تَنْبَغِیْ تَنْبَغِیَانِ تَنْبَغُوْنَ تَنْبَغِیْنَ تَنْبَغِیْنَ اَنْبَغِیْ نَنْبَغِیْ بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَیَنْبَغِیَنَّ لَیَنْبَغِیَانِّ لَیَنْبَغُنَّ الخ
بحث امر حاضر معروف اِنْبَغِ اِنْبَغِیَا اِنْبَغُوْا اِنْبَغِیْ اِنْبَغِیْنَ۔
بحث نہی لَاتَنْبَغِ الخ۔

ناقص یائی از باب اِفتِعال

اَلْاِجْتِبَاءُ برگزیدن۔ اِجْتَبٰی یَجْتَبِیْ اِجْتِبَاءً فَهُوَ مُجْتَبٍ وَاُجْتُبِیَ یُجْتَبٰی اِجْتِبَاءً فَهُوَ مُجْتَبًی اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِجْتَبِ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَجْتَبِ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُجْتَبًی۔

اِجْتِبَاءٌ باب افتعال سے ہے چننا اختیار کرنا۔ فرق یہ ہے کہ پہلا لازم تھا۔ اور یہ متعدی ہے۔ دونوں کی گردان ایک ہی جیسی ہے۔

لفیف مقرون از باب اِفتِعال

اَلْاِلْتِوَاءُ پیچیدہ شدن۔ اَلْاِلْتِوَاءُ لپٹ جانا۔ یہ بھی باب افتعال سے ہے۔ صرف صغیر اِلْتَوٰی یَلْتَوِیْ اِلْتِوَاءً فَهُوَ مُلْتَوٍ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِلْتَوِ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَلْتَوِ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُلْتَوًی۔ صرف کبیر بحث اثبات فعل ماضی معروف اِلْتَوٰی اِلْتَوَیَا اِلْتَوَوْا اِلْتَوَتْ اِلْتَوَتَا اِلْتَوَیْنَ۔ بحث اثبات فعل مضارع معروف۔ یَلْتَوِیْ یَلْتَوِیَانِ یَلْتَوُوْنَ تَلْتَوِیْ تَلْتَوِیَانِ یَلْتَوِیْنَ تَلْتَوُوْنَ تَلْتَوِیْنَ اَلْتَوِیْ نَلْتَوِیْ۔ بحث امر حاضر معروف۔ اِلْتَوِ اِلْتَوِیَا اِلْتَوُوْا اِلْتَوِیْ اِلْتَوِیْنَ۔

ناقص واوی از باب اِنفِعال

اَلْاِنْمِحَاءُ محو شدن۔ مٹ جانا۔ صرف صغیر۔ اِنْمَحٰی یَنْمَحِیْ اِنْمِحَاءً فَهُوَ مُنْمَحٍ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِنْمَحِ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَنْمَحِ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُنْمَحًی۔ اِنْمِحَاءٌ اصل میں اِنْمِحَاوٌ تھا۔ واؤ طرف میں الف زائد کے بعد تھی ہمزہ ہو گیا۔ صرف کبیر بحث اثبات ماضی معروف۔ اِنْمَحٰی اِنْمَحَیَا

واوی از افعال

اَلاِعْلَاءُ بلند کردن (بلند کرنا) صرف صغیر اَعْلٰی یُعْلِیْ اِعْلَاءً فہو معلٍ واُعْلِیَ یُعْلٰی اِعْلَاءً فہو معلًی الامر منہ اَعْلِ والنھی عنہ لا تُعْلِ الظرف منہ مُعْلًی۔

صرف کبیر بحث ماضی معروف اَعْلٰی اَعْلَیَا اَعْلَوْا اَعْلَتْ اَعْلَتَا اَعْلَیْنَ اَعْلَیْتَ اَعْلَیْتُمَا اَعْلَیْتُمْ اَعْلَیْتِ (اَعْلَیْتُمَا) اَعْلَیْتُنَّ اَعْلَیْتُ اَعْلَیْنَا بحث مضارع معروف یُعْلِیْ یُعْلِیَانِ یُعْلُوْنَ تُعْلِیْ تُعْلِیَانِ یُعْلِیْنَ تُعْلُوْنَ تُعْلِیْنَ اُعْلِیْ نُعْلِیْ بحث اسم فاعل مُعْلٍ مُعْلِیَانِ مُعْلُوْنَ مُعْلِیَۃٌ مُعْلِیَتَانِ مُعْلِیَاتٌ

بحث امر حاضر معروف اَعْلِ اَعْلِیَا اَعْلُوْا اَعْلِیْ اَعْلِیْنَ بحث نہی لا تُعْلِ لا تُعْلِیَا لا تُعْلُوْا الخ

یائی از باب افعال

الاغناءُ بے پرواکردن دوسرے کو غنی کرنا، مستغنی کردینا۔

صرف صغیر اَغْنٰی یُغْنِیْ اِغْنَاءً فہو مغنٍ الامر منہ اَغْنِ والنھی عنہ لا تغنِ الظرف منہ مغنًی اِعْلَاء کے طرز پر پوری گردانیں کرنا چاہئے

لفیف مفروق از باب اِفعال

اَلْاِیْلَاءُ قریب کردن۔ باب افعال سے لفیف مفروق۔ اَلْاِیْلَاءُ مصدر ہے۔ قریب کرنا۔ صرف صغیر۔ اَوْلٰی یُوْلِیْ اِیْلَاءً فہو مُوْلٍ وَاُوْلِیَ یُوْلٰی اِیْلَاءً فہو مُوْلًی الامر منہ اَوْلِ والنھی عنہ لا تُوْلِ الظرف منہ مُوْلًی۔

لفیف مقرون از باب اِنْفِعَال

اَلْاِنْزِوَاءُ۔ بگوشہ نشستن ایک گوشہ میں بیٹھنا۔ گردان پہلے باب کی طرح ہوگی۔

ناقص واوی از اِسْتِفْعَال

اَلْاِسْتِعْلَاءُ بلند شدن اونچا ہونا۔ صرف صغیر۔ اِسْتَعْلٰی یَسْتَعْلِیْ اِسْتِعْلَاءً فَہُوَ مُسْتَعْلٍ الامر منہ اِسْتَعْلِ والنھی عنہ لَاتَسْتَعْلِ الظرف منہ مُسْتَعْلًی صرف کبیر فعل ماضی معروف اِسْتَعْلٰی اِسْتَعْلَیَا اِسْتَعْلَوْا اِسْتَعْلَتْ اِسْتَعْلَتَا اِسْتَعْلَیْنَ اِسْتَعْلَیْتَ اِسْتَعْلَیْتُمَا اِسْتَعْلَیْتُمْ اِسْتَعْلَیْتِ اِسْتَعْلَیْتُمَا اِسْتَعْلَیْتُنَّ۔ اِسْتَعْلَیْتُ اِسْتَعْلَیْنَا مضارع معروف یَسْتَعْلِیْ یَسْتَعْلِیَانِ یَسْتَعْلُوْنَ تَسْتَعْلِیْ تَسْتَعْلِیَانِ یَسْتَعْلِیْنَ تَسْتَعْلُوْنَ تَسْتَعْلِیْنَ تَسْتَعْلِیْنَ اَسْتَعْلِیْ نَسْتَعْلِیْ اسم فاعل مُسْتَعْلٍ مُسْتَعْلِیَانِ مُسْتَعْلُوْنَ مُسْتَعْلِیَۃٌ مُسْتَعْلِیَتَانِ مُسْتَعْلِیَاتٌ امر حاضر معروف اِسْتَعْلِ اِسْتَعْلِیَا اِسْتَعْلُوْا اِسْتَعْلِیْ اِسْتَعْلِیْنَ۔ نہی حاضر معروف لَاتَسْتَعْلِ الخ لام تاکید با نون ثقیلہ لَیَسْتَعْلِیَنَّ لَیَسْتَعْلِیَانِّ لَیَسْتَعْلُنَّ الخ

ناقص یائی از اِسْتِفْعَال

اَلْاِسْتِغْنَاءُ بے پرواشدن (بے پرواہونا) بطرز اِسْتِعْلَاءٌ صرف صغیر وکبیر۔ استعلاء کی طرح اسکی گردان کرنا چاہیئے۔

بحث امر حاضر معروف - سَمِّ سَمِّیَا سَمُّوْا سَمِّیْ سَمِّیْنَ - اسم فاعل مُسَمٍّ مُسَمِّیَانِ مُسَمُّوْنَ مُسَمِّیَۃٌ مُسَمِّیَتَانِ مُسَمِّیَاتٌ -
اس باب سے ناقص اور لفیف اور مہموز لام کے مصدر تَفْعِلَۃٌ کے وزن پر آتے ہیں -

ناقص یائی از تفعیل

اَلتَّلْقِیَۃُ - انداختن ڈالنا -
صرف صغیر لَقّٰی یُلَقِّیْ تَلْقِیَۃً فہو مُلَقٍّ و لُقِّیَ یُلَقّٰی تَلْقِیَۃً فہو مُلَقًّی الامر منہ لَقِّ والنہی عنہ لَا تُلَقِّ الظرف منہ مُلَقًّی -
صرف کبیر ماضی معروف - لَقّٰی لَقَّیَا لَقَّوْا لَقَّتْ لَقَّتَا لَقَّیْنَ لَقَّیْتَ لَقَّیْتُمَا لَقَّیْتُمْ - لَقَّیْتِ لَقَّیْتُمَا لَقَّیْتُنَّ لَقَّیْتُ لَقَّیْنَا -
مضارع معروف - یُلَقِّیْ یُلَقِّیَانِ یُلَقُّوْنَ تُلَقِّیْ تُلَقِّیَانِ یُلَقِّیْنَ تُلَقُّوْنَ تُلَقِّیْنَ تُلَقِّیْنَ اُلَقِّیْ نُلَقِّیْ - بحث امر حاضر معروف - لَقِّ لَقِّیَا لَقُّوْا لَقِّیْ لَقِّیْنَ - بحث نہی لَا تُلَقِّ لَا تُلَقِّیَا لَا تُلَقُّوْا لَا تُلَقِّیْ لَا تُلَقِّیْنَ
بحث اسم فاعل - مُلَقٍّ مُلَقِّیَانِ مُلَقُّوْنَ مُلَقِّیَۃٌ مُلَقِّیَتَانِ مُلَقِّیَاتٌ

لفیف مقرون

اَلتَّقْوِیَۃُ - قوت دادن - قوی کرنا مضبوط کرنا - صرف صغیر - قَوّٰی یُقَوِّیْ تَقْوِیَۃً فہو مُقَوٍّ الخ - اوپر لکھی ہوئی گردان کی طرح اسکی صرف صغیر و صرف کبیر نکالیں مقرون دیگر لفیف مقرون کے دوسرے مصادر اَلتَّحِیَّۃُ سلام کرنا - صرف صغیر حَیّٰی یُحَیِّیْ تَحِیَّۃً فہو مُحَیٍّ الخ
صرف کبیر ماضی معروف - حَیّٰی حَیَّیَا حَیَّوْا حَیَّتْ حَیَّتَا حَیَّیْنَ حَیَّیْتَ حَیَّیْتُمَا حَیَّیْتُمْ حَیَّیْتِ حَیَّیْتُمَا حَیَّیْتُنَّ حَیَّیْتُ حَیَّیْنَا -

صرف کبیر فعل ماضی معروف۔ اَوْلٰی اَوْلَیَا اَوْلَوْا اَوْلَتْ اَوْلَتَا اَوْلَیْنَ اَوْلَیْتَ اَوْلَیْتُمَا اَوْلَیْتُمْ اَوْلَیْتِ (اَوْلَیْتُمَا) اَوْلَیْتُنَّ اَوْلَیْتُ اَوْلَیْنَا۔ بحث مضارع معروف یُوْلِیْ یُوْلِیَانِ یُوْلُوْنَ تُوْلِیْ تُوْلِیَانِ یُوْلِیْنَ تُوْلُوْنَ تُوْلِیْنَ تُوْلِیْنَ اُوْلِیْ نُوْلِیْ۔

امر حاضر معروف اَوْلِ اَوْلِیَا اَوْلُوْا اَوْلِیْ اَوْلِیْنَ۔

اسم فاعل۔ مُوْلٍ مُوْلِیَانِ مُوْلُوْنَ مُوْلِیَۃٌ مُوْلِیَتَانِ مُوْلِیَاتٌ

نہی لَا تُوْلِ الخ

لفیف مقرون

اَلْاِرْوَاءُ سیراب کردن (سیراب کرنا) باب افعال کا لفیف مقرون۔

الا رواء سیراب کرنا۔ اَرْوٰی یُرْوِیْ صرف کبیر و صرف صغیر اَوْلٰی یولی کی طرح گردان کرلی جائے! ایضاً اَلْاِحْیَاءُ زندہ کردن نیز اسی باب سے الاحیاء مصدر بھی ہے۔ اَحْیٰی یحیی احیاءً فھو محی وأحی یُحْیٰ احیا فھو مُحْیٰ الامر منہ اَحْیِ والنھی عنہ لَا تُحْیِ۔

ناقص واوی از تفعیل

التسمیۃ نام نہادن۔ باب تفعیل ناقص واوی مصدر تسمیہ ہے۔ نام رکھنا صرف صغیر سَمّٰی یُسَمِّیْ تَسْمِیَۃً فھو مُسَمٍّ وسُمِّیَ یُسَمّٰی تَسْمِیَۃً فھو مُسَمًّی الامر منہ سَمِّ والنھی عنہ لَا تُسَمِّ الظرف منہ مُسَمًّی

ازیں باب مصدر ناقص ولفیف ومہموز لام بروزن تفعلۃ صرف کبیر ماضی معروف سَمّٰی سَمَّیَا سَمَّوْا سَمَّتْ سَمَّتَا سَمَّیْنَ سَمَّیْتَ الخ مضارع معروف۔ یُسَمِّیْ یُسَمِّیَانِ یُسَمُّوْنَ تُسَمِّیْ تُسَمِّیَانِ یُسَمِّیْنَ تُسَمُّوْنَ تُسَمِّیْنَ اُسَمِّیْ نُسَمِّیْ۔

اسم فاعل مُغَالٍ مُغَالِیَانِ مُغَالُوْنَ مُغَالِیَۃٌ مُغَالِیَتَانِ مُغَالِیَاتٌ
یائی مُرَامَاۃٌ باہم تیراندازی کردن رَامٰی یُرَامِیْ مُرَامَاۃٌ الخ

(ترجمہ و مطلب) باب مفاعلت سے ناقص واوی مصدر مغالاۃ ہے مہر گراں مقرر کرنا۔ صرف صغیر اور صرف کبیر ماضی مضارع اسم فاعل امر نہی کی گردان حسب سابق کرنا چاہیئے۔ اسی طرح باب مفاعلۃ سے ناقص یائی۔ مصدر مُرَامَاۃ ہے۔ ایک دوسرے کے مقابل تیراندازی کرنا۔ اس مصدر کی گردان بھی سابق کی طرح کرنا چاہیئے۔

لفیف مفروق مُوَارَاۃٌ پوشیدن

وَارٰی یُوَارِیْ الخ

(ترجمہ و مطلب) لفیف مفروق باب مفاعلۃ سے مصدر موارٰۃ ہے۔ چھپانا۔ اس مصدر کی ماضی مضارع اور دیگر گردانیں حسب سابق کرنا چاہیئے۔

لفیف مقرون۔

مُدَاوَاۃٌ۔ دوا کردن۔ صرف صغیر دَاوٰی یُدَاوِیْ مُدَاوَاۃٌ الخ
باب مفاعلۃ سے لفیف مقرون کا مصدر مُدَاوَاۃٌ ہے۔ اس باب کی گردان بھی حسب سابق کرنا چاہیئے۔

ناقص واوی از باب تَفَعُّل۔

اَلتَّعَلِّیْ۔ برتری نمودن۔ صرف صغیر تَعَلّٰی یَتَعَلّٰی تَعَلِّیًا فھو مُتَعَلٍّ وتُعُلِّیَ یُتَعَلّٰی تَعَلِّیًا فھو مُتَعَلًّی الامر منہ تَعَلَّ والنھی عنہ لَا تَتَعَلَّ درمصدر واؤ بقاعدہ ۱۲ بعد کسرہ یا شدن ساکن گشتہ باجتماع ساکنین درحالت رفع دجر حذف گردیدہ۔

مضارع معروف۔ یُحَیِّیْ یُحَیِّیَانِ یُحَیُّوْنَ تُحَیِّیْ تُحَیِّیَانِ۔ یُحَیِّیْنَ تُحَیُّوْنَ تُحَیِّیْنَ تُحَیِّیْنَ اُحَیِّیْ نُحَیِّیْ امر حاضر معروف۔ حَیِّ حَیِّیَا حَیُّوْا حَیِّیْ حَیِّیْنَ۔ اسم فاعل مُحَیِّیْ مُحَیِّیَانِ مُحَیُّوْنَ مُحَیِّیَۃٌ مُحَیِّیَتَانِ مُحَیِّیَاتٌ

سوال۔ درعین لفیف تعلیل نمی شود پس حرکت عین تَحِیَّۃٌ چرا نقل کردہ بماقبل دادن۔ جواب۔ تحیۃ لفیف ہم است و مضاعف ہم نقل حرکت درین بحیثیت مضاعف بودنش کردہ اند ولہٰذا در تقویۃ نقل نکردند۔

ترجمہ و مطلب) سوال۔ لفیف کے عین کلمہ میں چونکہ تعلیل نہیں ہوا کرتی۔ تو تحیۃ کے عین کلمہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو کیوں دیا گیا۔ جواب:۔ تحیۃ لفیف اور مضاعف دونوں ہے۔ اسلئے مضاعف ہونے کی حیثیت سے نقل کیا گیا ہے۔ لفیف ہونے کی وجہ سے حرکت کو نقل کرکے ماقبل کو نہیں دیا گیا۔ اسی وجہ سے تقویۃ میں عین کلمہ کی حرکت کو نقل نہیں کیا گیا۔

ناقص واوی از مفاعلہ

مغالاۃ" گراں کردن مہر غَالٰی یُغَالِیْ مُغَالَاۃً فہو مُغَالٍ وغُوْلِیَ یُغَالٰی مُغَالَاۃً فہو مُغَالًی الامر منہ غَالِ والنھی عنہ لَا تُغَالِ الظرف منہ مُغَالًی۔ صرف کبیر۔ ماضی معروف۔ غَالٰی غَالَیَا غَالَوْا غَالَتْ غَالَتَا غَالَیْنَ۔ غَالَیْتَ الخ مضارع یُغَالِیْ یُغَالِیَانِ یُغَالُوْنَ تُغَالِیْ تُغَالِیَانِ یُغَالِیْنَ۔ تُغَالُوْنَ تُغَالِیْنَ تُغَالِیْنَ اُغَالِیْ نُغَالِیْ۔ بحث امر حاضر معروف۔ غَالِ غَالِیَا غَالُوْا غَالِیْ غَالِیْنَ۔ بحث نہی معروف۔ لَا تُغَالِ لَا تُغَالِیَا لَا تُغَالُوْا لَا تُغَالِیْ لَا تُغَالِیْنَ

ناقص واوی

از تفاعل التعالی برتر شدن۔ باب تفاعل سے ناقص واوی مصدر التعالی ہے دوسرے کے مقابلے میں بڑا ہونا۔ **صرف صغیر**
تَعَالیٰ یَتَعَالیٰ تَعَالِیًا فھو مُتَعَالٍ الامر منہ تَعَالَ والنھی عنہ لَا تَتَعَالَ الظرف منہ مُتَعَالیً۔ صرف صغیر۔ بحث ماضی معروف
تَعَالیٰ تَعَالَیَا تَعَالَوْا تَعَالَتْ تَعَالَتَا تَعَالَیْنَ تَعَالَیْتَ الخ۔
بحث مضارع معروف یَتَعَالیٰ یَتَعَالَیَانِ یَتَعَالَوْنَ تَتَعَالیٰ۔
تَتَعَالَیَانِ یَتَعَالَیْنَ تَتَعَالَوْنَ تَتَعَالَیْنَ اَتَعَالیٰ نَتَعَالیٰ۔
بحث امر حاضر معروف تَعَالَ تَعَالَیَا تَعَالَوْا تَعَالِیْ تَعَالَیْنَ
بحث اسم فاعل مُتَعَالٍ مُتَعَالِیَانِ مُتَعَالُوْنَ مُتَعَالِیَۃٌ۔
مُتَعَالِیَتَانِ مُتَعَالِیَاتٌ

لفیف مفروق التوالی پے در پے کار کردن۔ صرف صغیر۔
تَوَالیٰ یَتَوَالیٰ تَوَالِیًا فھو مُتَوَالٍ وتُوُوْلِیَ یُتَوَالیٰ تَوَالِیًا فھو مُتَوَالٍ الامر منہ تَوَالَ والنھی عنہ لَا تَتَوَالَ۔۔۔
الظرف منہ مُتَوَالیً۔
باب تفاعل سے لفیف مفروق مصدر التوالی ہے مسلسل اور پے در پے کام کرنا۔ صرف صغیر وکبیر تَعَالیٰ یَتَعَالیٰ کی طرح کرنا چاہیئے
ناقص یائی از تفاعل التماری شک نمودن۔ باب تفاعل سے ناقص یائی مصدر التماری ہے۔ شک ظاہر کرنا۔
اور اسی باب سے **لفیف مقرون** التساوی مصدر ہے۔ برابر ہونا
صرف صغیر تَسَاوِیٰ یَتَسَاوِیٰ تَسَاوِیًا فھو مُتَسَاوٍ والامر منہ تَسَاوِ والنھی عنہ لَا تَسَاوِ۔
اس باب کی گردان بھی سابق ابواب کی طرح گردانا چاہیئے :-

(ترجمہ ومطلب) تَعَلِّيًا اصل میں تَعَلُّوٌ تھا۔ ۱۶ کے قاعدہ سے جو واو اسم متمکن میں ضمہ کے بعد واقع ہو تو پہلے اس ضمہ کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں۔ پھر اس واو کو ماقبل کسرہ ہونے کی رعایت سے یا سے بدل دیتے ہیں۔ تَعَلُّوٌ سے تَعَلِّیٌ ہوگیا۔ ثقیل ہونے کی وجہ سے یاء کے ضمہ کو گرادیا۔ دوساکن جمع ہوئے یا اور تنوین یاء کو گرادیا۔ تَعَلٍّ رہ گیا۔ لیکن حالت نصب میں چونکہ یاء کو فتحہ ہوگا۔ لوٹ آئے گی۔ صرف رفع وجر کی حالت میں یا محذوف ہوگی۔

ناقص یائی - اَلتَّمَنِّیْ آرزو کردن۔

باب تفعل سے ناقص یائی مصدر التمنی ہے۔ آرزو کرنا۔ تمنا کرنا۔ صرف صغیر۔ تَمَنّٰی یَتَمَنّٰی تَمَنِّیًا الخ صرف کبیر بحث ماضی معروف۔ تَمَنّٰی تَمَنَّیَا تَمَنَّوْا تَمَنَّتْ تَمَنَّتَا تَمَنَّیْنَ تَمَنَّیْتَ تَمَنَّیْتُمَا الخ مضارع معروف۔ یَتَمَنّٰی یَتَمَنَّیَانِ یَتَمَنَّوْنَ تَتَمَنّٰی تَتَمَنَّیَانِ یَتَمَنَّیْنَ تَتَمَنَّوْنَ تَتَمَنَّیْنَ تَتَمَنَّیْنَ اَتَمَنّٰی نَتَمَنّٰی امر حاضر معروف تَمَنَّ تَمَنَّیَا تَمَنَّوْا تَمَنَّیْ تَمَنَّیْنَ بحث نہی لَا تَتَمَنَّ لَا تَتَمَنَّیَا لَا تَتَمَنَّوْا لَا تَتَمَنَّیْ لَا تَتَمَنَّیْنَ بحث اسم فاعل مُتَمَنٍّ مُتَمَنِّیَانِ مُتَمَنُّوْنَ وَ مُتَمَنِّیَةٌ مُتَمَنِّیَانِ۔ مُتَمَنِّیَاتٌ۔

لفیف مفروق اَلتَّوَلِّیْ دوستی نمودن۔

باب تفعل سے لفیف مفروق التولی مصدر۔ دوستی ظاہر کرنا، اس باب کی گردان بھی حسب سابق ہوگی۔

لفیف مقرون

اَلتَّقَوِّیْ - قوی شدن - مضبوط ہونا۔

مضارع معروف:۔ يَؤُوْلُ يَؤُوْلَانِ يَؤُوْلُوْنَ تَؤُوْلُ تَؤُوْلَانِ يَؤُلْنَ تَؤُوْلُوْنَ تَؤُوْلِيْنَ تَؤُلْنَ أَؤُوْلُ نَؤُوْلُ۔ امر حاضر معروف أُلْ أُوْلَا أُوْلُوْا أُوْلِيْ أُلْنَ۔ بحث نہی حاضر معروف لَا تَؤُلْ لَا تَؤُوْلَا لَا تَؤُوْلُوْا لَا تَؤُوْلِيْ لَا تَؤُوْلَا لَا تَؤُلْنَ۔ بحث اسم فاعل آئِلٌ آئِلَانِ آئِلُوْنَ آئِلَةٌ آئِلَتَانِ آئِلَاتٌ۔

اس گردان میں ہمزہ میں تو ہمزہ کے قواعد اور واو میں معتل کے قاعدے جاری کئے جائیں گے مثلاً اٰلَ الخ۔ آلَ اَوَلَ تھا۔ قَالَ کی طرح اس کا واو بھی الف سے بدل گیا۔ آلَ ہوگیا۔

يَؤُوْلُ میں يقول کی طرح واو کی حرکت نقل کر کے ہمزہ کو دیا۔ يَؤُوْلُ ہوگیا۔ أُلْ امر حاضر ہے۔ اسمیں قُلْ کی طرح تعلیل ہوگی۔ أُلْ تَؤُوْلُ تھا۔ علامت مضارع کو گرادیا۔ اور آخر کو ساکن کردیا۔ أُوْلْ ہوا ساکن وقفی کی وجہ سے دو ساکن جمع ہوئے۔ واو کو گرادیا۔ أُلْ ہوگیا۔ آئِلٌ اسم فاعل میں قائل کی طرح تعلیل کریں گے۔ واو واقع ہوا الف زائد کے بعد طرف کے قریب ہمزہ سے بدل دیا آئِلٌ ہوگیا۔ مضارع واحد متکلم میں أَأْوُلُ اسمیں مہموز اور معتل دونوں قواعد جاری ہونا چاہیئے ہمزہ میں مہموز کا قاعدہ دوسرا ہمزہ ماقبل فتحہ ہونے کی وجہ سے تقاضہ کرتا ہے کہ الف ہو جائے اور معتل کا قاعدہ واو پر جاری ہوگا۔ اسلئے اسکا تقاضہ یہ ہے واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل ہمزہ کو دی جائے۔ چنانچہ اسی پر عمل کیا گیا۔ واو کی حرکت ہمزہ کو دے دی گئی أَأُوْلُ ہوگیا پھر اُوادِمُ کے قاعدہ سے دوسری ہمزہ کو واو سے بدل دیا گیا۔ أَوُوْلُ ہوگیا اسی طرح مضارع معروف يَأُوْلُ میں اصل يَأْوُلُ تھی۔ ہمزہ اور واو دونوں جمع ہیں۔ ہمزہ ساکن ماقبل مفتوح کا تقاضہ یہ ہے کہ ہمزہ الف سے بدل جائے۔ مگر واو متحرک ماقبل ساکن کا تقاضہ معتل عین کے قاعدہ سے یہ ہے کہ واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی جائے۔ چنانچہ قاعدہ معتل کو ترجیح دی گئی۔ يَؤُوْلُ ہوگیا۔

قسم پنجم در مرکبات مہموز و معتل

پانچویں قسم ان افعال میں جو مہموز اور معتل سے مرکب ہیں۔
مہموز فا واجوف واوی - از نصر الاَوْلُ رجوع کردن آلَ یَؤُلُ اُوْلاً الخ
چون قال یقول قولاً - در ہمزہ قواعد مہموز جاری باید کرد . و در واو
قواعد معتل مگر جائیکہ قاعدۂ مہموز و معتل باہم متعارض شود ترجیح قاعدۂ
معتل را باشد چنانچہ یَؤُلُ کہ دراصل یَأْوُلُ بود قاعدہ رأس مقتضی
ابدال ہمزہ بالف است و قاعدہ معتل مقتضی نقل حرکت واو بماقبل ہمیں
را ترجیح دادن وہکذا در اُؤُوْلٌ کہ دراصل ءاُوْلُ بود بقاعدہ اٰمَنَ
مقتضی ابدال ہمزہ بالف بود بران قاعدہ معتل راکہ مقتضی نقل حرکت
بود ترجیح دادند ءاُوْلُ شد بعد ازاں بقاعدہ اٰدامُ داو کردند
اُوْوْلُ شد :-

ترجمہ ومطلب) اب یہاں سے پانچویں قسم کا بیان شروع
ہو رہا ہے - جسمیں ان افعال اور اسماء کا بیان ہوگا - جو مہموز اور معتل
ہوں - یعنی ان کے حروف اصلی میں کوئی حرف ہمزہ بھی ہوا اور کوئی
حرف علت بھی دونوں ہوں - اسکا مصدر مصنف نے الاول تحریر
کیا ہے - اسمیں فا کلمہ کی جگہ تو ہمزہ ہے - اور عین کلمہ کی جگہ حرف علت
واو ہے - یعنی یہ مصدر مہموز فا اور معتل واوی ہے - القول کے وزن
پر باب نصر ینصر سے ہے - رجوع ہونا - اسکی صرف صغیر بھی بالکل قال
یقول کی طرح ہوگی -
صرف کبیر - فعل ماضی معروف آلَ آلاَ آلُوْا آلَتْ آلَتَا اُلْنَ اُلْتَ
اُلْتُمَا اُلْتُمْ اُلْتِ اُلْتُمَا اُلْتُنَّ اُلْتُ اُلْنَا - مجہول - اِیْلَ
اِیْلاَ اِیْلُوْا اِیْلَتْ اِیْلَتَا اُلْنَ اُلْتَ اُلْتُمَا اُلْتُمْ اُلْتِ اُلْتُمَا
اُلْتُنَّ اُلْتُ اُلْنَا - ؛

ماضی معروف اَدَا اَدَوَا اَدَوْ الخ مضارع معروف یَاْدُوْ یَاْدُوَانِ یَاْدُوْنَ الخ
ماضی مجہول اُدِیَ اُدِیَا اُدُوْا الخ مضارع مجہول یُوْدٰی یُوْدَیَانِ یُوْدَوْنَ الخ
امر حاضر معروف اُدْلُ اُدْلُوَا اُدْلُوْا الخ بحث نہی حاضر معروف لَا تَادُ
لَا تَادُوَا لَا تَادُوْا الخ بحث اسم فاعل۔ آدٍ آدِیَانِ آدُوْنَ الخ بحث اسم مفعول
مَاْدُوٌّ مَاْدُوَّانِ مَاْدُوُّوْنَ الخ بحث اسم ظرف مَاْدًی مَاْدَانِ مَاْدٍ اسم آلہ۔
مِیْدًی مِیْدَاۃٌ مِیْدَاءٌ الخ بحث اسم تفضیل اٰدٰی اٰدَیَانِ اٰدَوْنَ الخ

درہمزہ قاعدہ مہموز و در واؤ ناقص جاری باید کرد

ترجمہ و مطلب۔ مہموز فا اور ناقص واوی باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے۔ اَلْاُدُوُّ کو تاہی کرنا۔ صرف صغیر، ماضی، مضارع، اسم فاعل، امر، نہی۔ اسم ظرف اسم تفضیل وغیرہ کی گردانیں متن میں دیکھ کر محفوظ کرنا چاہیئے۔ :۔ اس باب میں بھی دونوں جمع ہیں۔ ہمزہ اور معتل عین۔ ہمزہ میں مہموز اور واو میں معتل عین کے قاعدے جاری کرنا چاہیئے۔ مگر تعارض کے وقت معتل عین کو ترجیح دینا چاہئے۔ مثلاً اَدَا ماضی اصل میں اَدَوَ واو متحرک ماقبل مفتوح واو الف سے بدل گیا۔ یَاْدُو۔ میں ہمزہ رأس کے قاعدہ کے مطابق الف سے بدل گیا، اور واو یدعو کے قاعدہ سے ساکن ہوگیا۔ یُوْدٰی۔ مضارع مجہول میں اصل میں یُؤْدَوُ تھا یُوْمِنُ کے قاعدہ سے ہمزہ کو واو سے بدل دیا، اور واو ناقص کے چوتھی جگہ واقع ہونے کی وجہ سے یا سے بدل گیا۔ اور یا ماقبل مفتوح کی وجہ سے الف بدل گئی۔ یُوْدٰی ہوگیا۔ اور صیغہ واحد متکلم اَءْدُوْ میں یُوْمِنُ کے قاعدہ سے دوسرا ہمزہ الف سے بدل گیا اور واو کو ساکن کر دیا اٰدُوْ ہوگیا۔ اسی طرح اُءْدَوُ صیغہ واحد متکلم بحث مضارع مجہول میں۔ دو ہمزہ جمع ہوئے۔ لہٰذا یُوْمِنُ کے قاعدہ سے دوسرا ہمزہ واو سے بدل گیا۔ اور واو چونکہ چوتھی جگہ واقع ہوئی۔ اسلئے یا سے بدل دی گئی اور پھر یا کو الف سے بدل دیا۔ اُوْدٰی ہوگیا

مہموز فا و ناقص یائی از ضَرَبَ۔ اَلْاِتْیَانُ آمدن۔ اَتٰی یَاْتِیْ فہو اٰتٍ واُتِیَ یُوْتٰی اِتْیَانًا فہو مَاْتِیٌّ الامر منہ اِیْتِ والنھی عنہ

مہموز فا و اجوف یائی از ضرب اَلْاَیْدُ قوی شدن۔

آدَ یَئِیْدُ اَیْدًا فھو اٰئِدٌ تا آخر چوں بَاعَ یَبِیْعُ بَیْعًا تا آخر دریں باب ہم ضابطہ مرقومہ مرعی باید کرد پس در یَئِیْدُ بر قاعدہ ترائش قاعدہ یَبِیْعُ ترجیح یافتہ وہم چنیں در اٰئِیْدُ صیغہ واحد متکلم لیکن بالآخر ہمزۂ دوم بقاعدہ اٰئِمَّۃٌ یا شدہ

(ترجمہ و مطلب) باب ضرب یضرب سے اجوف یائی مہموز فا اَلْاَیْدُ مصدر قوی اور مضبوط ہونا۔ ماضی معروف آدَ آدَا آدُوا آدَت آدَتَا اِدْنَ۔ اِدْتَ اِدْتُمَا اِدْتُمْ۔ اِدْتِ اِدْتُمَا اِدْتُنَّ اِدْتُ اِدْنَا۔ مضارع معروف یَئِیْدُ یَئِیْدَانِ یَئِیْدُوْنَ تَئِیْدُ تَئِیْدَانِ یَئِدْنَ تَئِیْدُ تَئِیْدَانِ تَئِیْدُوْنَ تَئِیْدِیْنَ تَئِیْدَانِ تَئِدْنَ اٰئِیْدُ نَئِیْدُ۔ امر حاضر معروف اِیْدُ اِیْدَا اِیْدُوْا اِیْدِیْ اِیْدَا اِدْنَ بحث نہی حاضر معروف لَا تَئِدْ لَا تَئِیْدَا لَا تَئِیْدُوْا لَا تَئِیْدِیْ لَا تَئِیْدَا لَا تَئِدْنَ۔ بحث اسم فاعل اٰئِدٌ اٰئِدَانِ اٰئِدُوْنَ اٰئِدَۃٌ اٰئِدَتَانِ اٰئِدَاتٌ۔ بحث اسم ظرف مَئِیْدٌ مَئِیْدَانِ مَائِدُ۔ اسم آلہ مِئْیَدٌ مِئْیَدَۃٌ مِئْیَادٌ مِئْیَدَانِ مِئْیَدَتَانِ مَائِدُ مِئْیَادَانِ مَائِیْدُ۔ بحث اسم تفضیل۔ اَیْدُ اَیْدَانِ اَیْدُوْنَ اَوَائِدُ۔ جسطرح ہمزہ اور معتل عین میں تعارض کے وقت معتل عین کی تعلیل کو ترجیح دی گئی تھی۔ اس باب میں بھی معتل عین کی تعلیل کو راجح کیا جائے گا۔ اور اٰئِدٌ صیغہ اسم فاعل میں نقل حرکت ہوگی مگر دوسری ہمزہ اَئِمَّۃٌ کے قاعدہ سے یاء سے بدل جائے گی۔

مہموز فا و ناقص واوی۔ از نصر چوں اَلْاَلْوُ کوتاہی کردن۔

صرف صغیر۔ اَلَا یَاْلُوْا اَلْوًا فھو اٰلٍ وَاَلِیَ یُؤْلیٰ اَلْوًا فھو مَاْلُوٌّ الامر منہ اُؤْلُ والنھی عنہ لَا تَاْلُ الظرف منہ مَاْلیٰ والآلۃ منہ مِیْلیً مِیْلَۃٌ مِیْلَاءٌ وتثنیتھما مَاْلَیَانِ ومِیْلَیَانِ والجمع منھما مَالٍ ومَالِیُّ۔۔ افعل التفضیل منہ اٰلیٰ والمونث منہ اُلْیٰ وتثنیتھما اٰلَیَانِ وَاُلْیَیَانِ والجمع منھما اٰلَوْنَ وَاَوَالٍ وَاُلیٰ وَاُلْیَیَاتٌ ۔

مہموز عین و مثال از ضرب اَلْوَأْدُ زندہ در گور کردن وَأَدَ یَئِدُ
چوں وَعَدَ یَعِدُ

مہموز عین و مثال از ضرب اَلْوَأْدُ مصدر اَلْوَأْدُ ہے زندہ دفن کر دینا
وَعَدَ یَعِدُ کی طرف اسکی بھی گردان کرلینا چاہیئے

مہموز عین و ناقص یائی از فتح ۔ اَلرَّؤیَۃُ دیدن و دانستن۔
رَأیٰ یَرٰی رُؤیَۃً مفعو رابعہ الخ (گردان اوپر قیاس کریں)

ترجمہ و مطلب) مہموز عین اور ناقص یائی باب فتح سے الرؤیۃ
مصدر ہے ۔یعنی ۔ دیکھنا اور جاننا ۔

زیں یاب نوشتہ ایم کہ قاعدہ یَسَلُ دریں باب در افعال لازم شدہ نہ
در اسماء ایں امر را ملحوظ کردہ جملہ صیغ را بمراعات قواعد در ناقص در لام نی باید
خواند ۔ تعلیما صرف کبیر ہم می نویسم کہ ایں باب صیغ مشکلہ دارد

ترجمہ و مطلب) ہم پہلے تحریر کر چکے ہیں کہ رویۃ مصدر چونکہ باب فتح سے
آیا ہے اسکی تعلیل میں یَسَلُ کا قاعدہ جاری کرنا چاہیئے ۔ یعنی رویۃ کے صیغوں
میں ہمزہ کو حذف کرنا ضروری ہے ۔ یعنی افعال ماضی مضارع امر نہی میں حذف
ہمزہ ضروری ہے ۔ لیکن یہ قاعدہ اسم میں نہیں جاری کیا جائے گا ۔ یعنی اسم میں
ہمزہ کو حذف کرنا ضروری ہے ۔ حذف کریں یا حذف نہ کریں دونوں کا اختیار
ہے اسلئے ناقص کے قواعد جاری کر کے گردان چاہیئے اور صیغوں کو پڑھنا چاہئے
چونکہ اسکی گردان مشکل ہے ۔ اسلئے اسکی صرف کبیر ہم تحریر کرتے ہیں ۔

بحث اثبات فعل ماضی معروف رَأیٰ رَأیَا رَأَوْا الخ چوں رَمٰی تا آخر جز ایں
کہ در ہمزہ بین بین میتواں شد ۔

(ترجمہ) اس باب کی تعلیل اور گردان رَمٰی رَمَیَا رَمَوْا کے طرز پر کرلیں
لام کلمہ میں جسطرح رمٰی میں عمل کیا گیا ہے اسمیں بھی کیا جائے گا ۔ اور مہموز
العین میں بین بین کا طریقہ جاری کیا جائے گا ۔ ماضی مجہول ۔ رُئِیَ رُئِیَا
رُءُوْا رُئِیْتُ تا آخر چوں رُمِیَ الخ اسکی ماضی مجہول کو رُمِیَ مجہول کی طرح
گردانا چاہیئے ۔

لَاتَاتِ النظرف منه مَاتٍ تا آخر۔ بحث ماضی معروف اَتیٰ اَتَیَا اَتَوْا الخ
بحث ماضی مجہول اُتِیَ اُتِیَا اُتُوْا الخ۔ بحث مضارع معروف یَاتِی یَاتِیَانِ
یَاتُوْنَ الخ مضارع مجہول یُؤْتیٰ یُؤْتَیَانِ یُؤْتَوْنَ الخ۔ بحث اسم فاعل
آتٍ اٰتِیَانِ اٰتُوْنَ الخ۔ اسم مفعول مَاتِیٌّ مَاتِیَانِ مَاتِیُّوْنَ الخ بحث
امر حاضر معروف اِیْتِ اِیْتِیَا اِیْتُوْا الخ بحث نہی لَاتَاتِ لَاتَیَا لَاتَاتُوْا الخ
بحث اسم ظرف مَاتٍ مَاتِیَانِ مَاتٍ بحث اسم آلہ مِیْتیً مِیْتَاۃٌ مِیْتَاءٌ الخ
بحث اسم تفضیل۔ اٰتیٰ اٰتِیَانِ اٰتُوْنَ الخ باب ضرب یضرب سے مہموز فا اور
ناقص یائی کا مصدر الاتیان ہے۔ آنا۔ تمام گردانیں متن میں دیکھ کر محفوظ
کرنا چاہئے۔ اور مذکورہ بالا قواعد کے مطابق انکی تعلیل کرنا چاہیئے۔

مہموز فا و ناقص یائی از باب فتح یفتح اَلْاِبَاءُ انکار کردن۔
صرف صغیر اَبیٰ یَابیٰ اِبَاءً فھو اٰبٍ واُبِیَ یُوْبیٰ اِبَاءً فھو مَابُوِیٌّ الامر منه
اِیْبَ والنھی عنه لَاتَابَ الظرف منه مَابیً تا آخر

ترجمہ ومطلب) باب فتح یفتح سے ناقص یائی۔ اور مہموز فا کا
مصدر اِبَاءٌ ہے۔ اسکی گردان اور تعلیل مذکورہ قواعد کے مطابق کرنا چاہیئے

مہموز و لفیف مقرون از ضرب اَلْاَوِیُّ جائے پناہ گرفتن۔ اٰوٰی
یَاوِیْ چوں طَوٰی یَطْوِی الخ

ترجمہ ومطلب) مہموز و لفیف مقرون باب ضرب سے اَلْاَوِیُّ پناہ
کی جگہ تلاش کرنا۔ صرف صغیر۔ اٰوٰی یَاوِیْ ہے طوی یطوی کے طرز پر
صرف کبیر ماضی معروف اَوٰی اَوَیَا اَوَوْا الخ مضارع معروف یَاوِیْ یَاوِیَانِ
یَاوُوْنَ الخ۔ بحث امر حاضر معروف۔ اِیْوِ اِیْوِیَا اِیْوُوْا اِیْوِیْ اِیْوِیْنَ۔
بحث نہی لَاتَاوِ لَاتَاوِیَا لَاتَاوُوْا الخ۔ بحث اسم فاعل اٰوٍ اٰوِیَانِ اٰوُوْنَ الخ
بحث اسم مفعول مَاوِیٌّ مَاوِیَانِ مَاوِیُّوْنَ الخ۔ بحث اسم ظرف مَاوًی
مَاوَیَانِ مَاوٍ بحث اسم آلہ مِیْوًا مِیْوَاۃٌ مِیْوَایَانِ الخ۔ بحث اسم تفضیل
اٰوٰی اٰوَیَانِ اٰوَوْنَ الخ اَوَاوِ اُوْیٰ اُوْیَیَانِ اُوْیٰ وَ اُوْیَیَاتٌ

تمام شد

یعنی لن چاروں تثنیہ اور جمع مذکر حاضر و غائب اور واحد مؤنث حاضر سے نون اعرابی ساقط کر دے گا۔

نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف و مجہول لم یُرَ الخ لَمْ یُرَ در اصل یُرٰی بود بسبب لم الف از آخر افتاد لم یُرَ شد۔ ہکذا لم تُرَ و لَمْ اُرَ و لَمْ نُرَ باقی صیغے عملے کہ در مضارع صحیح می کند نمودہ بر اعلالاتے کہ در مضارع بود اعلالے نیفزودہ

لم یُرَ کی اصلی یُرٰی تھی لم داخل ہونے کی وجہ سے حرف علت الف گر گیا۔ اسی طرح واحد کے باقی صیغوں تُرٰی نُرٰی اُرٰی سے بھی گر گیا، اسکے علاوہ باقی صیغوں میں صحیح کی طرح لم کا عمل ظاہر ہوگا۔

لام تاکید با نون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف و مجہول لَیُرَیَنَّ لَیُرَیَانِّ لَیُرَوُنَّ الخ لَیُرَیَنَّ در اصل یَرٰی بود لام تاکید در اول و نون ثقیلہ در آخر آوردند نون ثقیلہ فتحہ ماقبل خواست الف قابل حرکت نبود لہٰذا یا را کہ اصل الف بود باز آوردہ فتحہ دادند لَیُرَیَنَّ شد و ہم چنیں لَتُرَیَنَّ لَاُرَیَنَّ لَنُرَیَنَّ۔ لَیُرَوُنَّ در اصل یُرَوْنَ بود بعد آوردن لام تاکید و نون ثقیلہ و حذف نون اعرابی اجتماع ساکنین شد میان واو و نون واو عین مزہ بود لہٰذا آنرا ضمہ دادند لَیُرَوُنَّ ہمچنیں لَتُرَوُنَّ و در لَتُرَیِنَّ واحد مؤنث حاضر بعد حذف نون اعرابی یا را کسرہ دادند۔

ترجمہ و مطلب) نفی تاکید بلن۔ نفی جحد بلم اور لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ معروف و مجہول کی گردان ایک ساتھ تحریر کی گئی ہے۔ طلباء پڑھتے وقت معروف و مجہول کو الگ گردان کریں۔ کتاب میں مصنف نے اختصار کی وجہ سے ایک ساتھ بیان کر دیا ہے۔ اسلئے علامت مضارع میں فتحہ و ضمہ کے معروف و مجہول میں کوئی فرق صیغوں میں نہیں ہے۔ **تعلیلات** :- یُرَیَنَّ واحد مذکر غائب بحث مضارع۔ اصل میں یُرٰی تھا جب لام تاکید شروع میں لائے اور نون تاکید ثقیلہ آخر میں بڑھا دیا گیا۔ تو چونکہ قاعدہ ہے کہ نون ثقیلہ اپنے ماقبل چار صیغوں میں فتحہ چاہتا ہے۔ اسلئے کہ الف کسی حرکت کو قبول نہیں کرتا وہ تو ہمیشہ ساکن رہتا ہے اسلئے الف کے بجائے یا اصلی کو واپس لائے۔ اور

اثبات فعل مضارع معروف۔ یَرٰی۔ یَرَیَانِ یَرَوْنَ الخ یَرٰی دراصل یَرْاَیُ بود حرکت ہمزہ بقاعدہ یَسَلُ بما قبل رفتہ و ہمزہ حذف شدہ یَرَیُ شد یا بقاعدہ ۷ الف گشت و ہم چنیں در جملہ صیغ جز تثنیہ کہ دراں صرف بر تعمیل قاعدہ یَسَلُ اکتفا رفتہ۔ یا بسبب مانع الف نشدہ و در یَرَوْنَ و تَرَوْنَ صیغہائے جمع مذکر الف بسبب التقاء ساکنین با واو و در تَرَیْنَ واحد مؤنث حاضر بسبب التقاء ساکنین با یا حذف شد۔ **تعلیلات** ۔ یَرٰی اصل میں یَرْاَیُ تھا۔ یَسَلُ کے قاعدے کے مطابق ہمزہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیا۔ اور ہمزہ کو گرادیا۔ یَرَیُ ہوگیا۔ پھر قاعدہ ۷ یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدلا یَرٰی ہوگیا۔ باقی تمام صیغوں میں بھی اسی قاعدہ سے یا الف سے بدل دی گئی ہے۔ البتہ اس گردان میں چاروں تثنیہ کے صیغوں میں ہمزہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیا۔ اور ہمزہ کو گرادیا۔ ی کو الف سے نہیں بدلا گیا۔ کیونکہ الف تثنیہ یا کو الف سے بدلنے سے مانع ہے۔

اور تین صیغوں یعنی جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر میں وہ یا الف سے بدل گئی۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف گرادیا گیا۔ فرق یہ ہے کہ جمع مذکر غائب و حاضر میں اجتماع ساکنین الف اور واو میں ہوا اور واحد مؤنث میں الف اور یاء میں اجتماع ساکنین ہوا۔

بحث مضارع مجہول یُرٰی یُرَیَانِ یُرَوْنَ الخ تا آخر مثل معروف در اعلال

ترجمہ ۔ اس بحث کی گردان پوری کرلی جائے۔ اور تعلیل مضارع مجہول کی معروف کی طرح کرلی جائیں۔ نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف۔ لن یَرٰی الخ مجہول۔ لن یُرٰی۔ الخ در الف یُرٰی و اخوات او لن عمل نکردہ چنانچہ در لن یَخْشٰی و لن یَرْضٰی و در دیگر صیغ ہمچنانکہ در صحیح عمل می کند عمل کردہ اعلالاتیکہ در مضارع بود ہموں باقی ماندہ یرٰی۔ ترٰی ارٰی نرٰی الخ

ترجمہ و مطلب) یُرٰی تُرٰی اُرٰی اور نُرٰی کے الف میں لن کا کوئی عمل ظاہر نہیں ہوا۔ جسطرح لن یخشٰی لن یرضٰی میں کوئی عمل لن کا ظاہر نہیں ہوا۔ باقی تمام صیغوں میں صحیح کے صیغوں کی طرح لن کا عمل ہوگا۔

مگر الف کہ حذف شدہ قابل حرکت نبود و نون ثقیلہ فتحہ ماقبل میخواہد لہٰذا یارا کہ اصل بودہ بازآمدہ فتحہ دادند ترَیَنَّ شد۔ و در ترِیِنَّ و ترَوُنَّ واو و یارا کہ غیر مدہ بودند بسبب اجتماع ساکنین حرکت ضمہ وکسرہ دادند نون ثقیلہ امر بالام مثل نون ثقیلہ فعل مضارع است جز اینکہ لام امر مکسور است ولام مضارع مفتوح۔

ترجمہ و مطلب)۔ ترَیَنَّ اصل میں ترَا تھا۔ نون ثقیلہ جب اسکے آخر میں داخل کیا تو آخر ساکن جسکی وجہ سے حرف علت کو حذف کیا گیا تھا۔ وہ ساکن باقی نہ رہا۔ بلکہ متحرک ہوگیا۔ لہٰذا حرف علت کو واپس لے آئے۔ مگر چونکہ نون ثقیلہ سے ماقبل والے حرف کو متحرک ہونا چاہیئے۔ اور حرکت بھی فتحہ کی ہونا چاہیئے۔ اور الف حرکت کو قبول نہیں کرتا اس الف کی اصل یعنی یا کو فتحہ دے دیا۔ ترَیَنَّ ہوگیا۔ ترَوُنَّ جمع مذکر حاضر بحث امر واو غیر مدہ ہے۔ اور ساکن۔ اور نون مشدد آنے کی وجہ سے دو ساکن جمع ہوئے واو۔ اور نون تاکید کا پہلا نون۔ لہٰذا واو کو ضمہ دے دیا۔ ترَوُنَّ ہوگیا۔ ترَیِنَّ واحد مؤنث حاضر غیر مدہ اور ساکن تھا۔ نون مشدد آنے کی وجہ سے دو ساکن جمع ہوئے اسلئے یا کو کسرہ دیدیا ترَیِنَّ ہوگیا۔ امر حاضر با نون ثقیلہ کی گردان بالکل مضارع بلام تاکید با نون ثقیلہ کی طرح ہے، صرف اتنا فرق ہے۔ کہ مضارع کا لام تاکید مفتوح ہوتا ہے اور امر میں وہی لام تاکید مکسور ہوجاتا ہے۔ امر حاضر معروف با نون خفیفہ ترَیَنْ الخ وامر بالام ہم بریں قیاس امر حاضر معروف با نون خفیفہ کی گردان میں تعلیل وہی ہوئی ہیں، جو امر حاضر معروف با نون ثقیلہ میں ہوچکی ہیں۔

نہی حاضر معروف ومجہول لَا تَرَ الخ نہی با نون ثقیلہ لَا تَرَیَنَّ الخ

بقیاس صیغہائے نون ثقیلہ امر اعلال باید کرد۔ امر با نون ثقیلہ کے صیغوں کی طرح نہی کے تمام صیغوں میں تغیرات ہوں گے۔ نہی با نون ثقیلہ لَا تَرَیَنَّ لَا تَرَیَانِّ لَا تَرَوُنَّ الخ اسم فاعل رَاءٍ رَائِیَانِ رَاؤُنَ الخ اسم مفعول مَرْئِیٌّ مَرْئِیَانِ تا آخر چوں مَرْمِیٌّ تا آخر۔ اس گردان میں مَرْمِیٌّ جیسی تعلیل کرنا چاہیئے

مہموز لام واجوف یائی۔ از باب ضرب المجیٔ آمدن۔ (آنا)

صرف صغیر جاءَ یَجِیْءُ مَجِیْئًا فھو جاءٍ وجِیْءَ یُجَاءُ مَجِیْئًا فھو مَجِیْءٌ الامر منہ جِئْ والنہی عنہ لَا تَجِئْ الظرف منہ مَجِیْءٌ تا آخر۔

اسکو فتحہ دے دیا۔ لَیَرَیَنَّ۔ لَتَرَیَنَّ لَاَرَیَنَّ اور لَنَرَیَنَّ ہو گیا۔
صیغہ جمع مذکر غائب لَیَرَوُنَّ اور صیغہ جمع مذکر حاضر لَتَرَوُنَّ اصل میں یَرَوْنَ اور تَرَوْنَ تھے۔ جب ان کے شروع میں لام تاکید داخل اور آخر میں نون اعرابی حذف کرکے نون تاکید ثقیلہ کا اضافہ کیا تو دو ساکن جمع ہوئے۔ واو ساکن اور نون مشدد کا نون اول۔ اور واو مدہ ہے۔ اسلئے واو کو ضمہ دے دیا لَیَرَوُنَّ اور لَتَرَوُنَّ ہو گیا۔ لَتَرَیِنَّ واحد مؤنث حاضر کی اصل تَرَیْنَ تھی۔ لام تاکید شروع میں لائے اور نون اعرابی کو حذف کرکے نون ثقیلہ آخر میں بڑھا دیا تو یا ساکن اور نون مشدد کا اول نون ساکن اور یا غیر مدہ ہے۔ اسلئے یا کو کسرہ دے دیا۔ لَتَرَیِنَّ ہو گیا

لام تاکید با نون تاکید خفیفہ لَتَرَیَنْ الخ امر حاضر معروف رَ رَیَا رَوْا رَیْ رَیْنَ رَ دراصل تَرٰی بود بعد حذف علامت مضارع متحرک ماند۔ لہٰذا حاجت ہمزہ وصل نشد۔ در آخر وقف نمودند بسبب وقف الف آخر بیفتاد تشد۔ در دیگر صیغہا بعد حذف علامت مضارع نون اعرابی حذف شدہ در غیر رَیْنَ جمع مؤنث کہ بسبب بودن نون جمع تیغیرے در آخر آں نشدہ

ترجمہ و مطلب) اس باب کا امر حاضر معروف واحد مذکر رَ ہے۔ جسکی اصل تری تھی۔ امر بناتے وقت اولاً علامت مضارع کو گرا دیا رٰی ہوا۔ چونکہ فا کلمہ متحرک ہے۔ اسلئے ہمزہ وصل لانے کی ضرورت نہیں اسلئے آخر میں ساکن کر دیا اسلئے الف گر گیا۔ رَ باقی رہا۔ باقی صیغوں میں علامت مضارع حذف ہونے کے بعد صرف نون اعرابی جو مضارع میں تھا امر میں گر گیا۔ البتہ جمع مؤنث کا نون اپنی حالت میں باقی رہا کیونکہ جمع کی علامت اور فاعل ہے۔
امر غائب و متکلم معروف۔ لِیَرَ لِیَرَا الخ لِیَرَ مثل لَمْ یَرَ اعلال باید کرد و ہکذا امر مجہول لِیُرَ میں جو تعلیل ہوگی وہ وہی ہے۔ لَمْ یُرَ میں جس کی جا چکی ہر امر مجہول کے صیغوں کا... یہی حال ہی ہے

امر حاضر معروف با نون ثقیلہ۔ رَیَنَّ الخ رَیَنَّ دراصل رَ بود بعد آوردن نون ثقیلہ علت حذف علت کہ وقف زائل شد لہٰذا حرف علت قابل باز آمدن شد

فائدہ - مثل یشاء مشیئۃ ہم اجوف یائی و مہموز لام است ہم از سمع می تواند شد وہم از فتح چہ حرف حلق بجائے لام در وموجود ست وکسرۂ عین ماضی ظاہر نشدہ در صیغ ماقبل شین یا الف شدہ است واصل الف یا مکسور ومفتوح ہر دو میتواں شد و در شِئْنَ ومابعد آں کسرۂ فا چنانکہ بسبب کسرۂ عین ممکن است وہم چنیں بسبب یائی بودن باوصف فتحہ چنانکہ در بِعْنَ ولہٰذا صاحب صراح آنرا از فتح شمردہ و بعضے نحویاں از سمع -

ترجمہ ومطلب ، فائدہ :- اس عنوان کے تحت جو مصدر مصنف نے ذکر کیا ہے یعنی شاء یشاء مشیئۃ میں معتل اور مہموز جمع ہو رہے ہیں - اجوف یائی اور مہموز لام ہیں - یہ مصدر سمع اور فتح دونوں سے ہوسکتا ہے - کیونکہ ہمزہ حروف حلقی ہے - اور لام کلمہ کی جگہ موجود ہے - اسلئے فتحہ سے آنے کی شرط پوری ہوگئی - اور عین کلمہ شاء یشاء میں الف ہے جو درحقیقت یا سے بدل کر آیا ہے - اسلئے الف کی وجہ سے عین کلمہ کا کسرہ ظاہر نہیں ہوسکا - اگر کسرہ مذکور ہوتا تو عین کلمہ مکسور ہونے کی وجہ سے اسکو سمع سے قرار دیتے - نیز چونکہ الف کی اصل یا ہے - اور یا پر کسرہ اور فتحہ دونوں آسکتے ہیں - شَیِئَ یا کا کسرہ شَیَئَ یا کا فتحہ دونوں صورتوں میں یا کو الف سے بدلنا جائز ہے -

اعتراض :- اگر اس کو باب فتح سے مانیں گے تو شِئْنَ جمع مؤنث غائب ماضی سے آخر تک فا کلمہ کو فتح ہونا چاہیئے یعنی شین کو فتحہ دیا جانا چاہیئے - کسرہ نہ ہونا چاہیئے حالانکہ کسرہ موجود ہے ، جو اس بات کی دلیل ہے کہ شِئْنَ باب سمع سے ہے - جواب :- فا کلمہ کا کسرہ کیا ضروری ہے کہ عین کلمہ مکسور ہونے کی بناء پر ہو - ہوسکتا ہے یاء کے حذف کرنے کے بعد فا کو کسرہ دیا گیا ہو تاکہ یا کے حذف ہونے پر دلالت کرے - لہٰذا معلوم ہوا کہ فا کلمہ کا کسرہ باب سمع سے ہونے کی دلیل نہیں - ہوسکتا ہے باب فتح سے ہو - اسی وجہ سے لغت میں صاحب صراح نے اسکو باب فتحہ سے شمار کیا ہے
بعض نحوی اس کو باب سمع سے مانتے ہیں -

X

بر وضع باعٍ یبیعُ تا آخر جز آنکہ جاءٍ اسم فاعل کہ در اصل جائیٌ بود چوں بطور بائعٌ اعلال کردند جاءِءٌ شد پس بقاعدہ دو ہمزہ متحرک ثانیہ را یا کردند جائیٌ شد آں زماں در یا کار رام کردند جاءٍ شد۔ جملہ صیغ صرف کبیر ہم مثل صرف باعٍ است جز اینکہ ہر جا ہمزہ ساکن شد در آں بقاعدہ ہمزہ ساکنہ ابدال شدہ چنانچہ در جِئْنَ جِئْتَ جِئْتُمَا تا آخر ہمزہ بسبب کسرۂ ماقبل یا شدہ جواز ادغم بین بین قریب و بعید در ہمزہ حسب اقتضائے قاعدہ جائز است۔

صرف کبیر بحث ماضی معروف جاءَ جاءَا جاءُوا الخ ماضی مجہول جِیءَ جِیْئَا جِیْئُوا الخ بحث اثبات فعل مضارع معروف یَجِیءُ یَجِیْئَانِ یَجِیْئُوْنَ الخ بحث مضارع مجہول یُجَاءُ یُجَاءَانِ یُجَاءُوْنَ الخ بحث امر حاضر معروف جِیْ جِیْئَا جِیْئُوْا جِئْنَ نہی حاضر معروف لَاتَجِیْ لَاتَجِیْئَانِ لَاتَجِیْئُوْا الخ بحث اسم فاعل جَاءٍ جَاءَانِ جَاءُوْنَ الخ بحث اسم مفعول مَجِیْءٌ مَجِیْئَانِ مَجِیْئُوْنَ الخ بحث اسم ظرف مَجِیْءٌ مَجِیْئَانِ مَجَائِیُ بحث اسم آلہ مِجْیَءٌ مِجْیَئَۃٌ مِجْیَاءٌ الخ بحث اسم تفضیل۔ اَجْیَءُ اَجْیَئَانِ اَجْیَئُوْنَ الخ۔

ترجمہ و مطلب) اس بحث کی گردان باعٍ یبیع کی طرح کرنا چاہیئے۔ لیکن جاءٍ اسم فاعل جسکی اصل جائیٌ تھی۔ اسمیں بائعٌ کی طرح تعلیل کی گئی۔ جاءِءٌ ہوا دو ہمزہ متحرکہ ایک جگہ جمع ہوئے۔ اسلئے دوسرے ہمزہ کو یا سے بدل دیا جائیٌ ہو گیا۔ چونکہ ی پر ضمہ ثقیل تھا اسلئے ساکن کر دیا۔ دو ساکن تنوین اور یا جمع ہوئے یاء کو گرا دیا۔ اور تنوین ہمزہ پر آگئی جاءٍ ہو گیا۔ رام میں بھی یہی قاعدہ نافذ کر چکے ہیں۔ اس باب کی گردان باعٍ یبیعُ کی طرح کرنا چاہیئے۔

البتہ جس کلمہ میں ہمزہ منفردہ ساکنہ ہو اسکو قاعدہ کے مطابق حرف علت سے بدل دیں گے۔ جیسے جِئْنَ اور جِئْتَ وغیرہ صیغوں میں ہمزہ ساکنہ ہے ماقبل مکسور ہے۔

ہمزہ کو یاء سے بدل دیا اسمیں بین بین قریب و بعید بھی جائز ہے۔

☆

فصل سوم در مضاعف مشتمل بر دو قسم

قسم اول در قواعد وصرف مضاعف۔ قاعدہ (۱) چوں از دو حرف متجانس یا متقارب اول ساکن باشد در ثانی ادغام کنند خواہ دریک کلمہ باشد چوں مَدٌّ وشَدٌّ وعُبِدْتُم خواہ در دو کلمہ چوں اذہب بنا وعصوا وکانوا مگر آنکہ اول مدہ باشد چوں فِی یوم کہ ادغام نہ کنند ہمچوں مَدٌّ وفَرٌّ مگر شرط این ست کہ اسم متحرک العین مثل سُرُرٌ وشُرُرٌ نباشد۔ (ج) اگر ماقبل او ساکن باشد غیر مدہ حرکت اول بماقبل دادہ ادغام کنند چوں یَمُدُّ ویَفِرُّ ویَعَضُّ بشرط آنکہ ملحق نباشد لہٰذا در جلبب این قاعدہ جاری نشود (د) اگر ماقبل اول مدہ باشد بے نقل حرکت اول را ساکن کردہ در دوم ادغام کنند چوں حاجٌّ ومُوَدَّۃٌ اگر بعد ادغام بر حرف دوم وقف امر یا جزم جازم وارد شود آنجا حرف دوم را فتحہ وکسرہ وفک ہر سہ جائز است۔ چوں فِرَّ فِرِّ اِفْرِرْ واگر ماقبل اول مضموم باشد ضمہ ہم جائز است چوں لَمْ یَمُدَّ الخ۔

(ترجمہ ومطلب) اس سے پہلی اور دوسری فصل میں مہموز اور معتل کے قواعد اور انکی مثالیں بیان کی گئی ہیں۔ اب اس تیسری فصل میں مصنف مضاعف کے قواعد بیان کرینگے۔ اور اسکے ساتھ اسکی گردان بھی تحریر کریں گے۔
چنانچہ مصنف نے فرمایا۔ تیسری فصل مضاعف کے بیان میں ہے اور دو قسموں پر مشتمل ہے۔ پہلی قسم میں مضاعف کے قواعد مع گردان کے ذکر کریں گے اور قسم دوم میں مضاعف سے معتل ومضاعف کے قواعد بیان کرینگے
قاعدہ (۱) جس جگہ دو حرف ایک جنس کے یا قریب المخرج کے جمع ہوں۔ اور دونوں میں سے اول ساکن ہو تو پہلے حرف کو دوسرے حرف میں ادغام کریں گے۔ یہ دونوں حرف ایک کلمہ میں جمع ہوں یا دو کلموں میں قریب قریب جمع ہوں۔ مثال دو حرف جو ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہوں۔ مدٌّ وشدٌّ ہے۔ یہ دونوں مصدر ہیں۔ اصل میں مَدْدٌ اور شَدْدٌ تھے۔ دو حرف یک جنس

م ب پس اگر دو متحرک باشد دریک کلمہ وماقبل اول متحرک اول را ساکن کردہ در دوم ادغام کنند

فائدہ در جیٔ امر حاضر و لم یجیٔ وغیرہ صیغ منجزمہ مضارع ہمزہ یا می تواند شد و در شاء و لم یشاء وغیرہ الف لیکن ایں حرف علت باقی خواہد ماند حذف نخواہد شد زیرا کہ بدل است اصلی نیست۔

ترجمہ و مطلب) امر حاضر معروف صیغہ واحد مذکر جیٔ اور دوسرا صیغہ لم یجیٔ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم اور مضارع مجزوم کے تمام صیغوں میں ہمزہ منفردہ ساکنہ ہے۔ لہٰذا ہمزہ کے قاعدہ سے یا سے بدل گیا۔ لہٰذا جیٔ سے جی ہو گیا۔ اور لم یجیٔ سے لم یجی ہو گیا۔ اسی طرح شاء یشاء میں بھی ہمزہ منفردہ ساکنہ ہے۔ تو اس کے قاعدہ سے الف ہو سکتا ہے لہٰذا ہمزہ نہ پڑھا جائے بلکہ آخر میں الف ساکن پڑھا جائے۔ اسلئے شاء کے بجائے شا اور لم یشأ کے بجائے لم یشا بغیر ہمزہ یعنی جھٹکے کے بغیر پڑھا جائے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ جی میں جب ہمزہ یا سے بدل گیا۔ اور شاء میں الف آخر میں رہ گیا۔ تو جزم کی حالت الف ساقط ہو جانا چاہیئے۔ جواب:۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جی میں یشا اور شا کا الف بدلے ہوئے ہیں اصلی نہیں ہیں اور جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے جوازم کا اثر صرف حروف اصلیہ پر واقع ہوتا ہے زوائد پر نہیں ہوتا۔ اس لئے ان پر کوئی اثر واقع نہ ہوگا۔

فائدہ در مجیٔ و مشیئۃ ہمزہ را یا کردہ ادغام نتواں کرد چہ اصلی است و آں قاعدہ برائے مدہ زائدہ است و در مجائی جمع ظرف و دیگر امثالش یا بقاعدہ نمبر ۱۸ بسبب اصلیت ہمزہ نشدہ۔

ترجمہ و مطلب) ان دونوں کلمات یعنی مجیٔ اور مشیئۃ میں ہمزہ منفردہ ہے، اور ماقبل مدہ ہے۔ قاعدہ کے مطابق ہمزہ کو یا سے بدل کر ادغام کرنا چاہیئے تھا۔ مگر ایسا نہیں کیا۔ جواب یہ ہے کہ ہمزہ منفردہ کو یا سے اس جگہ بدلا جاتا ہے۔ جہاں ہمزہ سے پہلے مدہ زائدہ ہو اور ان دونوں جگہوں پر مدہ اصلی ہے۔ زائدہ نہیں ہے۔ اسلئے ہمزہ کو باقی رکھا۔ اور مجائی اسم ظرف جمع کا صیغہ ہے اسی طرح مشائی میں قاعدہ نمبر ۱۸ کے مطابق اگرچہ الف مفاعل کے بعد یا واقع ہوئی ہے مگر ہمزہ سے نہیں بدلی گئی۔ اسلئے کہ یا اصلی ہے۔ قاعدہ نمبر ۱۸ یا زائدہ کے بارے میں ہے۔

دونوں متحرک اول کا ماقبل بھی متحرک یعنی میم بھی متحرک ہے۔ اس لئے اول کو دوم میں ادغام کردیا۔ فَرَّ اصل میں فَرَرَ تھا، دونوں حرف متحرک ماقبل بھی متحرک ہے مگر ب کے قاعدے میں شرط یہ ہے کہ عین کلمہ ساکن ہو۔ متحرک نہ ہو، یہاں متحرک ہے، اگر متحرک ہوگا تو ادغام نہ کریں گے۔ جیسے شُرُرٌ سُرُرٌ لہٰذا ان دونوں کلموں میں ادغام نہ کریں گے۔ (ج) اس عنوان کے تحت یہ قاعدہ بیان کیا گیا ہے کہ دونوں حرفوں میں اول حرف کا ماقبل ساکن ہو اور وہ ساکن مدہ نہ ہو۔ تو اول حرف کی حرکت ماقبل کو دیکر ادغام کردیں گے جیسے یَمُدُّ میں اصل یَمْدُدُ تھی۔ میم ساکن ہے۔ دال اول کی حرکت میم کو دے کر دال کو دال میں ادغام کردیا یَمُدُّ ہوگیا۔ اور یَفِرُّ کی اصل یَفْرِرُ تھی۔ دو را جمع ہوئیں۔ دونوں متحرک اول رَا سے پہلے فا ساکن ہے اول را کی حرکت ماقبل کو دیکر را کو را میں ادغام کردیا۔ یَفِرُّ ہوگیا۔ اسی طرح یَعَضُّ یعضض تھا (ج) میں ادغام کے لئے شرط یہ ہے کہ دو کلمہ ملحق نہ ہوں اسلئے جلبب میں یہ قاعدہ جاری نہیں کیا گیا کیونکہ اسمیں دوسری بار الحاق کے لئے ہے (د) اگر پہلے حرف کا ماقبل حرف مدہ ہو تو حرکت کو نقل کئے بغیر اول کو دوسرے میں ادغام کریں گے۔ جیسے حَاجَّ میں۔ اصل حَاجَجَ تھی۔ قَاتَلَ کے وزن پر اور مُوُدَّ اصل میں مُوُدِدَ تھا۔ حاج میں حرف مد الف ہے۔ اور دوسرے میں حرف مدہ واو ہے۔ (ھ) اسمیں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ادغام کے بعد اگر وقف کرنا ہو۔ یا حرف جازم داخل کیا گیا ہو تو حرف مشدد کو تین اعراب جائز ہیں فتحہ کسرہ اور فک ادغام۔ جیسے فِرَّ فِرِّ اِفْرِرْ مضاعف از نصر۔ اَلْمَدُّ کشیدن۔

بابِ نَصَرَ سے مضاعف مصدر اَلْمَدُّ ہے۔ کھینچنا۔ گھسیٹنا۔ صرف صغیر مَدَّ یَمُدُّ مَدًّا فہو مَادٌّ ومُدَّ یُمَدُّ مَدًّا فہو مَمْدُوْدٌ الامر منہ مُدَّ مُدِّ اُمْدُدْ امُدّ در مُدَّ کہ اصلش مَدَدَ بود بقاعدہ (ب) ادغام کردند۔ وہم چنیں در مُدَّ و یُمَدُّ بقاعدہ ج ادغام کردند۔ بکذا در یَمُدُّ۔ و در مَادٌّ اسم فاعل ومَادٌّ جمع ظرف والہ وَاَمَادٌّ جمع اسم تفضیل بقاعدہ (د) عمل کردند۔ و در امر و نہی بقاعدہ (ھ) عمل شد

کے جمع ہوئے اول ان میں ساکن ہے۔ لہٰذا اول دال کا دوسری میں ادغام کردیا گیا مَدَّ وشَدَّ ہوگئے۔ مثال ان دو حرفوں کے جو قریب المخرج ہوں۔ اور ایک کلمہ میں جمع ہوں۔ جیسے عَبَدْتُمْ اول د دوم ت ہے دونوں حرف قریب المخرج ہیں۔ اور ایک ہی کلمہ میں جمع ہیں۔ اول ساکن دوم متحرک ہے۔ لہٰذا اول کا ثانی میں ادغام کردیا گیا۔ ادغام کے بعد عبتم بغیر دال کے پڑھیں گے۔ مگر کتابت میں دال باقی رہے گا۔ مثال ان دو حرفوں کی جو ہم جنس ہوں۔ اور دو کلموں میں ہوں۔ اِذْهَبْ بِنَا اور عَصَوْ وَكَانُوا ہے۔ پہلی مثال میں با اول کلمہ میں ہے، اور با ہی دوسرے کلمہ میں ہے۔ اور دوسرے کلمہ میں واو دونوں کلموں میں ہے اول ساکن دوسرے متحرک اور ایک جنس کے واقع ہوئے۔ لہٰذا ادغام کردیا گیا۔ اِذْهَبّنا اور عصوّ کانوا ہوگے۔

نوٹ ۔ اگر دو واو یا دو یا جمع ہوں اور اول دونوں میں ساکن ہو۔ اور ماقبل کی حرکت ان موافق ہوں۔ مثلاً واو سے پہلے ضمہ ہو جیسے آمنوا وعملوا الصلحت میں دونوں واو دو کلموں میں جمع ہیں۔ اور اول ساکن دوسرا متحرک مگر اول م یا سے پہلے کسرہ موافق یا کے ہے۔ لہٰذا ادغام نہ کریں گے۔ کیونکہ مدہ ہیں

نوٹ ۱۔ حروف تین قسم کے ہوتے ہیں، دونوں ہم جنس ہوں۔ (۲) دونوں ایک دوسرے کے قریب المخرج ہوں۔ (۳) دونوں ایک دوسرے کے مثل ہوں اگر ایک ہی حرف دو مرتبہ ہو جیسے مد شد میں تو ان کے ادغام کو ادغام مثلین کہتے ہیں اور اگر دونوں حرف ایک مخرج کے ہوں۔ تو جیسے عبدتم میں دال اور تا دو حرف الگ الگ ہیں مگر مخرج ایک ہے، اس ادغام کو ادغام متجانسین کہتے ہیں، اور اگر دو حرف ہوں، اور الگ الگ ہوں مگر مخرج میں قریب ہوں ایسے دو حرفوں کے ادغام کو ادغام المتقاربین کہتے ہیں جیسے اَلَمْ نَخْلُقْكُمْ... میں قاف اور کاف (ب) میں ایسے دو حرفوں کا بیان کیا جارہا ہے۔ دو حرف ایک کلمہ میں جمع ہوں، اور دونوں متحرک ہوں اور اول حرف کا ماقبل بھی متحرک ہو۔ تو ان دونوں حرفوں میں سے اول کو ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کردیں گے۔ جیسے مَدَدَ تھا۔ دونوں دال ایک کلمہ میں جمع ہوئے

م ساکن سے پہلے ضمہ ہے اسی طرح فی یومین دو یا دو کلموں میں جمع ہیں اول ساکن دوسرا متحرک ہے۔

لن کا عمل کوئی نیا نہیں ہے صحیح کی گردان میں جو عمل لن کا ہوتا ہے۔ وہی عمل یہاں بھی کرے گا۔ پانچ صیغوں میں آخر میں نصب دیتا ہے اور سات جگہوں سے نون اعرابی کو گرا دیتا ہے۔ اور ادغام جسطرح لن داخل ہونے سے پہلے ہوا ہے۔ لن داخل ہونے کے بعد بھی باقی رہے گا۔

بحث نفی جحد بلم معروف۔ لَمْ یَمُدَّ لَمْ یَمُدِّ لَمْ یَمُدُّ لَمْ یَمْدُدْ الخ۔ در لم یمد داخوتش اعمال قاعدہ (۵) شدہ وقس علیہ المجہول

(ترجمہ ومطلب) نفی جحد بلم مضارع معروف اور مجہول میں ۵ کے قاعدہ کے مطابق عمل کیا گیا ہے۔ یعنی لم داخل ہونے کے بعد آخر کے ساکن حرف پر بصورت ادغام فتحہ وکسرہ کی حرکت لا سکتے ہیں۔ اور بغیر ادغام کے بھی پڑھ سکتے ہیں۔

لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف۔ لَیَمُدَّنَّ لَیَمُدَّانِّ لَیَمُدُّنَّ الخ طوریکہ در صحیح میباشد بودہ است۔ ادغام مضارع بحال خود ماند وہم چنیں مجہول نون خفیفہ معروف لَیَمُدَّنْ لَیَمُدُّنْ الخ ہکذا مجہول

لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ داخل کرنے کا جو طریقہ آپ نے صحیح میں پڑھا ہے وہی طریقہ یہاں بھی ہوگا۔ چنانچہ ادغام حسب سابق رہا معروف میں بھی اور مجہول میں بھی۔ اسی طرح بحث نون تاکید خفیفہ کے معروف ومجہول میں نون ثقیلہ کی طرح اسمیں بھی عمل کیا گیا

امر حاضر معروف مُدَّ مُدِّ مُدُّ اُمْدُدْ الخ در تثنیہ وجمع مذکر وواحد مؤنث حاضر فک ادغام جائز نیست زیرا کہ موقع جزم ووقف دال دوم نیست ولہٰذا اُکْفُفَا در شعر قصیدہ بردہ ع فَمَا لِعَیْنَیْكَ اِنْ قُلْتَ اکْفُفَا هَمَتَا غلط قرار دادہ اند۔ امر بالام معروف ومجہول بقیاس لم است

(ترجمہ ومطلب) امر حاضر معروف کے تثنیہ اور جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر میں فک ادغام جائز نہیں ہے۔ اسلئے جزم کا مقام اور وقف کی جگہ دوسری دال نہیں ہے۔ جب ان صیغوں میں وقف یا جزم کرنا ہوتا ہے۔ تو نون اعرابی کو آخر سے گرا دیتے ہیں، دال دوم سے عامل کا کوئی تعلق نہیں ہے اسی وجہ سے قصیدہ بردہ کے اس شعر میں لفظ اُکْفُفَا میں فک ادغام واقع ہوا ہے

(ترجمہ و مطلب) مَدَّ معروف کی اصل مَدَدَ اور مجہول کی مُدِدَ تھی دونوں دال ہم جنس ہیں۔ اور دونوں متحرک ہیں۔ اور اول کا ماقبل متحرک بھی ہے۔ اسلئے پہلی دال کی حرکت گرا دیا۔ اور ب کے قاعدہ سے دوسری دال میں ادغام کر دیا مُدَّ ہو گیا۔ یَمُدُّ فعل مضارع معروف و مجہول میں اصل یمدد تھی۔ دونوں دال ہم جنس ہیں۔ مگر پہلی دال کا ماقبل ساکن ہے۔ اسلئے دال کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیا، اور ج کے قاعدہ سے دوسری دال میں ادغام کر دیا، یَمُدُّ ہو گیا۔ مُدَّ امر حاضر میں بھی یہی عمل کیا گیا ہے۔ مَادٌّ اسم فاعل اصل میں مَادِدٌ تھا۔ اسی طرح اسم ظرف مَمَدٌّ مَمْدَدٌ تھا۔ اور اسم آلہ مِمَدٌّ مِمْدَدٌ تھا، اور اَمَادُّ اسم تفضیل جمع مکسر ہے اصلیں اَمَادِدُ تھا۔ (د) کے قاعدہ سے ادغام کر دیا گیا۔ دوسری بحثیں مثلاً امر نہی۔ نفی جحد بلم، مضارع جسمیں لام امر داخل ہو (ہ) کا قاعدہ جاری کیا گیا ہے۔ بحث اثبات فعل ماضی معروف مَدَّ مَدَّا مَدُّوا مَدَّتْ تا مَدَدْنَ در مَدَدْنَ و مابعد آں بسبب سکون دال دوم اول را ادغام نکردند از مَدَدْتُ تا مَدَدْتُ دال دوم در تا بقاعدہ (ا) ادغام یافتہ بسبب قریب مخرج دال یا تا مجہول مُدَّ مُدَّا الخ

(ترجمہ و مطلب) چونکہ کسی کلمہ میں ادغام کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اول ساکن دوسرا متحرک ہو۔ لیکن اگر دوسرا یعنی جسمیں ادغام کیا جا رہا ہے متحرک کے بجائے ساکن ہوگا تو ادغام نہ کیا جائے گا۔ اسلئے مَدَدْنَ سے جمع متکلم تک دوسری دال میں ادغام نہ کریں گے۔ کیونکہ دال ثانی ساکن ہے اور مَدَدْتُ سے جمع متکلم تک دوسری دال کو ت میں ادغام کر دیں گے۔ اسلئے کہ دال اور تا کا مخرج ایک ہے۔

مضارع معروف یَمُدُّ یَمُدَّانِ یَمُدُّونَ الخ ھکذا مجہول۔
مضارع معروف و مجہول میں ادغام کا طریقہ بالکل یکساں ہے۔
نفی تاکید بلن لن یَمُدَّ الخ بہچکہ لن در صحیح عمل می کند کردہ ادغام مضارع بحال خود است و ہم چنیں مجہول

 (ترجمہ و مطلب) نفی تاکید بلن کی معروف و مجہول دونوں گردانوں میں

مضاعف از سمع اَلْمَسُّ دست رسانیدن ہاتھ لگانا۔ کسی چیز کو چھونا صرف صغیر مَسَّ یَمَسُّ مَسًّا فھو مَاسٌّ الخ قواعدیکہ دانستہ بقیاس مَدَّ و فَرَّ کہ گردانیدہ صیغ ایں باب ہم باید خواند ـــــــــــــ

مَدَّ اور فَرَّ میں جو گردانیں اور قاعدے آپ پڑھ چکے ہیں اسی طرح اس باب میں بھی پڑھنا چاہیئے ـــــــــــــ

مضاعف از باب افتعال الاضطرار بجبر بجانبے کشیدن۔ جبراً کسی طرف کو کھینچنا۔ صرف صغیر اِضْطَرَّ یَضْطَرُّ اِضْطِرَارًا فھو مُضْطَرٌّ الخ دریں باب فاعل و مفعول و ظرف بیک صورت شدہ۔ لیکن اصل فاعل بکسر عین ست و مفعول و ظرف بفتح عین۔ ـــــــــــــ

اسکی گردان میں فاعل، مفعول، اسم ظرف ایک ہی صورت کے ہیں۔ البتہ فاعل کی اصل عین کلمہ کو کسرہ ہے اور مفعول اور ظرف کے صیغوں میں عین کلمہ مفتوح ہے اسم آلہ مَا بِہِ الاضطرار اور اسم تفضیل اشد الاضطرار لاتے ہیں۔

بحث ماضی معروف اِضْطَرَّ اِضْطَرَّا اِضْطَرُّوا الخ مضارع معروف یَضْطَرُّ یَضْطَرَّانِ یَضْطَرُّوْنَ الخ مجہول یُضْطَرُّ یُضْطَرَّانِ یُضْطَرُّوْنَ الخ امر حاضر معروف اِضْطَرَّ اِضْطَرِّ اِضْطَرِرْ اِضْطَرَّا الخ نہی حاضر معروف لَا تَضْطَرَّ لَا تَضْطَرِّ لَا تَضْطَرِرْ الخ اسم فاعل مُضْطَرٌّ مُضْطَرَّانِ مُضْطَرُّوْنَ الخ اسم مفعول مُضْطَرٌّ اسم ظرف مُضْطَرٌّ اور اسم آلہ اس باب سے مَا بِہِ الاضطرار اور اسم تفضیل اَشَدُّ اِضْطِرَارًا ـــــــــــــ

مضاعف از انفعال اَلْاِنْسِدَادُ بند شدن بند ہونا۔ صرف صغیر اِنْسَدَّ یَنْسَدُّ اِنْسِدَادًا الخ بحث ماضی معروف اِنْسَدَّ اِنْسَدَّا اِنْسَدُّوا الخ مضارع معروف یَنْسَدُّ یَنْسَدَّانِ یَنْسَدُّوْنَ الخ بحث امر حاضر معروف اِنْسَدَّ اِنْسَدِّ اِنْسَدِدْ الخ نہی حاضر معروف لَا تَنْسَدَّ لَا تَنْسَدِّ لَا تَنْسَدِدْ الخ اسم فاعل مُنْسَدٌّ مُنْسَدَّانِ مُنْسَدُّوْنَ الخ ـــــــــــــ

مضاعف از استفعال الاستقرار قرار گرفتن، ٹھہرنا، سکون حاصل کرنا۔ صرف صغیر۔ اِسْتَقَرَّ یَسْتَقِرُّ اِسْتِقْرَارًا الخ بحث ماضی معروف اِسْتَقَرَّ اِسْتَقَرَّا اِسْتَقَرُّوا الخ

علماء صرف نے اسکو غلط قرار دیا ہے صحیح اکتفا ہے۔ امر بالام معروف و مجہول کو لَمْ پر قیاس کرنا چاہیئے

امر حاضر معروف با نون ثقیلہ مُدَّنَّ الخ در مُدَّنَّ ہم کہ وقف باقی نہ ماندہ جز حالت واحدہ یعنی فتحہ دال فک ادغام وضمہ وکسرہ جائز نیست۔

(ترجمہ ومطلب) مُدَّنَّ میں بھی چونکہ وقف باقی نہیں رہا۔ اس ایک حالت کے سوا یعنی جب دال کو فتحہ۔ فک ادغام اور دال کو ضمہ یا کسرہ دینا جائز نہیں ہے۔

امر حاضر با نون خفیفہ مُدَّنْ مُدَّنْ مُدِّنْ۔ امر بالام ہم بریں قیاس۔

لام امر کے صیغوں کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیئے۔ یعنی فتحہ کی صورت میں فک ادغام جائز باقی میں جائز نہیں ہے۔

نہی معروف۔ لَا يَمُدَّ لَا يَمُدَّا لَا يَمُدُّوْا لَا يَمْدُدْ الخ آخر نون ثقیلہ وخفیفہ بوضع کردہ ام دانستی در نہی ہم بیار

(ترجمہ ومطلب) نون ثقیلہ اور خفیفہ جسطرح امر میں آتے ہیں، نہی میں بھی آتے ہیں۔

اسم فاعل مَادٌّ مَادَّانِ مَادُّوْنَ الخ طریق ادغامش گفتہ شدہ۔

اس کے ادغام کا طریقہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے دوبارہ دیکھ لیا جائے۔

اسم مفعول مَمْدُوْدٌ تا آخر بوضع صحیح اس بحث کے کسی صیغہ میں ادغام نہ کیا جائے گا۔ صحیح کی بحث کی طرح اسکی بھی گردان ہوگی۔

مضاعف از ضرب اَلْفِرَارُ گریختن صرف صغیر فَرَّ يَفِرُّ فِرَارًا فَهُوَ فَارٌّ الامر منه فِرَّ فِرِّ افْرِرْ تا آخر۔ بحث اثبات فعل ماضی معروف فَرَّ فَرَّا فَرُّوْا الخ بحث ماضی مجہول فُرَّ فُرَّا فُرُّوْا الخ مضارع معروف يَفِرُّ يَفِرَّانِ يَفِرُّوْنَ الخ مجہول يُفَرُّ يُفَرَّانِ يُفَرُّوْنَ الخ بحث امر حاضر معروف فِرَّ فِرَّا فِرُّوْا الخ نہی حاضر معروف لَا تَفِرَّ لَا تَفِرِّ لَا تَفِرْ اِرْ اسم فاعل۔ فَارٌّ فَارَّانِ فَارُّوْنَ الخ اسم مفعول مَفْرُوْرٌ مَفْرُوْرَانِ مَفْرُوْرُوْنَ اسم ظرف مَفَرٌّ مَفَرَّانِ مَفَارُّ اسم آلہ مِفَرٌّ مِفَرَّانِ مَفَارُّ الخ اسم تفضیل اَفَرُّ اَفَرَّانِ اَفَرُّوْنَ اَفَارُّ فُرّٰى فُرَّيَا فُرَرٌ فُرَّيَاتٌ۔

مضاعف تفاعل۔ التضادُ باہم ضد شدن ایک دوسرے کی ضد ہونا۔
صرف صغیر تَضَادَّ یَتَضَادُّ الخ ادغام اسباب میں بقاعدہ (۱) مفاعلت کی طرح کیا گیا ہے

قسم دوم مرکبات مضاعف با مہموز و معتل

مہموز فا و مضاعف کَالاِمَامَۃُ امام شدن۔ صرف صغیر اَمَّ یَؤُمُّ اِمَامَۃً الخ
در ہمزہ بقواعد مہموز و در متجانسین بقواعد مضاعف عمل خواہند کرد۔ مگر بوقت تعارض
قاعدہ مضاعف را ترجیح خواہند داد۔ پس در یَؤُمُّ بقاعدہ رَأسٌ عمل نکنند بلکہ بقاعدہ
یَمُدُّ و در اُؤُمُّ بر قاعدہ آمَنَ قاعدہ یَمُدُّ را ترجیح دادند لیکن بعد ادغام بقاعدہ
ہمزتین متحرکتین ہمزہ دوم را واو کردند۔

(ترجمہ و مطلب) یہ گردان مہموز فا اور مضاعف کی ہے۔ ہمزہ میں مہموز کے
قواعد جاری ہوں گے۔ اور دو حرف ایک جنس ہونے کی وجہ سے مضاعف کے
قاعدے جاری ہوں گے۔ لیکن اگر کسی صیغہ میں مہموز اور متجانسین دونوں جمع ہوں
تو یعنی مہموز بھی ہو اور مضاعف بھی تو ایسے موقع پر مہموز کے قاعدے ترک کر دیں گے
اور مضاعف کے قواعد جاری کریں گے مثلاً یَؤُمُّ اصل میں یَأْمُمُ تھا۔ مہموز
کا قاعدہ چاہتا ہے کہ ہمزہ ساکن ماقبل مفتوح ہے لہٰذا ہمزہ الف ہو جائے۔ . . .

. . . . اور
مضاعف کا قاعدہ چاہتا ہے۔ دو حرف یک جنس کے جمع ہوئے۔ لہٰذا اول
میم کی حرکت نقل کر کے ہمزہ ساکنہ کو دے دی جائے۔ اور میم کو میم میں ادغام کر دیا
جائے۔ یہاں اسی پر عمل کیا گیا کہ اول میم کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دیکر دوسری
میم میں اسکا ادغام کر دیا گیا۔ اور مہموز کا قاعدہ چھوڑ دیا گیا۔ اسی طرح واحد متکلم اصل میں
اَأْمُمُ تھا۔ ہمزہ ساکنہ کا تقاضہ یہ ہے کہ ہمزہ کو الف سے بدل دیا جائے مگر
دو میم کا اجتماع متقاضی ہے کہ انہیں ادغام ہونا چاہتے۔ چنانچہ یہی کیا گیا اول
میم کی حرکت نقل کر کے دوسرے ہمزہ کو دیا۔ اور میم کو دوسری میم میں ادغام کر دیا
پھر اَاَدِمُ کے قاعدہ سے دوسری ہمزہ کو واو سے بدل دیا اُؤُمُّ ہو گیا۔
بحث ماضی معروف اَمَّ اَمَّا اَمُّوْا الخ مجہول اُمَّ اُمَّا اُمُّوْا الخ مضارع معروف یَؤُمُّ

مجہول اُستُقِرَّ اُستُقِرَّا اُستُقِرُّوْا الخ مضارع معروف یَسْتَقِرُّ یَسْتَقِرَّانِ یَسْتَقِرُّوْنَ الخ مجہول یُسْتَقَرُّ یُسْتَقَرَّانِ یُسْتَقَرُّوْنَ الخ امر حاضر معروف اِسْتَقِرَّ اِسْتَقِرَّا اِسْتَقِرُّوْا الخ نہی لَا تَسْتَقِرَّ لَا تَسْتَقِرَّا لَا تَسْتَقِرُّوْا الخ اسم فاعل مُسْتَقِرٌّ مُسْتَقِرَّانِ مُسْتَقِرُّوْنَ الخ اسم مفعول اور ظرف کی گردان اسی قیاس پر کرنا چاہیئے البتہ انکی اصل میں فرق رکھنا چاہیئے۔

مضاعف از افعال۔ الامداد مدد کرنا مدد کردن، سہارا دینا۔ صرف صغیر اَمَدَّ یُمِدُّ اِمْدَادًا فھو مُمِدٌّ الخ بحث ماضی معروف اَمَدَّ اَمَدَّا اَمَدُّوْا الخ ماضی مجہول۔ اُمِدَّ اُمِدَّا اُمِدُّوْا الخ مضارع معروف یُمِدُّ یُمِدَّانِ یُمِدُّوْنَ الخ مضارع مجہول یُمَدُّ یُمَدَّانِ یُمَدُّوْنَ الخ امر حاضر معروف اَمِدَّ اَمِدَّا اَمِدُّوْا نہی حاضر معروف لَا تُمِدَّ لَا تُمِدَّا لَا تُمِدُّوْا الخ بحث اسم فاعل مُمِدٌّ مُمِدَّانِ مُمِدُّوْنَ الخ بحث اسم مفعول مُمَدٌّ مُمَدَّانِ مُمَدُّوْنَ الخ۔

مضاعف تفعیل و تفعّل بہمہ وجوہ مثل صحیح ست چون جَدَّدَ یُجَدِّدُ الخ

ان دونوں بابوں کی گردان مضاعف کی ایسی ہیں جیسی کہ صحیح کی گردان ہوتی ہے۔

مضاعف مفاعلت اَلْمُحَاجَّۃُ باہم حجت پیش کردن یکے مرد دیگرے را حَاجَّ یُحَاجُّ الخ ——— در جمع صیغ ایں باب بقاعدہ (د) ادغام شدہ باب مفاعلۃ سے مضاعف کا مصدر المحاجۃ ہے۔ ایک شخص کا دوسرے شخص کے مقابلے میں دلیل پیش کرنا۔ اس باب کے تمام صیغوں میں قاعدہ (د) کے مطابق ادغام کیا جائیگا۔ یعنی یہ کہ ادغام ہونے والے حرف سے پہلے مدہ ہے اسلئے حرکت نقل کرنے کی ضرورت نہیں پہلے حرف کو ساکن کرکے دوسرے حرف میں ادغام کردیں گے۔

فعل ماضی معروف حَاجَّ الخ مجہول حُوْجَّ، مضارع یُحَاجُّ الخ اسی وزن پر اسکا مجہول بھی آئیگا۔ البتہ دونوں کی اصل میں فرق ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

بحث امر حاضر معروف حَاجَّ حَاجِّ حَاجِجْ الخ نہی حاضر معروف لَا تُحَاجَّ الخ اسم فاعل مُحَاجٌّ اسم مفعول مُحَاجٌّ۔ اسم فاعل و اسم مفعول کی اصل میں فرق ہے اسکا خیال رکھنا چاہیئے۔ اسم ظرف مُحَاجٌّ ہے۔ اسم آلہ اسکا۔ مابہ المحاجۃ ہے اسم تفضیل اشد مُحَاجَّۃً۔

یٰمُنَانِ یَامُوْنَ الخ مجہول یُامُّ الخ. امر حاضر معروف اُمَّ الخ نہی لَاتَأمُّ الخ اسم فاعل آمٌّ الخ اسم مفعول مَامُوْمٌ الخ اسم ظرف مَامٌّ الخ اسم آلہ مِامٌّ اسم تفضیل اَأَمٌّ الخ

مثال و مضاعف از سمع اَلْوُدُّ دوست داشتن صرف صغیر وَدَّ یَوَدُّ وُدًّا الخ در مجانسین بقواعد مضاعف عمل ست۔ و در واو بقواعد معتل مگر چون تعارض چنانکہ در مَوَدٌّ آلہ کہ قاعدہ معتل مقتضی ابدال واو بیا بود۔ و قاعدہ مضاعف مقتضی نقل حرکت دال اول بواو قاعدہ مضاعف را ترجیح دادہ اند

(ترجمہ و مطلب) اس باب میں دو حرف یک جنس جمع ہونے کی وجہ سے مضاعف کا قاعدہ اور واؤ میں معتل کے قواعد پر عمل کیا جائے گا۔ مگر جب دونوں میں تعارض واقع ہوگا جیسے مِوَدٌّ اسم آلہ میں کہ اصل میں مِوْدَدٌ تھا معتل کا قاعدہ چاہتا ہے کہ واو ساکن ماقبل مکسور ہے لہٰذا واو کو یا سے بدل دیا جائے اور مضاعف کا قاعدہ مقتضی ہے کہ پہلی دال کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیدی جائے۔ اور دال کو دال میں ادغام کردیا جائے۔ لہٰذا مضاعف کے قاعدہ کو معتل کے قاعدے پر ترجیح دی جائیگی۔

مہموز و مضاعف از انفعال اَلْاِیتِمَامُ اقتدا نمودن اتباع کرنا

(ترجمہ و مطلب) مہموز اور مضاعف باب افتعال سے اس کا مصدر الایتمام ہے کسی کی اتباع کرنا صرف صغیر۔ اِیتَمَّ یَاتَمُّ اِیتِمَامًا الخ۔ بحث ماضی معروف اِیتَمَّ الخ مجہول اُوْتُمَّ الخ مضارع معروف یَاتَمُّ الخ مجہول یُوتَمُّ الخ اسم فاعل مُؤتَمٌّ مفعول مُوتَمٌّ۔ اسم آلہ ماہ الایتمام اسم تفضیل اَشَدُّ ایتمامًا۔ فائدہ نون ساکن چون تین یکے از حروف یَرْمَلُوْنَ واقع شود در دو کلمہ دراں حرف ادغام یابد در رول بے غنہ و در باقی باغنہ چون مِن رَبِّہٖ مِن لَدُنَّا و مَن یَّرغَب رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ صَالِحَاتٍ مِّن ذَکَرٍ نہ در یک کلمہ چون دنیا صنوان

(ترجمہ و مطلب) نون ساکن اور تنوین اگر یرملون کے حروف سے پہلے دو کلموں میں واقع ہو تو اس نون ساکن اور تنوین کا ادغام یرملون کے حروف میں کردینگے البتہ نون ساکنہ کا ادغام را اور ل میں غنہ کے بغیر ہوگیا۔ باقی چار حرفوں میں یہ ادغام غنہ کے ساتھ ہوگا ادغام بلاغنہ کی مثال من ربک، من لدنا اور رؤف رحیم ہے۔ مثال ادغام مع الغنہ کی یہ ہے من یرغب، صالحین من ذکر اور اگر نون ساکن اور یرملون کا حرف ایکہی کلمہ میں جمع ہوں تو اظہار ہوگا ادغام نہ ہوگا جیسے دنیا، صنوان، قنوان

ہ امر حاضر معروف ائتم الخ نہی حاضر معروف لا تاتم

فائدہ لام تعریف۔ در د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن ادغام یابد چون والشمس و این حروف را حروف شمسیہ گویند و در دیگر حروف مدغم نشود چون والقمر این حروف را حروف قمریہ گویند وجہ تسمیہ ہمین است کہ این ہر دو لفظ در قرآن مجید واقع اند اول با دغام ثانی بے ادغام۔ پس حروفے کہ در آنہا ادغام می شود با لفظ شمس مناسبت دارند۔ و دیگر با لفظ قمر

(ترجمہ و مطلب) حروف (د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع ل ن) میں سے کوئی حرف لام تعریف سے پہلے واقع ہو تو اس لام کا ادغام ان حروف میں کیا جائیگا۔ جیسے والشمس اصل میں والشمس تھا لام کو سین سے بدلا۔ اور شین کا شین میں ادغام کردیا والشمس ہوگیا اسی طرح والضحی، اصل میں والضحی تھا۔ لام کو ضاد سے بدل دیا پھر ضاد کو ضاد میں ادغام کردیا والضحی ہوگیا۔ اسی طرح والسماء اصل میں والسماء تھا۔ لام کو سین کیا اور سین کو سین میں ادغام کردیا والسماء ہوگیا ان حروف کو حروف شمسیہ کہتے ہیں۔ اور اگر لام تعریف ان حروف کے علاوہ کسی دوسرے حرف سے پہلے واقع ہو تو ادغام نہ کریں گے۔ جیسے والقمر والفجر والارض وغیرہ۔ ان حروف کو جنمیں ادغام نہیں ہوتا حروف قمریہ کہتے ہیں۔ انکو شمسیہ اور قمریہ نام رکھنے کی وجہ یہ ہیکہ والشمس اور والقمر دونوں قرآن مجید میں واقع ہیں۔ والشمس میں ادغام ہے اور والقمر میں ادغام نہیں کیا گیا پس جن حروف میں ادغام ہوتا ہے لفظ شمس کی مناسبت سے حروف شمسیہ اور جنمیں ادغام نہیں ہوئے انکی مشابہت والقمر سے ہوئی جسمیں ادغام نہیں کیا گیا ان کا حروف قمریہ نام دیا گیا دوسری وجہ تسمیہ بعض لوگوں نے ان کے حروف شمسیہ اور قمریہ نام رکھنے کی دوسری وجہ بیان کی ہے۔ سورج جسوقت طلوع ہوتا ہے تو تمام ستارے ماند پڑجاتے اور چھپ جاتے ہیں جسطرح ادغام کرتے وقت اول حرف دوسرے حرف میں چھپ جاتا ہے، اسلئے حروف شمسیہ نام رکھا گیا اور قمریہ نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ جب چاند (قمر) نکلتا ہے۔ تو ستارے موجود رہتے ہیں چھپتے نہیں ہیں۔ اسی طرح جب حروف میں ایک حرف کا ادغام دوسرے حرف میں نہیں کیا جاتا تو دوسرے حرف کی طرح اول حرف بھی ظاہر رہتا ہے۔ اور دونوں حرف الگ الگ پڑھے جاتے ہیں۔۔

والسلام

اللہ ہمارے لئے اور آپ لوگوں کے لئے علم وعمل کی توفیق عطا فرمائے

وما علینا الا البلاغ

(مولانا) محمد حسن باندوی مدرس دار العلوم دیوبند